ساکنز صاحب ممدوح و جناب کرنیل اسٹیوڈیوس ریلی صاحب
موصوف کے پتھر کے چھاپے خانے مین طبع کیا تھا مگر اکثر صاحبان
دور اندیش اسکو پسند نہین کرتے اسی باعث جو احقر بندگان
درگاہ اللہ فیض گیر دستگاہ سخنوران آگاہ محمد فیض اللہ نے دیکھا
کہ یہہ کتاب کمیاب ہو گئی ہی لہذا اواسطے صاحبان
پروفا اور اخوان باصفا کے اپنے مطبع محمدی مین
کہ واقع مچھوا بازار ہی مولوی اکرام احمد
صاحب کی تصحیح سے چھاپا

سنہ ۱۸۵۲ عیسوی مطابق

سنہ ۱۲۶۸ ہجری *

* شہر کلکتہ *

** ** ** ** **

فہرست اخوان الصفا

** ** ** ** ** ** ** ** ** **

* نسخہ اخوان الصفا *

سپاس بے قیاس اُس واجب الوجود کو لائق ہی جسنے اجسام
ممکنات مین باوجود وحدت ہیولا کے مختلف صورتین بخشین *
اور ماہیت انسانی کو جنس و فصل سے ترکیب دیکر ہر ایک
فرد کو علیحدہ علیحدہ قوتین عطا کین * حمد بیحد واسطے اُس خالق کے
سزاوار ہی جسنے نوع انسان کو نہانخانۂ عدم سے عرصہ گاہ وجود
مین لاکر تمام مخلوقات پر مرتبہ فضیلت کا بخشا * اور وجود بشر کو زیور
نطق سے آراستہ کر کے خلعت علم کا پہنایا * انسان ضعیف
البنیان کی کیا طاقت کہ اُسکی نعمتونکا شکر بجالاوے * اور قلم شکستہ
رقم مین کتنی قدرت کہ اس عہدے سے برآوے * ابیات *
بھلا حمد اُسکی ہم سے کب ادا ہو * جہان قاصر زبانِ انبیا ہو * یہان
سب عارفانِ بزم ادراک * نہین کہتے ہین غیر از ماعرفناک * پھر اس

ممکن نے کب یہہ عقل پائی * کہ واجب تک کرے اپنی رسائی *
بھلا انسان مین کیا اتنا ہی مقدور * کہ ہووے حمد اُسکی اُسسے محصور *
درود نا محدود واسطے سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفیٰ عم کے
لائق ہی جسنے گمراہونکو وادی ضلالت سے نکالکر منزل ہدایت
پر پہنچایا اُسیکے سبب ہمنے ہر ایک اُمت پر بموجب آیہ کریمہ *
کنتم خیر امۃ کے مرتبہ فضیلت کا پایا * ابیات * محمد صدر دکون
و مکان ہی * محمد پیشوائے انس و جان ہی * اسی سے عاصیون کی
ہی شفاعت * وہی ہی حامیٔ روز قیامت * صلواۃ و سلام
اُسکی آل و اصحاب پر جنکے سبب دین و اسلام نے قوت پائی اور
اُنھون نے ہمکو راہ ہدایت کی دکھائی * بعد اسکے عاصی سراپا معاصی
[illegible] م علی یہہ کہتا ہی کہ جب مین بموجب حسب ایماء جناب صاحب
[illegible] * عالی منزلت والا اقتدار * حکمت مین تمام حکما از مانہ سے برتر
[illegible] ئی امین عقل حاوی غیر خداوند نعمت مستر ابراہم لاکٹ صاحب
[illegible] دام اقبالہ کے اور موافق طلب اخی و استاذی جناب بھائی
صاحب قبلہ مولوی تراب علی صاحب دام ظلہم کے شہر کلکتے مین
آیا اور رہنمونی طالع سے بعد حصول شرف ملازمت کے مورد
عنایت و مرحمت کا ہوا ازبسکہ صاحب موصوف کو کمال پرورش

عجب بہار ہی کہ رنگ برنگ کے پھول اور پھل ہرایک درخت
مین لگے نہرین ہر طرف جاری جیوانات ہرا ہرا سبزہ چرچگ کر
بہت موٹے تازے آپس مین کاولین کر رہے ہین ازبسکہ آب
وہواوہان کی بہت خوب اور زمین نہایت شاداب تھی کسی کا
دل نہ چاہا کہ اب یہان سے پھر جائے آخر مکانات طرح طرح کے بنابنا
اس جزیرے مین رہنے لگے اور حیوانات کو دام مین گرفتار کر کے بدستور
اپنے کاروبار مین مشغول ہوئے وحشیون نے جب یہان بھی
مصیبت نہ دیکھا را صحرا کی لی آدمیون کو تو یہی گمان تھا کہ یے سب
ہمارے غلام ہین اس لیئے انواع و اقسام کے پھندے بناکر بطور
سابق قید کرنے کی فکر مین ہوئے جب حیوانون کو یہ زعم فاسد
انکا معلوم ہوا اپنے رئیسونکو جمع کر کے دارالعدالت مین حاضر
ہوئے اور یہ سب حکیم کے سامھنے سارا ماجرا ظلم کا کہ انکے
ہاتھون سے اُٹھایا تھا مفصل بیان کیا جس وقت بادشاہ نے تمام
احوال حیوانون کا سناوہین فرمایا کہ ہان جلد قاصد و نکو بھیجین
آدمیون کو حضور مین حاضر کرین چنانچہ ان مین سے ستر آدمی جدے
جدے شہرون کے رہنے والے کہ نہایت فصیح و بلیغ تھے بمجرد طلب
بادشاہ کے حاضر ہوئے ایک مکان اچھا سا انکے رہنے کے لیئے تجویز ہوا

بعد دو تین دن کے جب ماندگی سفر کی رفع ہوئی اپنے عاملہنے
بلوایا جب اُنھون نے بادشاہ کو تخت پر دیکھا دعائین دے
اداب وکورنش بجالائا اپنے اپنے قرینے سے کھڑے ہوئے یہہ
پادشاہ تو نہایت عادل و منصف جوان مردی اور سخاوت مین
اقران و امثال سے سبقت لے گیا تھا زمانے کے غریب و غربا یہان
آن کر پرورش پاتے تھے تمام قلمرو مین کسی زیردست عاجز پر
کوئی زبردست ظالم ظلم نکر سکتا جو چیزین کہ شرع مین حرام ہین
اُسکے عہد مین بالکل اُٹھ گئی تھین ہمیشہ سواے رضامندی اور
خوشنودی خدا کے کوئی امر ملحوظ خاطر نہ تھا اسنے نہایت اخلاق سے
انسے پوچھا کہ تم ہمارے ملک مین کیون آئے ہمارے تمھارے
تو کبھی خط و کتابت بھی نہ تھی کیا ایسا سبب ہوا کہ تم یہان تک
پہنچے ایک شخص اُن مین سے کہ جہاندیدہ اور فصیح تھا تسلیمات
بجالا کر کہنے لگا کہ ہم عدل و انصاف بادشاہ کا سنکر حضور مین حاضر
ہوئے ہین اور آج تک اس آستانۂ دولت سے کوئی دادخواہ
محروم نہین پھرا ہی امید یہہ ہی کہ بادشاہ ہماری داد کو پہنچے
فرمایا کہ غرض تمھاری کیا ہی عرض کیا کہ اے بادشاہ عادل بےحیوانات
ہمارے غلام ہین ان مین سے بعضے متنفر اور بعضے اگرچہ جبراً

تابع ہین لیکن ہماری ملکیت کے منکر بادشاہ نے پوچھا کہ اس دعوے پر کوئی دلیل بھی ہی کیونکہ دعوی بے دلیل دارالعدالت مین سنا نہین جاتا اُسنے کہا ای بادشاہ اِس دعوے پر بہت سی دلایل عقلی و نقلی ہین فرمایا بیان کر و اُن مین سے ایک شخص کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد مین تھا منبر پر چڑھکے اس خطبے کو فصاحت اور بلاغت سے پڑھنے لگا * حمد اُس معبود حقیقی کو لایق ہی جسنے پرورش عالم کے لئے عرصۂ زمین پر کیا کیا کچھ مہیا کیا اور کتنے اسباب بنائے اور انسان ضعیف البنیان کے واسطے کیسے کیسے حیوانات پیدا کئے خوشحال اُن کا جو اُسکی رضامندی مین راہ عاقبت کی سنوارتے ہین کیا کہئے اُن لوگون کو جو نافرمانی کرکے ناحق اتنے برگشتہ ہوتے ہین اور درود بیحد واسطے نبی برحق محمد مصطفیٰ عم کے سزاوار ہی جسکو اللہ تعالی نے پیچھے سب پیغمبرون کے خلق کی ہدایت کے لئے بھیجا اور سب کا اُسے سردار بنایا تمام جن و بشر کا وہی بادشاہ ہی اور روز آخرت مین سب کا پشت و پناہ صلواۃ و سلام اُسکی آل پاک پر جنکے سبب دین و دنیا کا انتظام ہوا اور اسلام نے رواج پایا غرض ہر آن مین شکر ہی اُس صانع بیچون کا جسنے ایک پانی کے قطرے سے آدم کو پیدا کیا اور اپنی

قدرت کاملہ سے اُسکو صاحب اؤلاد بنایا اؤر اُسّے حوّا کو پیدا کرکے
ہزاروں انسان سے روے زمین کو آباد کیا اؤر ساری مخلوقات
پر ان کو شرف بخشا تمام خشکی وتری مین مسلّط کیا طرح طرح کا
پاکیزہ کھانا کھلایا چنانچہ آپ ہی قرآن مین فرمایا ہی وَالْاَنْعَامَ
خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاكُلُونَ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ
تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ حاصل اس کا یہہ ہی کہ سب حیوانات
تمھارے لئے مخلوق ہوئے ہین انسے فائدے اٹھاؤ اؤر کھاؤ اؤر
انکی کھال اؤر بال سے پوشش گرم بناؤ صبح کے وقت چراگاہ مین
بھجوانا اؤر شام کو پھر گھرون مین لے آنا تمھارے واسطے زیب و
آرایش ہی اؤر ایک مقام پر یون فرمایا ہی وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ
تُحْمَلُونَ یعنے خشکی اؤر تری مین اُونٹون اؤر کشتیون پر سوار ہو
اؤر ایک جا یون ارشاد کیا ہی وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا
یعنے گھوڑے خچر گدھے اس واسطے پیدا ہوئے ہین کہ ان پر
سواری کرو اؤر ایک موضع مین یون کہا ہی لِتَسْتَوُوا عَلَى ظُهُورِهِ
ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ یعنے ان کے پیٹھ پر سوار
ہوا اؤر اپنے خدا کی نعمتون کو یاد کرو اسکے سوا اؤر بھی بہت آیات
قرآنی اس مقدمے مین نازل ہین اؤر توریت و انجیل سے بھی یہی

مفہوم ہوتا ہی کہ حیوانات ہمارے لئے پیدا ہوئے ہین بہر صورت ہم ان کے مالک ہین ہمارے مملوک ہین تب بادشاہ نے حیوانون کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اس آدمی نے آیات قرآنی اپنے دعوے پر گذرانین اب جو کچھ تمھارے خیال مین آوے اس کا جواب دو یہہ سنکر شتر نے زبان حال سے یہہ خطبہ پڑھا * حمد ہی اُس واحد پاک قدیم بے نیاز کی شان مین کہ موجود تھا قبل ایجاد عالم کے نہ زمان مین نہ مکان مین ایک کن کے کہنے مین تمام کاینات کو پردۂ غیب سے ظاہر کیا افلاک کو آب و آتش سے ترکیب دے مرتبہ بلندی کا بخشا ایک پانی کے قطرے سے آدم کی نسل ظاہر کرکے آگے پیچھے دنیا مین بھیجا کہ اسکی آبادی مین مشغول ہون خراب نکرین اور محافظت حیوانات کی کماینبغی بجالاکر فائدہ اُٹھاوین نہ یہہ کہ ان پر ظلم کرین اور ستاوین بعد اسکے یون کہنے لگا کہ اے بادشاہ یے آیتین جو اس آدمی نے پڑھین ان سے یہہ نہین مفہوم ہوتا ہی کہ ہم ان کے مملوک ہین اور یے ہمارے مالک کیونکہ ان آیتون مین ذکر اُن نعمتون کا ہی کہ اللہ تعالی نے انکو بخشی ہین چنانچہ یہہ آیت قرآنی اس پر دال ہی سَخَّرَهَا لَكُمْ كَمَا سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالرِّيَاحَ وَالسَّحَابَ یعنے اللہ تعالی نے حیوانات کو تمھارے

تابع کیاہی جیسا کہ تابع کیاہی آفتاب و ماہتاب اور ہوا اور ابر کو
اسّے یہہ نہین معلوم ہوتا ہی کہ یے ہمارے مالک اور ہم ان
کے غلام ہین بلکہ اللہ تعالی نے تمام خلایق کو آسمان و زمین مین
پیدا کرکے ایک کو دوسرے کا تابع کیا اِس لیئے کہ اُس مین ایک
دوسرے سے منفعت اُٹھاوے اور نقصان دفع کرے پس ہمکو جو
اللہ تعالی نے اُنکے تابع کیا ہی صرف اِسواسطے کہ فائدہ ان کو پہنچے
اور نقصان ان سے دفع ہو نہ جیسا کہ اُنھون نے گمان کیاہی اور
مکر و بہتان سے کہتے ہین کہ ہم مالک اور یے غلام ہین قبل اسکے کہ یے
آدمی پیدا نہ ہوئے تھے ہم اور ماباپ ہمارے بے مزاحمت رُوئے
زمین پر رہتے تھے ہر ایک طرف چرتے جہان جی چاہتا پھرتے اور
ایک ایک اپنی معاش کی تلاش مین مشغول تھا غرض پہاڑ جنگل
بیابان مین آپس مین ملے جلے رہتے اور اپنے بال بچون کو پرورش کرتے
جو کچھ خدا نے مقدر کیا تھا اس پر شاکر ہو رات دن اُسکی حمد مین
گذارتے اُسکے سوا کسی کو نجانتے تھے اپنے اپنے گھرون مین چین
سے رہتے کوئی پوچھنے والا نہ تھا جب اسی پر ایک زمانہ
گذرا اللہ تعالی نے حضرت آدم کو مٹی سے بنایا اور تمام رُوئے
زمین کا خلیفہ کیا جب کہ آدمی بہتایت سے ہوئے جنگل بیابان مین

پھرنے لگے پھر تو ہم غریبوں پر دست ستم دراز کیا گھوڑے گدھے
بچھیاں اونٹ پکڑ کر خدمت لینے لگے اور روے مصیبتیں کہ ہمارے
باپ دادے کے بھی دیکھنے مین نہ آئی تھین بزور تعدی وقوع مین
لائے کیا کرین ہم لاچار ہو کر جنگل و صحرا مین بھاگے پھر بھی ان
صاحبون نے کسی طرح پیچھا نہ چھوڑا کن کن حیلون سے پھندے اور
جال لیکر دربے ہوئے اگر دو چار تھکے ماندے کہیں ہاتھ لگ گئے
انکا احوال نہ پوچھئے کہ باندھ چھاندھ کر لے آتے ہین اور کیا کیا دکھ
دیتے ہین علاوہ اُسکے ذبح کرنا پوست کھینچنا ہڈیون کو توڑنا رگون
کو نکالنا پیٹ چاک کرنا پر اکھاڑنا سیخ مین پرونا آگ مین جلانا بھونکر
کھانا انکے کام ہین ساتھ اسکے یہہ کہ پھر بھی راضی نہین یہی دعوی
ہی کہ ہم مالک ہے غلام ہین جو اُن مین سے بھاگا گنہگار ہوا اس
دعوے پر نہ کوئی دلیل نہ حجت ہی مگر سراسر ظلم وبدعت ہی *

* یہہ فصل قضیۂ انسان وحیوان کے فیصلے کے لئے
بادشاہ جنات کے متوجہ ہونے کے بیان مین *

جس وقت بادشاہ نے یہہ احوال حیوانون کا سنا اس قضئے کے
انفصال کے لئے بدل مصروف ہوا ارشاد کیا کہ قاضی مفتی اور تمام
اعیان وارکان جنون کے حاضر ہون وہ ہین بموجب حکم کے سبکے

سب بارگاہ سلطانی مین حاضر ہوئے تب انسانون سے فرمایا کہ
حیوانون نے تمھارے ظلم کی حکایت و شکایت سب بیان کی اب
اس کا تم کیا جواب دیتے ہو ایک شخص ان مین سے تسلیمات بجا
لا کر یون عرض کرنے لگا کہ ای جہان پناہ یے سب ہمارے غلام اور
ہم ان کے مالک ہین ہمکو سزاوار ہی کہ حکومت خداوندانہ ان پر
کرین اور جو کام چاہین ان سے لین ان مین سے جسنے ہماری اطاعت
قبول کی مقبول خدا کا ہوا اور جو ہمارے حکم سے پھرا گویا خدا سے
پھرا بادشاہ نے فرمایا کہ دعوی بے دلیل محکمہ قضا مین مسموع نہین
ہوتا کوئی سند اور دلیل بھی بیان کرو اُسنے کہا بہت دلایل عقلی
و نقلی سے ہمارا دعوی ثابت ہی فرمایا کہ وے کون سی دلیلین
ہین تب وہ کہنے لگا کہ اللہ تعالی نے ہماری صورتون کو کس پاکیزگی
سے بنایا ہر ایک عضو مناسب جیسا چاہیئے عطا کیا بدن سڈول
قد سیدھا عقل اور دانش جسکے سبب نیک و بد مین امتیاز
کرین بلکہ تمام آسمان کا احوال جانین اور بتاوین یے خوبیان ہمارے
سوا کسی مین نہین اِسسے یہہ معلوم ہوا کہ ہم مالک اور یے غلام ہین
بادشاہ نے حیوانون سے پوچھا کہ اب تم کیا کہتے ہو اُنھون نے التماس
کیا کہ ان دلیلون سے دعوی ثابت نہین ہوتا فرمایا کہ تم نہین جانتے

کودرستی نشست و برخاست کی خصلت بادشاہون کی ہی اور
بدصورتی وخمیدگی علامت غلامون کی ان مین سے ایک نے جواب
دیا کہ اللہ تعالی بادشاہ کو توفیق نیک بخشے اور آفات زمانے سے
محفوظ رکھے غرض یہہ ہی کہ خالق نے آدمیون کو اس صورت اور
ڈیل ڈول پر اس واسطے نہین بنایا ہی کہ ہمارے مالک کہلاوین
اور نہ ہمکو اس شکل اور چال ڈھال پر پیدا کیا کہ اُنکے غلام ہووین
وہ حکیم ہی اُس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہین جسکے واسطے جو
صورت مناسب جانی عطا کی *

* یہہ فصل صورتون اور قدون کے اختلاف کے بیان مین *

بیان اسکا یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے جس گھڑی انسانون کو پیدا کیا
عریان محض تھے بدن پر کچھہ نتھا کہ سردی اور گرمی سے محافظت مین
رہین پھل پھلاری جنگل کی کھاتے اور درختون کے پتون سے
تن کو ڈھانپتے اسی واسطے ان کے قدون کو سیدھا اور لنبا بنایا کہ
درختون کے پھل پاتے توڑکر بآسانی کھاوین اور اپنے تصرف
مین لاوین اور غذا ہماری گھاس ہی اس لیئے ہمارے قدون کو
ٹیڑھا بنایا کہ بخوبی چرین اور کسی نوع کا دکھہ نہ اُٹھاوین بادشاہ نے
کہا یہہ جو اللہ تعالی فرماتا ہی * لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْم *

یعنے انسان کو ہمنے نہایت سُڈول بنایا اس کا کیا جواب دیتے ہو
اُسنے عرض کیا جہان پناہ کلام ربانی مین ظاہری معنون کے سوا بہت
سی تاویلین ہین کہ بغیر اہل علوم کے کوئی نہین جانتا تفسیر اسکی
عالمون سے پوچھا چاہئے چنانچہ ایک حکیم دانشمند نے بموجب حکم
بادشاہ کے مطلب اِس آیت کا یون ظاہر کیا کہ جس دن اللہ تعالی نے
آدم کو پیدا کیا سب گھڑی نیک ساعت تھی ستارے اپنے اپنے
برج شرف مین جاوہ گر اور ہیولے عناصر کے واسطے قبول کرنے
صورتون کے آمادہ و مستعد تر تھے اِس لئے صورتین اچھی قد سیدھے
ہاتھہ پانون درست بنے اور احسن تقویم کے ایک معنے اور بھی
اِس آیت سے ظاہر ہوتے ہین * فعدلک فی ای صورۃ ما شاء رکبک *
یعنے اللہ تعالی نے انسان کو حد اعتدال پر پیدا کیا نہ بہت لنبا بنایا نہ
چھوٹا بادشاہ نے کہا اِس قدر اعتدال اور مناسبت اعضا کی
واسطے فضیلت کے کفایت کرتی ہی حیوانون نے عرض کی کہ
ہمارا بھی یہی حال ہی اللہ تعالی نے ہمکو بھی ساتھہ اعتدال کے جیسا
مناسب تھا ہر ایک عضو بخشا اِس فضیلت مین ہم اور وے
برابر ہین انسان نے جواب دیا کہ تمھارے لئے مناسبت اعضا کی
کہان ہی صورتین نپٹ مکروہ قد بے موقع ہاتھہ پانون بھدے سلے کیونکہ

تم مین سے ایک اونٹ ہی ویان بڑا گردن لنبی دم چھوتی اور ہاتھی ہی جس کا ڈیل ڈول بہت بڑا اور بھاری دو دانت لنبے منہہ سے باہر نکلے ہوے کان جوڑے چکلے آنکھین چھوتی چھوتی بیان اور بھینسے کی دم بڑی سینگ موتے اوپر کے دانت نہین دنبے کے سینگ بھاری جوڑ موٹے بکرا ہی جسکی داڑھی بڑی جوڑ نداراد خرگوش کا قد چھوتا کان بڑے اسی طرح بہت سے درندو چرندو پرندہین کہ قد و قامت ان کا بے موقع ایک عضو کو دوسرے سے کچھ مناسبت نہین اس بات کے سنتے ہی ایک حیوان کہنے لگا افسوس کہ صنعت الٰہی کو تو نے کچھ نہ سمجھا ہم مخلوق ہین خوبی اور درستی ہمارے اعضا کی اسی سے ہی پس عیب ہمارا کرنا حقیقت مین اسکا عیب ظاہر کرنا ہی یہہ نہین جانتا ہی کہ اللہ تعالی نے ہر ایک شی کو اپنی حکمت سے واسطے ایک فائدے کے پیدا کیا ہی اس بھید کو سوا اسکے اور اہل علوم کے کوئی نہین جانتا ہی اس آدمی نے کہا اگر تو حکیم حیوانون کا ہی تو بتلا کہ اونٹ کی گردن لنبی بنانے مین کیا فائدہ ہی اسنے کہا اس واسطے کہ پانون اسکے لنبے تھے پس اگر دن چھوتی ہوتی گھاس چرنا اس پر دشوار ہوتا اس لئے گردن بھی بنائی کہ بخوبی چرے اور اسی گردن کے زور سے زمین سے

اُٹھے اور ہو نٹھون کو تمام بدن پر پہنچا سکے اور کھجلاوے اسی
طرح ہاتھی کے سونڈ ہے گردن کے بدلے لنبی بنائی اور کان بڑے
کہ کھیون اور مچھرون کو اُڑاوے کوئی آنکھ مُنہہ مین گھسنے
نہ پاوے کیونکہ مُنہہ اُسکا ہمیشہ دانتون کے سبب کھلا رہتا ہی بند
نہین ہوتا اور دانت لنبے اس واسطے ہین کہ درندون کی
مضرت سے آپ کو بچاوے اور خرگوش کے کان اس لئے بڑے
ہوئے کہ بدن اُسکا نہایت نازک کھال پتلی ہی انہین کانون کو
جاڑون مین اوڑھے اور گرمیون مین بچھاوے غرض کہ اللہ تعالی
نے ہر ایک جاندار کے واسطے جیسا عضو مناسب جانا بخشا
چنانچہ زبانی حضرت موسی کی فرماتا ہی رَبُّنَا الَّذِیۡ اَعۡطٰی کُلَّ شَیۡءٍ
خَلۡقَہٗ ثُمَّ ھَدٰی یعنی عطا کی اللہ نے ہر ایک شی کو خلقت اُسکی
بعد اُسکے ہدایت کی حاصل یہہ ہی کہ جسکے واسطے جو عضو
مناسب تھا بخشا اور راہ نیک دکھلائی جس چیز کو تم خوب صورتی
سمجھ کر فخر کرتے اور اپنے زعم مین جانتے ہو کہ ہم مالک ہے غلام
ہین سو غلط ہی خوب صورتی ہر ایک جنس کی وہی ہی کہ ہم
جنس مین مرغوب ہو جسکے سبب آپس مین الفت کرین اور یہی
موجب توالد و تناسل کا ہی کیونکہ خوش اسلوبی ایک جنس کی

ہی جنس کی مرغوب نہین ہوتی ہر ایک جانور اپنے ہی
جنس کی مادہ پر دل لگاتا ہی دوسرے جانور کی مادہ اگرچہ اُسسے
کہین بہتر ہو نہین چاہتا اِسی طرح آدمی بھی اپنی ہی جنس پر
رغبت کرتے ہین وے لوگ کہ سیہ فام ہین گورے بدن
والون کو نہین چاہتے اور جو گورے ہین سیہ فامون پر دل
نہین لگاتے بعضے آدمی جو لونڈے باز ہین اگر کیسی ہی رنڈی
خوب صورت ہو اُسکی طرف خواہش نہین کرتے اور جو رنڈی
باز ہین لونڈون کی طرف دھیان نہین دھرتے پس تمھاری خوبصورتی
موجب بزرگی کا نہین ہی کہ ہم سے آپ کو بہتر جانو اور یہہ
جو کہتے ہو کہ جودت حواس کی ہم مین بہت ہی یہہ بھی غلط ہی بعضے
حیوان تم سے ہوش و حواس زیادہ رکھتے ہین چنانچہ اُونٹ ہی کہ
پاؤن برے گردن لنبی سر ہوا سے باتین کرتا ہی باوجود اسکے اندھیری
راتون مین اپنے پاؤن رکھنے کی جگہہ دیکھہ کر اُن راہون مین کہ گذرنا
وہان سے محال ہی چلتا ہی اور تم مشعل و چراغ کے محتاج ہوتے
ہو اور گھوڑا دور سے چلنے والے کی آہٹ سنتا ہی بیشتر ایسا ہوا
کہ حریف کی آہٹ سن کر سوار کو اپنے جگایا اور دشمن سے
بچایا ہی اگر کسی نے بیل یا گدھے کو ایک بار کسی بن دیکھے رستے

مین لیجاکر چھوڑ دیا ہی وہان سے چھٹ کر بجوبی اپنے مکان مین چلا
آتا ہی مطلق بھولتا نہین تم اگر کسی راہ مین کئی بار گئے ہو پھر
جب کبھی اُس رستے جانے کا اتفاق ہوتا ہی گھبراتے اور
بھول جاتے ہو بھیرین بکریان ایک رات مین سیکڑون بچے
جن کر صبح کو چراگاہ مین جاتی ہین شام کو جس وقت وہان سے پھرتی
ہین بچے اپنی ماؤن کو اور وے اپنے بچون کو پہچان
لیتی ہین تم مین سے اگر کوئی چند مدت باہر رہ کر گھر مین آیا ماں بہن باپ
بھائی کو بھول جاتا ہی پھر تمیز وجودت جو اس کہان ہی
جس پر اتنا فخر کرتے ہو اگر کچھ بھی عقل ہوتی تو اُن چیزون پر
کہ اللہ تعالی نے تم کو بے محنت و مشقت عطا کی ہین فخر نکرتے
کیونکہ دانشمند و صاحب تمیز اسی کو فخر جانتے ہین جو کسب و
محنت سے حاصل کرین اور اپنی سعی و کوشش سے علوم دینی
اور خصلتین اچھی سیکھین تم مین تو یہہ ایک بات بھی نہین ہی
کہ جسے ہم پر فخر کرتے ہو مگر دعوی بے دلیل اور خصومت بے
معنی ہی

* یہہ فصل انسان کی شکایت مین *

کہ ہر ایک حیوان نے جدی جدی بیان کی ہی بادشاہ نے
انسانون کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تمنے جواب اسکا سنا اب

تم کو جو کچھ کہنا باقی ہو بیان کرو انھون نے کہا ابھی بہت سی
دلیلین باقی ہین کہ اُن سے دعوی ہمارا ثابت ہوتا ہی بعضے اُنمین
سے یہ ہین کہ مول لینا بیچنا کھانا پلانا لباس پہنانا سردی گرمی سے
محفوظ رکھنا قصورون سے انکے چشم پوشی کرنا درندونکی مضرت
سے بچانا جب کہ بیمار ہون شفقت سے دوا کرنا یہ سلوک ہمارے
ان کے ساتھ بنظر شفقت و مرحمت کے ہین تمام ملکو نکا یہی
دستور ہی کہ غلامون پر ہر حال مین نظر شفقت و مرحمت کی
رکھتے ہین بادشاہ نے یہہ سن کر حیوان سے فرمایا کہ تو اسکا جواب
دے اُسنے کہا یہہ آدمی جو کہتا ہی کہ حیوانون کو ہم مول لیتے اور
بیچتے ہین یہہ طور آدمیون مین بھی جاری ہی چنانچہ فارس کے
رہنے والے جب کہ روم پر فتح پاتے ہین رومیون کو بیچ ڈالتے ہین
اور رومی جس گھڑی فارس پر غالب ہوتے ہین فارسیونسے
یہی سلوک کرتے ہین ہند کے رہنے والے سندھیونسے اور سندھ
والے ہندیون سے عرب ترکونسے اور ترک عربون سے یہی معاملہ
وقوع مین لاتے ہین غرض کہ ایک دوسرے پر جب غالب ہوتا
اور فتح پاتا ہی غنیم کی قوم کو اپنا غلام جانکر بیچ ڈالتا ہی کیا جانئے
کہ حقیقت مین کون غلام ہی اور کون مالک یہ دور اور نو بہین

ہیں کہ موافق احکام نجوم کے آدمیوں میں جاری ہیں جیسا کہ اللہ تعالی
فرماتا ہی وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ یعنی نوبت بنوبت
پھیرتے ہیں ہم زمانے کو آدمیوں میں اسباب کو جاننے والے
جانتے ہیں اور یہہ جو اُسنے کہا کہ ہم ان کو کھلاتے پلاتے ہیں اسکے
سوا اور سلوک کرتے ہیں سو یہہ شفقت و مہربانی سے نہیں ہی
بلکہ اس خوف سے کہ اگر ہم ہلاک ہوں انکے مال میں نقصان آوے
سوار ہونے بوجھہ لادنے اور بہت سے فائدوں میں خلل پڑے
بعد اسکے ہر ایک حیوان نے بادشاہ کے روبرو شکوہ اُنکے ظلم کا
جدا جدا بیان کیا گدھے نے کہا کہ ہم جس گھڑی ان آدمیوں کی
قید میں ہوتے ہیں پاٹھوں پر ہماری اینٹ پتھر لوہا لکڑی اور
بہت سا بوجھہ لادتے ہیں ہم کس محنت اور مشقت سے چلتے
ہیں اور اُن کے ہاتھوں میں چھڑیاں اور کوڑے رہتے ہیں
چوتڑوں پر ہمارے مارتے ہیں اسوقت اگر بادشاہ ہمکو دیکھے تاسف
اور رحم کرے ان میں شفقت و مہربانی کہاں جیسا اس آدمی نے
گمان کیا ہی پھر بیل نے کہا جسوقت ہم انکی قید میں ہوتے ہیں
ہلوں میں بندھے اور چکیوں کولھوؤں میں جکڑے ہوئے منہہ میں
چھیکے آنکھیں بند انکے ہاتھوں میں کوڑے اور لکڑیاں منہہ پر اور

جو تڑون پر مارتے ہین بعد اسکے دنبے نے کہا کہ ہم جس گھڑی انکی قید مین ہوتے ہین کیا کیا مصیبتین اُٹھاتے ہین اپنے لڑکونکے دودھ پینے کے لئے ہمارے بچھوتے چھوتے بچونکو اُنکی ماؤنسے جدا کر کے ہاتھ پاؤن باندھ کر مسلخ مین لے جاتے ہین ہرگز اُن مظلوموں کی فریاد وزاری نہین سنتے وہان بن دانے پانی ذبح کر کے کھال کھینچتے پایت پھاڑتے کھوپریون کو توڑتے جگر کو چاک کرتے قصائیون کی دوکانون مین لے جاکر چھریون سے کاٹتے ہین اور سیخ مین پروکر تنور مین بھونتے ہین ہم یے مصیبتین دیکھکر چپ رہتے ہین کچھ نہین کہتے اونٹ نے کہا جس وقت ہم ان کے ہاتھون اسیر ہوتے ہین ہمارا یہہ حال ہوتا ہی کہ رسیان ناتھنون مین پہنا کر مہاربان کھینچتے ہین اور بہت سا بوجھ پیٹھون پر لادکر اندھیری راتون مین ٹیلون اور پہاڑون کی راہ سے لے جاتے ہین غرض پتھین ہماری کجاؤن کے ہچکولون سے لگ جاتی ہین پاؤن کے تلوے پتھرون سے زخمی ہوتے ہین اور بھوکھے پیاسے جہان جی چاہتا ہی لئے پھرتے ہین ہم بیچارے لاچار فرمان برداری انکی کرتے ہین ہاتھی نے کہا جس وقت ہم ان کے قیدی ہوتے ہین گلون مین رسیان پانون مین بیکڑے ڈال کر

ہاتھون مین آنکس لوہے کے لے کر داہنے بائین اور سر پر مارتے ہین گھوڑے نے کہا جس گھڑی ہم اُنکے مقید ہوتے ہین ہمارے منھون مین لگام پیٹھون پر زین کمر مین تنگ باندھکر لڑائیون اور معرکون مین زرہ بکتر پہن کر سوار ہوتے ہین ہم بھوکھے پیاسے آنکھین گرد و غبار سے آلودہ رن مین جاکر تلوارین منھہ پر نیزے اور تیر سینون پر کھاتے ہین اور خون کے دریا مین پیرتے ہین خچر نے کہا جس گھڑی ہم اُنکی قید مین گرفتار ہوتے ہین عجب طرح کی مصیبتین اُٹھاتے ہین پاؤن مین رسیان منھون مین لگامین اور دہانے لگا کر باندھ رکھتے ہین ایک دم نہین چھوڑتے کہ اپنی ماداؤن کے پاس جاکر کچھ ہوس اپنے جی کی مٹاوین سائیس و نفر پیٹھون پر پالان لاد کر سوار ہوتے ہین لکڑیان اور کوڑے ہاتھون مین لے جوتا اور منھہ پر مارتے ہین اور جو منھہ مین آتا ہی گالیان اور فحش بکتے ہین مرتبہ سفاہت کا یہان تک ہی کہ بیشتر اپنے تئین اور اپنی بہن بیٹی کو گالیان مغلظہ سناتے اور کہتے ہین کہ اسکے مالک اور مول لینے والے اور بیچنے والے کی جورو کی فلان مین گدھے کا فلان یے سب گالیان اُن پر اور اُن کے مالکون پر ہوتی ہاین سچ ہی کہ وے لایق بھی اسی کے ہین اگر بادشاہ

اس جہالت و سفاہت اور فحش بکنے پر انکے غور کرے تو معلوم
ہو کہ تمام جہان کی برائی و بدذاتی اور جہل و نادانی ان مین بھری ہی
پھر بھی ان بدذاتیون سے خبر نہین رکھتے خدا اور رسول کی وصیت
و نصیحت کو کان مین ہرگز جگہہ نہین دیتے حالانکہ آپ ہی ان آیتون کو
پڑھتے ہین * ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم * حاصل
اسکا یہہ ہی اگر مغفرت اپنی خدا سے چاہتے ہو تو اورونکے بھی گناہون
سے درگذر و قل للذین امنوا یغفروا للذین لا یرجون ایام اللہ
یعنے حکم کر ای محمد مومنون سے کہ کافرون کے قصورون سے درگذر رین
وما من دابۃ فی الارض ولا طایر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم
یعنے جتنے درند و چرند و پرند کہ روے زمین پر پھرتے چلتے
اور ہوا پر اڑتے ہین انکا بھی جتھا تمھارا سا ہی لتستووا علی
ظھورہ ثم تذکروا نعمۃ ربکم اذا استویتم علیہ وتقولوا سبحان
الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون
یعنے جس گھڑی اونٹون پر سوار ہو اپنے خدا کی نعمتون کو یاد
کرو اور کہو پاک ہی وہ اللہ جسنے ایسا جانور ہمارے تابع کیا
کہ ہم ہرگز اس پر قادر نہو سکتے تھے اور ہم خدا کی طرف رجوع
کرنے والے ہین جس گھڑی تحریر اس کلام سے فارغ ہوا

اُونٹ نے سوّر سے کہا کہ بیری گروہ ہے جو ظلم آدمیون کے ہاتھ سے اُٹھایا ہو تو بھی کہہ اور ایسے بادشاہ عادل کے سامھنے بیان کر شاید شفقت و مہربانی کر کے ہمارے اسیرون کو ان کے ہاتھون سے مخلصی بخشے کیون کہ تیرا بھی گروہ چرندون سے ہی ایک حکیم نے کہا کہ سوّر چرندون سے نہین ہی بلکہ درندون سے ہی نہین جانتا ہی تو کہ اُسکے دانت باہر نکل ہو ئے ہین اور مردار بھی کھاتا ہی دوسرے نے کہا یہہ چرند ہی کیونکہ کھر رکھتا ہی اور گھاس بھی کھاتا ہی تیسرے نے کہا یہہ درند و چرند و بہایم سے مرکّب ہی جس طرح شترگاو مرکب ہی بیل اور اُونٹ اور چیتے سے اور شتر مرغ کہ شکل اُسکی طایر اور اُونٹ دونون مین ملتی ہی سوّر نے اُونٹ سے کہا مین کچھ نہین جانتا ہون کیا کہون اور کسکا شکوہ کرون مجھمین بہت سا اختلاف کرتے ہین جو کہ مسلمان ہین ہمکو مسخ و ملعون سمجھکر ہماری صورتون کو مکروہ اور گوشت ناپاک جانتے ہین اور ہمارے ذکر سے پرہیز کرتے ہین اور رومی ہمارا گوشت رغبت سے کھاتے اور متبرک سمجھتے ہین اور قربانی کرنا بہت ثواب جانتے ہین اور یہودی ہمسے بغض و عداوت رکھتے ہین

بے گناہ ہمین گالیان دیتے اور لعنت کرتے ہین اسلیئے کر اُن کو
نصارا اور رومیون سے عداوت ہی اور ارمنی ہمکو بیل
بکرے کی مانند جانتے ہین فربہی اور موٹے گوشت کے سبب
اور کثرت توالد کے باعث بہتر سمجھتے ہین اور یونانی طبیب
ہماری چربی کو اکثر دواءین مستعمل کرتے ہین بلکہ اپنی دواؤن
مین بھی رکھہ چھوڑتے ہین چرواہے اور سائیس ہمکو اپنے
جانورون اور گھوڑون کے پاس اصطبل اور چراگاہ مین رکھتے
ہین کیونکہ ہمارے وہان کے رہنے سے گھوڑے اور جانور اُنکے بہت
بلاؤن سے محفوظ رہتے ہین منتری اور جادوگر ہماری کھال کو
اپنی کتابون اور جادوؤن کے جنترون مین دھرتے ہین موچی
اور موزے ساز ہماری گردن اور موچھون کے بالون کو بہت
چاہ اور خواہش سے اُکھاڑ رکھتے ہین کہ وے اُنکے بہت کام آتے
ہین ہم حیران ہین کچھہ کہہ نہین سکتے کسکا شکر کرین اور کسکا
شکوہ جس گھڑی سوّر یہہ سب کہہ چکا گدھے نے خرگوش کی
طرف دیکھا تو یہہ اُونٹ کے پاس کھڑا تھا کہا اتّے کہ تیرے
ابناء جنس پر جو کچھہ انسانون کا ظلم ہوا ہو بادشاہ کے سامھنے
بیان کر شاید بادشاہ مہربان ہو کر ہمارے اسیرون کو اُنکے ہاتھون

سے مخلصی بخشے خرگوش نے کہا کہ ہم اسے دور رہے ہین انکی
دیس کار ہنا چھوڑ کر گڑھون اؤر جنگلون مین رہنا اختیار کیا ہی
اس لئیے ان کے ظلم سے محفوظ رہتے ہین لیکن کتون اؤر شکاری
جانورون سے سخت حیران ہین کہ ہمارے پکڑنے کے لئیے
آدمیون کی مدد کو کے ہماری طرف لے آتے ہین ہرن بیل اُونٹ
بکرے اؤر وحشی جو ہمارے بھائی بند پہاڑون مین پناہ پکڑے
ہوئے ہین سب کو اُنکے ہاتھون گرفتار کروا دیتے ہین پھر خرگوش
نے کہا کہ کتّے شکاری اسمین معذور ہین اُنکی مدد کیا چاہین کہ یے
بھی ہمارے گوشت کھانیکی رغبت رکھتے ہین ہمارے ہم جنس
نہین بلکہ درندون سے ہین لیکن گھوڑے تو ہہایم سے ہین اؤر
ہمارا گوشت بھی نہین کھاتے یے کیون ان کی مدد کرتے ہین مگر
سراسر اُنکی نادانی اؤر جہالت ہی *

* یہہ فصل گھوڑے کی تعریف مین *

آدمی نے جس گھڑی خرگوش سے یے سب باتین سنین کہا بس
چپ رہ گھوڑے کی تو نے بہت مذمّت کی اگر یہہ جانتا کہ وہ
سب حیوانون سے بہتر اؤر آدمی کے تابع ہی تو اتنا بیہودہ نہ
بکتا بادشاہ نے اُس آدمی سے پوچھا کہ اسمین کیا بہتری ہی اُسنے

کہا عضرت گھوڑے مین نیک خصلتین اور خوبیان بہت سی
ہین صورت اچھی ہر ایک عضو مناسب و ہاں ڈول خوشنما
حواس درست رنگ صاف شعور مین بہتر دوڑنے مین چست
سوار کے تابع دہنے بائین آگے پیچھے جدھر وہ پھیرے جلد پھرے
دوڑ دھوپ مین منہہ نہ موڑے باادب ایسا کہ جب تلک
سوار پیٹھہ پر بیٹھا رہتا ہی پیشاب لید نہین کرتا اگر دم کہین
کیچڑ یا پانی مین بھیگ جاے نہین ہلاتا اسواسطے کہ سوار پر چھینٹ
نہ پڑے ہاتھی کا ساز اور سوار کو معہ خود و بکتر و زرہ اور اپنی لگام
و زین اور پاکھر سمیت پانسو من کا بوجھہ اٹھا کر دوڑتا ہی
صابر و متحمل اتنا کہ اگر انہون مین نیزے اور تیر کے زخم سینے
اور جگر پر کھا کر چپ رہتا ہی دانت ڈپٹ مین ایسا کہ ہوا
اسکی گرد کو نہ پہنچے اکر کمر مین جیسے بھالا ساند کود پھاند چیتے کی سی
اگر سوار نے شرط لگائی تو اسنے جلدی دوڑ کر اپنے ہی سوار کو آگے لے
پہنچایا یہ سب خوبیان گھوڑے کے سوا کس مین ہین خرگوش
نے کہا ان خوبیون کے ساتھہ ایک عیب بھی بڑا ہی کہ یہ
سب خوبیان اسمین چھپ جاتی ہین بادشاہ نے پوچھا وہ کیا عیب
ہی اسے بیان کر اسنے عرض کیا کہ نپٹ احمق اور جاہل ہی دوست

اور دشمن کو ہرگز نہین پہچانتا اگر دشمن کی ران نیچے گیا تو پھر اُسی کا تابع ہوا جسکے یہان پیدا ہوتا اور تمام عمر پرورش پاتا ہی لڑائی مین دشمن کے اشارے سے اسی پر دوڑتا اور حملہ کرتا ہی یہہ خصلت اسمین تلوار کی سی ہی وہ تو پہچان ہی دوست اور دشمن مین امتیاز نہین کرسکتی جس طرح اپنے دشمن اور مخالف کو کاٹتی ہی ویسا ہی اگر مالک یا بنانیوالے کی گردن پر پڑے بے تامل اسکا سر تن سے جدا کرے اپنے اور بیگانے مین کچھ فرق نہین جانتی یہی خصلت آدمیون مین ہی کہ ماباپ بھائی بہن اور اقربا کے ساتھہ دشمنی کرتے ہین اور کیا کیا مکر و فریب وقوع مین لاتے ہین جو سلوک کہ دشمن سے کیا چاہیئے وہی اپنے یگانون سے کرتے ہین چھٹپن مین ماباپ کا دودھہ پیتے اور گود مین پرورش پاتے ہین جوانی کے عالم مین دشمن بن جاتے ہین جس طرح حیوانون کا دودھہ پیتے اور انکی کھال اور بالون سے لباس بناکر فائدہ اٹھاتے ہین پھر آخر انھین حیوانون کو ذبح کرکے کھال کھینچتے ہین اور پیٹ چاک کرکے آگ کا مزا چکھاتے ہین بے مروتی اور بے رحمی سے احسان اور فائدے جو ان سے اُٹھاتے ہین یکسر بھول جاتے ہین *

جس وقت خرگوش آدمی اور گھوڑے کی مذمت سے فارغ
ہو چکا گدھے نے اُس سے کہا بس اتنی مذمت بجا ہے کون ایسا
شخص ہے کہ جسکو اللہ تعالی نے بہت سی فضیلتین اور نعمتین
بخشین اور ایک نعمت سے کہ اُن فضیلتون سے زیادہ ہو محروم
نہ رکھا اور کون ایسا ہے کہ سب نعمتون سے ایسے بے نصیب
رکھا اور ایک نعمت کہ کسیکو نہ دی اسے نہ عطا کی ایسا دنیا مین
کوئی نہین کہ جس مین سب بزرگیان اور نعمتین ہون مہربانیان
اس واہب بے منت کی کسی جنس مین منحصر نہین بخششین
اسکی سب پر ہین مگر کسی پر بہت کسی پر تھوڑی جسکو مرتبہ
خاوندی کا بخشا اسکو داغ غلامی کا بھی دیا آفتاب و ماہتاب کو
کیسا کچھ مرتبہ بخشا نور ظہور بزرگی برتری یہ سب خوبیان اور
بزرگیان عطا کین یہان تک کہ بعضی قومون نے ان کو جہالت
سے اپنا خدا سمجھا پھر بھی گہن کے عیب سے محفوظ نہ رکھا اسواسطے کہ
عقلا ہندون کے نزدیک یہہ دلیل ہو کہ اگر یہ خدا ہوتے تو کبھو
تاریک نہوتے اور نہ گھٹتے اسیطرح تمام ستارون کو روشنی
اور چمک بخشی ساتھ اسکے یہہ بھی ہے کہ آفتاب کی روشنی مین
چھپ جاتے ہین اور رات دن گردش مین رہتے ہین کہ آثار

مخلوقیت کے ان سے نمایان ہون یہی حال جن و انس و ملک کا ہی اگر کسی مین بہت سی بزرگیان ہین تو ایک آدھ عیب بھی ہی کمال اُسی اللہ تعالی کو ہی اور کسی کو نہین * جب کہ گدھا اس کام سے فارغ ہوا بیل نے کہا جس کسی کو اللہ نے بہت سی نعمتین عطا کی ہین اور دوسرے کو نہین دین اسکو لائق ہی کہ شکر ادا کرے یعنے اُن نعمتون مین دوسرے کو شریک کرے جسطرح کہ اللہ تعالی نے آفتاب کو روشنی بخشی ہی پھر اپنی روشنی سے تمام خلق پر فیض پہنچاتا ہی اور کسی پر منت نہین رکھتا ایسے ہی مہتاب اور تمام ستارے موافق اپنے اپنے مرتبے کے خلق کو روشنی پہنچاتے ہین اور کسی پر احسان نہین دھرتے اسیطرح آدمیونکو بھی لازم ہی کہ اللہ تعالی نے انکو بہت سی نعمتین دی ہین بے حیوانون پر بخشش کرین اور نہ ہو را نہ رکھین * جسوقت کہ بیل یہہ کہہ چکا سب حیوان دھاڑ مار کر روئے اور کہنے لگے ای بادشاہ عادل ہم پر رحم کر اور ان ظالم آدمیون کے ظلم سے ہماری مخلصی کر جتنے حکیم اور عالم جنون کے حاضر تھے بادشاہ نے سنکر اُنکی طرف دیکھا اور کہا کہ حیوانون نے جو ظلم اور بے رحمی اور تعدی آدمیون کی بیان کی سنی تمنے اُنھون نے

عرض کی کہ ہمسے سی اور سب سچ ہی رات دن دیکھتے ہی
ہین کسی عاقل و ہوشیار پر انکا ظلم چھپا نہین ہی اسی لئے جن
بھی ان کا ملک چھوڑ کر جنگل و بیابان مین بھاگے اور تیلے پہاڑ دن
دریاؤن مین جا چھپے انکی بد فعلی اور بد اخلاقی کے سبب آبادی
کا جانا بالکل چھوڑ دیا جس پر بھی انکی خباثت سے مخلصی نہین
پاتے یہان تک ہمسے بدگمان اور بد اعتقاد ہین اگر کوئی لڑکا یا
عورت یا کوئی مرد جاہل احمق بیمار ہو تو یہی کہتے ہین کہ جن کا
آسیب یا سایہ ہوا ہمیشہ دل مین وسواس رکھتے ہین اور جنون
کے شر سے پناہ مانگتے ہین حالانکہ کبھی کسی نے نہین دیکھا کہ کسی
جن نے آدمی کو مارا ہو یا زخمی کیا ہو کپڑے چھینے ہون یا چوری
کی ہو گھر مین کسی کے سیندھ دی ہو جیب کتری آستین
پھاڑی ہو کسی کی دوکان کا قفل توڑا ہو مسافر کو مارا ہو بادشاہ
پر خروج کیا ہو کسی کو لوٹا ہو قید کیا ہو بلکہ یے سب خصلتین انہین
مین ہین ایک دوسرے کی فکر مین رات دن رہتا ہی اس پر
بھی ہرگز توبہ نہین کرتے اور نہ خبردار ہوتے ہین جب یہ بھی
کہہ چکا چوبدار نے پکار کر کہا صاحبو اب شام ہوئی دربار برخاست
رخصت ہوا اپنے اپنے مکانون مین جاؤ صبح کو پھر حاضر ہونا *

* یہہ فصل بادشاہ اور وزیر کے مشورے ہین *

جس گھڑی بادشاہ مجلس سے اُٹھا یہ اور وزیر سے خلوت ہین کہا کہ
سوال و جواب ان آدمیون اور حیوانونکا سنا تونے اب کیا صلاح
دیتا ہی اسکا انفصال کیونکر کیا چاہئے کونسی بات تیرے نزدیک
بہتر ہی وزیر نہایت مرد عاقل و ہوشیار تھا بعد اداب و
تسلیمات کے دعائین دے کر کہنے لگا کہ میرے نزدیک یہہ بہتر
ہی کہ بادشاہ جنون کے قاضیون اور مفتیون اور حکیمون کو اپنے
پاس بلوا کر اس مقدمے مین مشورہ کرے کیونکہ یہہ قضیہ برا ہی
معلوم نہین کہ حق کس کی طرف عاید ہی ایسے امرون مین مشورت
ضرور ہی دو چار کی صلاح مین ایک بات منقح ہو جاتی ہی عاقل
و دور اندیش کو لازم ہی کہ ایسے مشکل امرون مین بے صلاح
و مشورت کے کچھ دخل نہ کرے بادشاہ نے بموجب اسکے کہنے کے
حکم کیا کہ ہان تمام اعیان و ارکان جنون کے حاضر ہون چنانچہ موافق
اس تفصیل کے کہ قاضی آل برجیس مفتی آل ناہید دانشمند
اولاد بیدار حکماء گروہ لقمان صاحب تجربہ بنی ہامان عقلاء بنی کیوان
اہل عزیمت آل بہرام کے حاضر ہوئے بادشاہ نے ان سے فرمایا
کہ یے انسان و حیوان ہمارے یہان نالشی آئے ہین اور ہمارے

ملک مین آ کر پناہ لی ہی تمام حیوان آدمیون کے ظلم و تعدی کا شکوہ کرتے ہین یہہ صلاح بتاؤ کہ ان کے ساتھہ کیا کیا چاہئے اور معاملہ ان کا کس طرح فیصل کیجئے ایک عالم آل ناہید سے حاضر تھا اُسنے عرض کی کہ میرے نزدیک یہہ صواب ہی کہ یے سب جانوار اپنا احوال اور جو ظلم کہ آدمیون کے ہاتھہ سے اُٹھایا ہو لکھیین اور عالمون سے اس کا فتوا لیوین اگر کوئی صورت مخلصی کی ان کے واسطے ٹھہریگی قاضی مفتی حکم کر دینگے کہ ان کو بیچین یا آزاد کرین یا تکلیف دینے مین تخفیف اور احسان کرین اگر آدمیون نے حکم قاضیون کا نہ مانا اور حیوان اُنکے ظلم سے بھاگے تو پھر اُن کا کچھہ قصور اور گناہ نہین ہی بادشاہ نے یہہ سن کر سب سے پوچھا کہ تم اسمین کیا کہتے ہو سب نے کہا نہایت خوب اور یہی مصلحت وقت ہی مگر صاحب عزیمت نے اس بات کو پسند نہ کیا اور کہا کہ یے آدمی اگر حیوانون کے بیچنے پر راضی ہوئے قیمت اُن کی کون دیویگا اس فقیہ نے کہا پادشاہ اُسنے کہا اتنا روپیا کتنا بادشاہ کہان سے پاویگا فقیہ نے کہا بیت المال سے دیا جائیگا پھر اس صاحب عزیمت نے کہا بیت المال مین اتنا خزانہ کہان ہی جو اُنکی قیمت کو کفایت کرے اور

جیسے آدمی بیچینگے بھی نہین حیوانون سے بہت سی احتیاج رکھتے
ہین اور قیمت کی کچھ پروا نہین رکھتے چنانچہ بادشاہ و وزیر
اور بہت سے بھلے آدمی کہ بے سواری چل نہین سکتے ہرگز انکا
بیچنا قبول نہ کرینگے اور اس حکم سے منکر ہو جاٸینگے بادشاہ نے کہا
پھر تیرے نزدیک کیا بہتر ہی اُسنے کہا میرے نزدیک
یہہ صلاح ہی کہ بادشاہ حیوانونکو حکم کرے کہ یے سب متفق ہوکر
ایک ہی رات قید سے بھاگ کر اُنکے ملک سے دور نکل جاوین
جس طرح ہرن بارھے اور بہت سے وحشی اور درند ان کا
ملک چھوڑ کر بھاگ گئے ہین صبح کو جب کہ یے آدمی اُنھین
پاوینگے کس پر اسباب لادینگے اور سوار ہونگے لاچار ہوکر دور کی
مسافت کے باعث انکی تلاش مین نہ جاسکین گے چپکے ہوکر بیٹھ رہینگے
اس مین ان حیوانون کی مخلصی ہوجاویگی بادشاہ نے اس بات کو
پسند کیا اور سب سے پوچھا کہ اسنے جو کہا تمھارے نزدیک
بہتر ہی ایک حکیم لقمان کی اولاد مین تھا اُسنے عرض کی کہ یہہ
بات کچھ خوب نہین اور یہہ امر نہایت خلاف عقل ہی کسی طرح
ہو نہین سکتا اس واسطے کہ اکثر حیوانات راتون کو اُن کی
قید مین بندھے اور قیدخانے کے دروازے بند چوکیدار وہان متعین

رہے ہین یے سب کیونکر بھاگ سکینگے صاحب عزیمت نے کہا
کہ بادشاہ اس رات کو تمام جنون کو حکم کرے کہ وہان جا کر قید خانے
کے دروازے اور حیوانون کے پاؤن کی رسیان کھول کر نکال
دین اور سب چوکیدارون کو گرفتار کر لین اور نہ چھوڑین
جبتک کہ وے سب ان کے ملک سے دور نکل جاوین اس مین
بادشاہ کو نہایت ثواب عظیم ہوگا مین نے ان کے حال پر رحم کر کے
بطور نصیحت کے حضور مین گذارش کی ہی اگر حسن نیت
سے بادشاہ اس احسان کا قصد کرے اللہ تعالی بھی بادشاہ
کی مدد اور اعانت کریگا خدا کی نعمتون کا یہی شکر ہی کہ مظلومون
کی مدد اور خلاصی کرے لوگ کہتے ہین کہ بعضے پیغمبرون کی کتابون
مین لکھا ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی ای بادشاہ مین نے تجھے روے
زمین پر اسواسطے نہین مسلط کیا ہی کہ مال جمع کرے اور دنیا
کی حرص و ہوس مین مشغول رہے بلکہ اس لئے کہ مظلومون کی
داد کو پہنچے کہ مین بھی اُن کی داد کو پہنچتا ہون اگرچہ وے کافر ہون
بادشاہ نے پھر سب سے پوچھا کہ تم اسمین کیا کہتے ہو سب نے اسکو
پسند کیا اور کہا یہی مناسب ہی مگر ایک حکیم کیوانی اس بات
پر راضی نہوا بعد دعا و تسلیمات کے کہنے لگا کہ یہہ کام بہت مشکل

ہی کسی وجہ سے ہو نہین سکتا اسمین مفسدے اور خطرے
بہت سے ہین کہ پھر وے کسی طرح اصلاح پذیر نہین ہو سکینگے
بادشاہ نے کہا مجھے اسمین کس چیز کا خوف ہی بیان کر کہ ہم بھی
معلوم کرین اسنے عرض کی کہ حضرت جسنے یہہ مخلصی کی صورت
حیوانون کے واسطے بیان کی نہایت غلطی کی جس گھڑی یے آدمی
صبح کو اُٹھکر حیوانون کو نہ پاوینگے اور اُنکے بھاگنے سے خبردار ہونگے
یہی جانینگے کہ یہہ کام کسی انسان کا نہین اور حیوانون کی
تدبیر سے بھی ممکن نہین ہی بلکہ یہہ مکر و فریب جنون کا ہی
بادشاہ نے کہا سچ ہی اس مین کچھ شک نہین یے ہمین پر گمان
کرینگے حکیم نے عرض کی جہان پناہ جس وقت یے حیوان انکے ہاتھون
سے نکل گئے اور ان کے فائدون مین خلل آیا نہایت غم و تاسف
کرینگے اور جنون کے دشمن ہو جاینگے آگے سے تو دشمن ہئین ہین اب
زیادہ بغض و دشمنی رکھینگے حکیمون نے کہا ہی کہ مرد عاقل وہ ہی
ہی کہ دشمنون مین صلح کرواوے اور آپ اُنکی عداوت سے
محفوظ رہے یہہ بات سنکر سب جنون نے کہا کہ یہہ سچ کہتا ہی
بعد اسکے ایک حکیم نے کہا کہ ہم انکی عداوت سے کیون خوف
کرین دشمنی انکی ہم سے پیش نہ جائیگی جسم ہمارے آتشی

اور نہایت لطیف و سبک ہین کہ آسمان پر اُڑ جاتے ہین اور آدمیون کے جسم مٹی کے ہین نیچے ہی رہتے ہین اوپر نہین جاسکتے ہم ان مین بے تکلف چلے جاتے اور دیکھتے ہین یے ہمین نہین دیکھ سکتے پھر کس چیز کا خوف ہی حکیم کیوانی نے اسکا جواب دیا کہ افسوس تو کچھ نہین سمجھتا انسان اگرچہ خاکی ہین پر انمین بھی ارواح فلکی اور نفوس ملکی ہین کہ ہم پر فضیلت رکھتے ہین اور بہت سے مکر و حیلے جانتے ہین اگلے زمانے مین آدمیون اور جنون مین بہت سے معرکے ہوئے ہین کہ اُنکے سننے سے عبرت آتی ہی بادشاہ نے کہا اُس احوال سے ہمین بھی مطلع کر کہ حقیقت اسکی کیا ہی ہم بھی معلوم کرین حکیم نے کہا آدمیوں اور جنون مین عداوت طبیعی اور مخالفت جبلی قدیم سے چلی آتی ہی کہ بیان اُسکا نہایت طول طویل ہی بادشاہ نے فرمایا کچھ تھوڑا اسا جو بیان ہو سکے ابتدا سے بیان کر *

* فصل انسان اور جنون کی مخالفت کے بیان مین *

حکیم نے بموجب حکم بادشاہ کے احوال اسکا یون ظاہر کیا کہ اگلے زمانے مین کہ خدا نے آدم کو پیدا نہ کیا تھا تمام روئے زمین پر جن رہتے تھے جنگل و آبادی اور دریا سب انکے عمل مین تھا جب کہ بہت

نون گذرے سوت و شریعت دین و ملک اور بہت سی نعمتین حاصل ہوین نافرمانی اور گمراہی کرنے لگے نبیون کی وصیت و نصیحت کو نہ مانا اور تمام روئے زمین پر فساد برپا کیا اُنکے ظلم سے زمین اور جو رہنے والے زمین کے تھے خدا کی درگاہ مین ناشی ہوئے اور فریاد و زاری کرنے لگے جب کہ ایک زمانہ اور گذرا اور انکے نفاق و ظلم نے روز بروز ترقی کی تب اللہ تعالی نے ایک فوج ملایک کی روئے زمین پر بھیجی انھون نے یہان آکر جنون کو مار کر نکال دیا اور بہتون کو قید و اسیر کرلیا اور آپ زمین پر رہنے لگے چنانچہ عزازیل ابلیس لعین جسنے حضرت آدم و حوا کو فریب دیا انھین قیدیون مین تھا عمر اسکی بہت تھوڑی تھی کچھ جانتا نہ تھا انھین فرشتون مین پرورش پائی اور سب رسم و رسومات انکی اختیار کی جب کہ انکا علم سیکھ کر جوان ہوا اس قوم کا سردار و رئیس بنا ہمیشہ امر و نہی کے احکام جاری کرتا جب کہ اسپر بھی ایک زمانہ گذرا اللہ تعالی نے ان فرشتون سے جو روے زمین پر رہتے تھے کہا اِنّی جَاعِلٌ فِی الاَرضِ خَلِیفۃً مِن غَیرِکُم وَاَرفَعُکُم اِلَی السَّمَاءِ یعنی خلیفہ زمین کا مین اسکو کرونگا جو تم مین سے نہین ہی اور تمھین آسمان پر بلالونگا یے فرشتے جو

ایک مدت سے یہان رہے تھے یہان کی جدائی کے سبب اس بات
کو مکروہ جان کر خدا کو یون جواب دیا اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا
وَیَسْفِکُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ یعنی کیا پیدا کیجیے گا
آپ اس شخص کو جو روے زمین پر فسادا اور خونریزی
کرے جیسا کہ جن کرتے تھے حالانکہ ہم تسبیح کرتے اور تجھے
پاک جانتے ہین اللہ تعالی نے فرمایا اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے جس
فائدے کو ہم جانتے ہین تُمہین اُسکے کچھ خبر نہین اور قسم ہی مجھکو
اپنی کہ آدم اور اُسکی اولاد کے بعد کسی ملک و جن اور حیوان
کو زمین پر نہین رکھنے کا غرض کہ جس گھڑی آدم کو اللہ تعالی
نے پیدا کر کے روح کو اُنکے جسم مین پھونکا اور اُن سے حوا کو
پیدا کیا اُسوقت تمام فرشتون سے فرمایا کہ تم سب ملکر آدم کو
سجدہ کرو اُنھون نے بموجب حکم الہی کے سجدہ کیا اور آدم کے
تابع ہوئے مگر عزازیل نے سجدہ نہ کیا جہالت و حسد کے باعث
خدا کے حکم سے منکر ہوا یہہ سمجھا کہ آگے مین رئیس و مالک تھا
اب اُنکا تابع بنونگا اس لئیے حسد و بغض سے آدم کا دشمن
ہو گیا پھر اللہ تعالی نے فرشتون سے فرمایا کہ آدم کو جنت مین
داخل کرو غرض جسوقت آدم بہشت مین پہنچے جناب الہی

فرمایا یون ارشاد ہوا یا آدم اسکن انت وزوجک الجنة وکلا منها

رغدا حیث شئتما ولا تقربا هذه الشجرة فتکونا من الظالمین

حاصل اس آیت کا یہہ ہی کہ ای آدم تم اپنے قبیلے سمیت اس

بہشت مین رہو اور جو تمھارا جی چاہے خوشی سے کھاؤ مگر اس

درخت کے پاس نجائیو اگر اسکے نزدیک جاؤگے تو گنہگار ہوگے

یہہ جنت جو اللہ تعالی نے حضرت آدم کو رہنیکے لئے عطا کی

ایک باغ ہی پورب طرف یاقوت کے پہاڑ پر وہان کسی

آدمی کا مقدور نہین کہ جاکر اس پر چڑھ سکے زمین وہان کی

اچھی ہوا معتدل ہمیشہ ایام بہار کے رہتے ہین نہرین بہت

سی جاری درخت ہرے ہرے میواجات بکثرت پھلے اور اقسام

اقسام کے پھول پھل لگے حیوانات وہان کے کیا کوستاتے نہین

طایر خوش الحان خوبصورت رنگ برنگ ڈالیون پر بیٹھے چہچہے

کیا کرتے ہین آدم و حوا وہان پر بخوشی رہنے لگے ان دونو کے

سر پر بال بہت بڑے بڑے پاؤن تک لٹکتے تھے تمام بدن انکا

بالون سے چھپا رہتا اسسے نہایت زیب و جمال انکا تھا نہرون

کے کنارے چمن مین بخوبی سیر کرتے پھرتے انواع اقسام

کے میوے کھاتے اور نہرون سے پانی پیتے بے محنت و مشقت

یہہ سب کچھ میسر تھا ہل جوتنا کھیتی کرنا پیسنا پکانا کاتنا کپڑا اُبنا
دھونا یہہ ایک بھی محنت اُنھین نہ تھی جیسا کہ اس زمانے مین
اولاد اُنکی ان بلاؤن مین گرفتار ہی جسطرح اور حیوانات
وہان رہتے تھے اُسی طرح یے دونون بحفظ و آرام تمام اوقات
بسر کرتے کچھ غم نہ تھا اور جتنے درخت و حیوان وہان تھے سب
کے نام اللہ تعالی نے آدم کو بتلا دیئے اور فرشتون سے نام
اُن کا پوچھا یے تو جانتے نہ تھے حیران ہوکر چپکے ہو رہے آدم سے
جسوقت پوچھا اُنھون نے پوچھتے ہی سب کے نام بتلا دیئے
اور فائدہ و نقصان اُنکا سب بیان کیا فرشتون نے جو یہہ حال
دیکھا سب کے سب تابع ہوئے اور آدم کو آپ سے بہتر
جانا عزازیل نے جب کہ یہہ مرتبہ آدم کا دیکھا اور بھی بغض
وحسد نے اُسکے ترقی کی اِس فکر مین ہوا کہ کسی طرح مکر و فریب
سے اِنکو ذلیل کیا چاہیئے چنانچہ ایک دن ناصح بن کر انکے پاس گیا
اور کہا اللہ تعالی نے جو تمکو بزرگی فصاحت و بیان کی عطا کی ہے
آج تک یہہ نعمت کسی کو نہین دی اگر اس درخت سے تم کچھ کھاؤ
تو اُس سے زیادہ علم و فضل تمھین حاصل ہو اور ہمیشہ بخوبی و آرام
تمام یہان رہو کبھی موت نہ آوے سدا چین کیا کرو جس گھڑی

اس ملعون نے قسم کھا کر کہا اِنِّی لَکُمَا لَمِنَ النَّاصِحِیْنَ یعنے مین تمھین نصیحت کرتا ہون بے اسکے فریب مین آ گئے حرص سے پیش دستی کرکے اس درخت سے کہ جسّے اللہ تعالی نے کھانا منع کیا تہا کچھ کھایا لباس بہشتی جو پہنے ہوئے تھے فی الفور سب بدن سے اتر پڑا درختون کے پتے لیکر بدن چھپانے لگے لمبے لمبے بال جو سر پر تھے وے بھی گر گئے ننگے ہو گئے آفتاب کی گرمی سے رنگ متغیر اوٗر سیاہ ہو گیا غرض رسوا ہوئے حیوانون نے جو یہہ حال انکا دیکھا صورتین انکی اُنھین مکروہ معلوم ہوئین نفرت سے بھاگے بے وہان نہایت ذلیل ہوئے فرشتون کو حکم ہوا کہ اب انکو بہشت سے نکال کر پہاڑ سے نیچے ڈال دو فرشتون نے ایسی جگہہ ڈالا کہ وہان پھل پتے کچھہ نہ تھے بہرکیف زمین پر آکر ایک مدت تک اس غم و الم مین رو یا کئے اوٗر اپنی حرکت سے بہت شرمندہ ہوئے جب کہ اس غم و الم مین ایک زمانہ گذرا اللہ تعالی نے رحم کرکے ان کی توبہ کو قبول کیا اوٗر گناہ بخشا ایک فرشتے کو زمین پر بھیجا اُسنے یہان آکر زمین کھودنا ہل جوتنا بونا کاتنا پیسنا خمیر کرنا روتی پکانا کپڑا بنا سینا لباس بنانا یہہ سب انکو سکھایا جب کہ اوٗلاد بہت سی ہوئی جن بھی آکر ملے درخت لگانا مکان بنانا اوٗر

بہت سی صحبتین انکو سکھائین آپس مین انکے انکے دوستیان ہوئین بہت مدت تک اسیطرح زندگی بسر کرتے تھے پھر جب کبھی ابلیس لعین کے مکر و فریب کا مذکور آجاتا ہر ایک آدمی کو جنون کی طرف سے بغض و حسد کا خیال گذرتا جس گھڑی قابیل نے ہابیل کو قتل کیا ہابیل کی اولاد کو یہی خیال گذرا کہ جنون نے اسکو سکھلایا ہے اور بھی انکو جنون کے ساتھ دشمنی و عداوت ہوئی اور انکے دفع کرنیکے واسطے مکر و حیلے کرنے لگے سحر افسون دعا تعویذ شیشے مین بند کرنا اور بہت سے عمل کہ جسّے جنون کو تکلیف پہنچے عداوت سے کرتے تھے اور ہمیشہ اسی فکر مین رہتے جب کہ اللہ تعالی نے حضرت ادریس پیغمبر کو بھیجا اُنھون نے آکر آدمیون اور جنون مین صلح کروادی اور سب کو دین و اسلام کی راہ دکھائی جن بھی آدمیون کے ملک مین آئے اور اِنسے مل کر آپس مین رہنے لگے اسیطرح طوفان ثانی تلک اور بعد اِسکے بھی حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے زمانے تک بخوبی گذری جب کہ حضرت ابراہیم کو نمرود نے آگ مین ڈالا پھر آدمیون کو یہی گمان ہوا کہ جنون نے نمرود کو گوپھن بنانا سکھایا اور یوسف کے بھائیون نے جب یوسف کو کوئے مین ڈالا اسکو بھی اُنھون نے جنون کے

قریب سے جانا یہہ زیادہ سبب دشمنی کا ہوا حضرت موسی پیغمبر
جب دنیا مین آئے اُنھون نے بھی ابس مین انسے صلح کروادی
اور بہت سے جن حضرت موسی کے دین مین آئے جب کہ
حضرت سلیمان ابن داؤد کو اللہ تعالی نے تمام ہفت اقلیم کا بادشاہ
کیا اور روے زمین کے سب بادشاہون پر غلبہ دیا سارے جن
و انس اُنکے تابع ہوئے تب جنون نے از راہ فخر کے آدمیون
سے کہا کہ سلیمان کو یہہ سلطنت ہماری مدد سے ہاتھہ لگی ہی اگر جن
مدد نکرتے جسطرح اور بادشاہ ہین ویسے ایک یے بھی ہوتے
اور ہمیشہ اپنی غیب دانی ظاہر کرکے آدمیونکو وہم مین ڈالتے تھے
جس گھری حضرت سلیمان نے وفات پائی اور جنونکو خبر نہوئی سب
حیران تھے کہ حضرت سلیمان کہان ہین تب آدمیونکو یقین ہوا کہ اگر یے
غیب دان ہوتے تو اتنا حیران نہوتے اور بلقیس کی خبر جس وقت
ہدہد کی زبانی حضرت سلیمان کو پہنچی سب سے فرمایا کہ کون
ایسا ہی کہ بلقیس کا تخت قبل اُسکے آنیکے اُٹھا لاوے ایک
جن کہ نام اُسکا اصطوس بن ایوان تھا فخر سے کہنے لگا کہ مین ایسا
جلد اُٹھا لاؤن کہ آپ اپنے مکان سے نہ اُٹھنے پاوین حضرت
سلیمان نے کہا کہ مین چاہتا ہون اُسّے بھی زیادہ جلدی ہو

آصف برخیا نے کہ اسم اعظم جانتا تھا کہا کہ مین ایک پل مین لا دونگا
اور لے ہی آیا جس وقت حضرت سلیمان نے تخت دیکھا بیہوش ہو
گئے اور خدا کو سجدہ کیا جنون پر ظاہر ہوا کہ انسان ہمسے بزرگی زیادہ
رکھتے ہین شرمندہ اور سرنگون ہوکر وہان سے پھرے اور سب
آدمی انکے پیچھے تالیان بجاتے ہوئے چلے جن نہایت ذلیل ہو کر بھاگے
اور بغی ہو گئے حضرت سلیمان نے انکے پکڑنے کے لئے پیچھے فوج
بھیجی اور بہت سے عمل انکے قید کرنیکے بتلا دئے اور یہہ کہا کہ جن
اسطرح شیشے مین بند ہوتے ہین اور کتاب انھین عملیات
مین تصنیف کی چنانچہ وہ کتاب بعد اُنکی وفات کے ظاہر ہوئی
جس گھڑی حضرت عیسی دنیا مین آئے اور تمام جن وانس
کو دعوت اسلام کی کی اور ہر ایک کو طریق ہدایت بتلا کر
فرمایا کہ آسمان پر اسطرح جاکر فرشتون سے قرب حاصل کرتے
ہین بعضے جن حضرت عیسی کے دین مین آکر عابد و پرہیزگار
ہوئے اور آسمان تک جانے لگے ہمیشہ آسمان کی خبر سنکر یہان
کاہنون سے آکر کہتے تھے جب کہ اللہ تعالی نے پیغمبر آخر الزما کو پیدا
کیا اور یے آسمان پر جانے سے موقوف ہوئے اُسوقت کہنے لگے
اَشَرٌّ اُرِیدَ بِمَن فِی الاَرضِ اَم اَرَادَ بِھِم رَبُّھُم رَشَدًا انہین معلوم

دنیا کے رہنے والون کے واسطے یہہ براہوا یا خدا انکو ہدایت کیا
چاہتا ہی اور بعضے جن دین و اسلام قبول کر کے مسلمان ہوئے
چنانچہ اُنکے اور مسلمانون کے آج تک صلح چلی جاتی ہی جب کہ
حکیم یہہ سب کہہ چکا پھر یہہ کہا کہ ای جنوا ب انکو نہ چھیڑو اور
آپس مین فساد نکرو عداوت قدیمی کو عبث ظاہر کرتے ہو
مآل اسکا اچھا نہین ہی یہہ عداوت پتھر کی آگ ہی جب وقت
ظاہر ہوئی تو ایک عالم کو جلا دیوے گی خدا پناہ مین رکھے جس گھڑی
یے دشمنی کر کے ہم پر غالب آئے تو کیسی خرابی و رسوائی ہی
جب کہ سب نے یہہ عجیب قصہ سنا ہر ایک نے سر جھکایا
اور متفکر ہوا بادشاہ نے اس حکیم سے پوچھا کہ تیرے نزدیک
کیا صلاح ہی یے سب جو ہمارے یہان نالشی آئے ہین اور ہمسے
پناہ لی ہی انکے جھگڑے کو کس طرح فیصل کیجئے اور راضی کر کے
اپنے ملک سے رخصت کیجئے حکیم نے کہا مصلحت نیک بعد تامل
کے معلوم ہوتی ہی جلدی مین کچھ نہین ہو سکتا میرے نزدیک
اب یہہ صلاح ہی کہ بادشاہ صبح کو بار عام مین بیٹھے اور ان سبکو
بلوا کر ہر ایک کی دلیل و حجت سنے بعد اُسکے جو صلاح و مناسب
وقت جانے حکم کرے صاحب العزیمت نے کہا کہ انسان نہایت

فصیح و بلیغ ہین اور بے حیوان اس مین عاجز کچھ بول نہین سکتے اگر اُنکی چرب زبانی سے ہار گئے اور کچھ جواب نہ دے سکے تو انکو اُنھین کے حوالے کیجیئے گا کہ ہمیشہ تکلیف اور عذاب مین رکھین حکیم نے کہا بے اُنکی قید مین صبر و سکونت کرین زمانہ ہمیشہ برابر نہین گذرتا آخر خدا مخلصی کر دیوےگا جسطرح بنی اسرائیل کو فرعون کے عذاب سے نجات بخشی اور آل داؤد کو بخت نصر کے ظلم سے مخلصی دی آل حمیر کو آل تبع کے عذاب سے رہائی بخشی آل ساسان اور آل عدنان کو آل یونان اور آل اردشیر کے ظلم سے نجات دی یہہ زمانہ کسی پر یکسا نہین گذرتا مانند دایرہ چرخ کے ہمیشہ اس عالم موجودات پر بموجب احکام الہی کے پھرتا ہی ہزار برس مین ایک مرتبہ یا بارہ ہزار برس مین یا چھتیس ہزار برس مین یا تین سی ساتھہ ہزار برس مین یا ایک دن مین جو پچاس ہزار برس کے برابر ہو ایک مرتبہ پھرتا ہی سچ ہی کہ نیرنگی اس زمانہ بوقلمون کی کسی کو ایک وتیرے پر نہین رکھتی *

* یہہ فصل انسان کے مشورے مین *

باوشاہ یہان اپنے وزیر اور اعیان و ارکان سے خلوت مین

مشورت کرتا تھا انسان بھی وہان اپنے مکان مین ستر آدمی جدے جدے شہرون کے رہنے والے مجتمع ہوکر آپس مین صلاحین کر رہے تھے جسکے خیال مین جو گذرتا کہتا ایک نے کہا کہ ہمارے اور خاموں کے درمیان جو کچھ کلمہ کلام آج ہوا تم سب نے سنا اور قضیہ ہنوز فیصل نہوا کچھ تمھین معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ نے ہمارے حق مین کیا ٹھہرایا ہی سب نے کہا ہمین کیا معلوم مگر اتنا جانتے ہین کہ بادشاہ اسی فکر مین گھبرا رہا ہی شاید کل باہر نہ نکلے دوسرے نے کہا کہ مین یہہ جانتا ہون کل وزیر سے خلوت مین ہمارے مقدمے کا مشورہ کریگا کسی نے کہا حکیمون اور عالمون کو جمع کرکے کل مصلحت کریگا کوئی بولا یہہ نہین معلوم کہ حکما ہمارے حق مین کیا صلاح دیوین پر یہہ جانتے ہین کہ بادشاہ ہمسے موافق ہی اور ہمارے ساتھہ اعتقاد نیک رکھتا ہی ایک نے کہا وزیر کا خوف ہی ایسا نہو کہ ہمسے پھر جاوے اور ہمارے حق مین ظلم کرے دوسرے نے کہا یہہ امر سہل ہی وزیر کو کچھ تحفہ تحایف دیکر اپنی طرف کر لیوینگے مگر ایک خطرہ ہی سب نے پوچھا وہ کیا ہی کہا کہ قاضی مفتی کے حکم کا بڑا ڈر ہی سب نے کہا یہہ امر بھی سہل ہی

اُنھین بھی کچھ رشوت دیکر راضی کرینگے اُسکے بعد وے بھی ہماری
مرضی کے موافق کچھ حیلۂ شرعی کر کے حکم کرینگے لیکن صاحب
العزیمت مرد عاقل اوٗر دین دار ہی کسیکی طرفداری
نکریگا احیاناً بادشاہ نے اُسسے مشورہ کیا خوف ہی کہ مبادا
ہمارے غلامون کی سعی بادشاہ سے کر کے ہمارے ہاتھون سے
نکال دیوے ایک نے کہا تو سچ کہتا ہی لیکن بادشاہ نے
اگر حکیمون سے مشورہ کیا تو انکی رائین آپس مین مختلف
ہین ایک دوسرے کے مخالف کہیگا کوئی بات منقح نہین
ہونیکی ایک نے کہا اگر بادشاہ قاضیون اوٗر مفتیون سے
مشورہ کرے تو یے ہمارے حق مین کیا کہین گے دوسرے نے کہا
عالمون کا فتوا ان تین صورتون سے خالی نہین یا حکم کرینگے کہ
حیوانون کو آزاد کرین یا کہینگے اُنھین بیچ کر قیمت لیوین یا کہین گے
کہ اُنکو زیادہ تکلیف نہ دیوین تخفیف اوٗر احسان کرین
شرع مین یہی تین صورتین ہین ایک نے کہا اگر بادشاہ وزیر سے
مشورہ کرے معلوم نہین کہ وزیر کیا صلاح دیوے دوسرے نے
کہا مین جانتا ہون یہہ کہیگا کہ ان حیوانون نے ہمارے ملک مین
آکر پناہ لی ہی اوٗر مظلوم ہین اُنکی مدد بادشاہ پر لازم ہی

اسواسطے کہ سلاطین خلیفہ خدا کہلاتے ہیں اللہ تعالی نے
اُنکو اس لیئے روے زمین پر مسلط کیا ہی کہ رعایا پر عدل
وانصاف اور ضعیفون کی مدد اور اعانت کرین ظالمون کو اپنے
ملک سے نکال کر خلق مین احکام شریعت کے جاری کرین
کیونکہ قیامت کے دن پرسش اُنھین سے ہووے گی
ایک نے کہا اگر بادشاہ قاضی سے ہمارے انفصال کے لیئے کہے
تو قاضی تین حکمون مین ایک حکم کریگا اُسوقت کیا کیا چاہیئے
سب نے کہا کہ قاضی نایب نبی اور بادشاہ نگہبان دین ہی
انکے حکم سے کسی طرح پھر نہین سکتے ایک نے کہا اگر قاضی حکم کرے
کہ حیوانون کو آزاد کرو اور چھوڑ دو تو کیا کروگے دوسرے نے کہا
کہ یہہ جواب دینگے کہ ہم انکے مالک موروثی ہین اور یے
ہمارے جد و آبا کے وقت سے غلامی مین چلے آتے ہین ہمین اختیار
ہی چاہین انھین چھوڑین اور آزاد کرین اور چاہین نہ چھوڑین
پھر ایک نے کہا اگر قاضی کہے کہ شرعی کاغذ یا گواہ ہونے ثابت کرد
کہ یے ہمارے غلام موروثی ہین ایک نے اسکا جواب دیا کہ ہم
اپنے دوستون کو جو عادل ہین لاکر گواہ گذرانینگے اُسنے کہا اگر
قاضی کہے کہ آدمیون کی گواہی معتبر نہین ہی اسواسطے کہ یے سب

حیوانون کے دشمن ہین اور دشمنون کی گواہی شرع مین سُنی
نہین جاتی یا کہے کہ بیع نامہ اور سر خط کہان ہی اگر سچے ہو تو اُسے
لاکر حاضر کرو اُسوقت کیا تدبیر کی جاوے یہہ بات سنتے ہی سب
چپکے ہو رہے کسی نے کچھ جواب نہ دیا مگر ایک اعرابی نے کہا ہم
اسکا جواب یہہ دیوینگے کہ کاغذ شرعی ہمارے پاس تھے سب
طوفان مین ڈوب گئے اور قاضی اگر کہے کہ تم اس بات پر قسم کھاو
کہ یے ہمارے غلام ہین اُسوقت ہم کہینگے کہ قسم منکر سے چاہیے
اور ہم مدعی ہین ایک نے کہا اگر قاضی حیوانون سے قسم لیوے
اور وے قسم کھاکر کہین کہ ہم انکے غلام نہین ہین اُسوقت کیا تدبیر
کی جاویگی دوسرے نے جواب دیا کہ ہم یہہ کہینگے کہ حیوانون نے
جھوٹی قسم کھائی ہمارے پاس بہت سے دلایل ہین کہ اس دعوے
پر دلالت کرتی ہین ایک نے کہا اگر قاضی حکم کرے کہ انھین بیچین
اور قیمت لیوین اُسوقت کیا کرو آبادی کے جو رہنے والے تھے اُنھونے
کہا کہ ہم بیچ کر قیمت لے لیوینگے اور جو جنگل و ویرانی کے باشندے
تھے عرب اور ترک وغیرہ اُنھون نے کہا یہہ نہین ہوگا اگر ہم
اُسپر عمل کرین تو ہلاک ہو جاوینگے اسکا ذکر مکرو جو کہ انکے بیچنے پر
راضی ہوے تھے اُنھون نے کہا! سمہین خلل کیا ہی انھون نے اسکا

جواب دیا اگر حیوانون کو ہم بیچین تو نہایت تکلیف اُٹھاوین دودھ پینا گوشت کھانا کھال بال سے لباس بنانا اسکے سوا اور مصارف مین لانا یہ فائدے سب جاتے رہینگے اس زندگی سے موت بھلی ہی یہی تکلیف آبادی کے رہنے والون پر بھی ہووےگی وے بھی ان حیوانون سے بہت سی احتیاج رکھتے ہین ہرگز انکے بیچنے اور آزاد کرنے کا ارادہ نہ کیجیو بلکہ اُسکا خیال بھی جی مین نہ لائیو اگر تخفیف اور احسان کرنے پر راضی ہو تو مضایقہ نہین اسواسطے کہ یے حیوان بھی جاندار ہین ہمارا تمھارا سا گوشت پوست رکھتے ہین انکو بھی زیادہ تکلیف سے ایذا پہنچتی ہی تمنے کوئی نیکی ایسی نہین کی تھی کہ جسکے سبب یہہ جزا ملی کہ خدا نے ان حیوانون کو تمھارے تابع کیا اور نہ انھون نے کوئی گناہ ایسا کیا تھا کہ اُسکے سبب خدا نے یہہ سزا دی کہ اس عذاب مین گرفتار ہوے وہ مالک ہی جو چاہتا ہی سو کرتا ہی اسکے حکم کا کوئی پھیرنے والا نہین ہی *

* فصل حیوانون کے مشورے مین *

بادشاہ جسوقت مجلس سے اٹھا اور سب رخصت ہوکر اپنے اپنے مکانون مین گئے بہایم بھی جمع ہوکر آپس مین صلاح و مشورے

کرنے لگے ایک نے کہا کہ آج جو مناظرہ ہمارے اور دشمنوں کے بیچ ہوا
سب سنا تمنے اور قضیہ ہنوز فیصل نہوا اب تمہارے نزدیک
کیا صلاح ہی ایک نے کہا کہ صبح کو ہم جاکر بادشاہ کے آگے روئینگے
اور انکے ظلم کا شکوہ کرینگے شاید بادشاہ رحم کر کے قید سے چھوڑ دیوے
آج تو ہم پر کچھ مہربان ہوا ہی مگر بادشاہ کو لازم نہیں ہی کہ بغیر
سنے دلیل وحجت کے حکم کرے اور دلیل وحجت فصاحت
بیان اور طلاقت زبان سے ثابت ہوتی ہی چنانچہ پیغمبر نے فرمایا
ہی اِنَّکُم تختصمون اِلَيَّ ولعل بعضکم الحن بحجته من بعض فاحکم له
فمن قضیت له بشيءٍ من حق اخیه فلا یاخذن منه شیأ فانی انما اقطع
لهٗ قطعةً مِنَ النَّارِ یعنی تم جو خصومت کرتے ہوئے میرے پاس آتے
ہو اور ایک دوسرے سے دلیل وحجت مین ہوشیار زیادہ
ہی اسیکے واسطے مین حکم کرتا ہون پس اگر نادانستہ ایک
کا حق دوسرے کی طرف جاوے چاہئے کہ وہ نالیوے اگر لیوےگا
تو اسکے واسطے مین نار جہنم مقرر کرونگا * انسان بھی فصاحت
بیان اور جودت زبان ہمسے زیادہ رکھتے ہین ہمکو خوف ہی اسکا
کہ انکی چرب زبانی سے دلیل وحجت مین ہم ہارجادین اور وے
غالب رہین تمہارے نزدیک اسکی کیا تدبیر ہی اسمین خوب سا

تامل کیا چاہیے سب مل کر جو تامل و فکر کرینگے تو ایک نہ ایک بات
اچھی نکل ہی آویگی ایک نے کہا میرے نزدیک یہہ صلاح ہی
کہ قاصدون کو سب حیوانون کے پاس بھیج کر اپنا احوال ظاہر کرین
اور انھین کہلا بھیجین کہ اپنے وکیلون اور خطیبون کو ہمارے
یہان روانہ کرین کہ وے سب یہان آکر ہمارے مددگار ہووین
کیونکہ ہر ایک جنس مین ایک بزرگی اور عقل و فصاحت ہی
کہ دوسرے مین نہین ہی جبکہ بہت سے یار و مددگار جمع ہووینگے
ایک صورت مخلصی اور فلاح کی ہو جاویگی اور مدد اُسی اللہ سے
ہی وہ جسکی مدد چاہتا ہی کرتا ہی سب حیوانون نے کہا بس
یہی صلاح ہی چنانچہ چھہ قاصد جو نہایت معتبر تھے ہر ایک طرف
بھیجنے کے واسطے تجویز ہوئے اُن مین سے ایک درندون کے لیئے
دوسرا پرندونکے واسطے تیسرا شکاری جانورون کے واسطے
چوتھا حشرات الارض یعنی کیچوے بیر بھوتی وغیرہ کے واسطے
پانچوان ہوام یعنی کیڑے مکوڑے سانپ بچھو کے واسطے
چھٹا دریائی جانورون کے واسطے مقرر کرکے ہر ایکطرف روانہ کیا

* فصل پہلے قاصد کے احوال مین *

پہلے قاصد نے جس گھڑی درندونکے بادشاہ ابو الحارث یعنی شیر

کے پاس جاکر کہا کہ آدمیون اور حیوانون مین جنون کے بادشاہ کے سامھنے مناظرہ ہورہا ہی حیوانون نے قاصدون کو سب حیوانات کی طرف روانہ کیا ہی کہ آکر اُنکی مدد کرین مجھکو بھی آپ کی خدمت مین بھیجا ہی ایک سردار اپنی فوج سے میرے ساتھہ کردیجئے کہ وہان جاکر اپنے ابنای جنس کا شریک ہووے جس وقت اُسکی نوبت آوے اِنسانون سے مناظرہ کرے بادشاہ نے قاصد سے پوچھا کہ انسان حیوانون سے کیا دعوی کرتے ہین اُسنے کہا کہ وے کہتے ہین کہ سب حیوان ہمارے غلام اور ہم اُنکے مالک ہین شیر نے پوچھا کہ انسان کس چیز سے فخر کرتے ہین اگر زور قوت شجاعت دلیری حملہ کرنا کودنا پھاندنا چنگال مارنا لڑنا بھڑنا اِن مین سے کسی پر فخر کرتے ہون مین ابھی اپنی فوج کو روانہ کرون کہ وہان جاکر ایک حملہ مین اُنھین متفرق اور پراگندہ کردیوے قاصد نے کہا بعضے اُن خصلتون سے بھی فخر کرتے ہین ساتھہ اُسکے بہت سے عمل اور صنعتین او حیلہ و مکر ڈھال تلوار برچھی نیزہ پیش قبض چھری تیر کمان اور بہت سے ہتھیار بنا جانتے ہین درندون کے چنگل اور دانتون کے واسطے بدن کو زرہ بکتر جلتہ نمد خود سے

چھپاتے ہین کہ اُنکے دانت اور چنگل ہرگز بدن مین اثر نکرین
درندون وحشیون کے پکڑنیکے لیئے بہت سے مکر وحیلے کرتے
ہین جال اور پھندے بناتے ہین خندقین اور کوئے اور غار کھودکر
مُنہہ اُنکے مٹی اور گھاس سے الگ بند کرتے ہین جسوقت
حیوان نادانستہ اُنمین جاکر گرتے ہین پھر وہان سے نکلنا محال ہوتا
ہی لیکن جنون کے بادشاہ کے سامھنے ان خصلتون کا کچھ ذکر نہین
ہی وہان فصاحت بیان اور جودت زبان غلبۂ عقل وتمیز ان
سب چیزون کے واسطے دلیلین اور حجتین بیان ہوتی ہین
جسوقت بادشاہ نے قاصد کی زبانی سنا ایک گھڑی متفکر
ہوکر حکم کیا کہ ہان سب درند ہماری فوج کے آوین بموجب
حکم کے قسم قسم کے درندے شیر بھیڑئے طرح طرح کے
بندر نیولے غرض کہ انواع واقسام کے جانور گوشت کھانے
والے اور چنگل مارنے ہارے خدمت مین حاضر ہوئے بادشاہ
نے جو کچھ قاصد کی زبانی سنا تھا اُنسے بیان کیا اور فرمایا کہ تم
مین کون ایسا ہی کہ وہان جاکر حیوانونکا شریک ہووے جسوقت
وہان جاوے اور دلیل وحجت سے غالب آوے اُسوقت جو
کچھ مجھسے طلب کریگا مین اُسے دونگا اور بزرگی بخشونگا سب

وزیر یہہ سنکر ایک گھڑی اس فکر مین متامل ہوئے کہ اِس کام کے لایق کوئی ہی یا نہین چیتا جو وزیر تھا اُسنے شیر سے عرض کیا کہ تو ہمارا بادشاہ و سردار ہی اور ہم تیرے تابع و رعیت ہین بادشاہ کو چاہیے کہ ہر ایک امر مین بصلاح و تدبیر اور دانشمندون سے مشورہ کر کے حکم کرے اور رعیت کو چاہیے کہ بادشاہ کا حکم گوش دل سے سنے اور ہر ایک بات مین اُسکی اطاعت کرے اسواسطے کہ بادشاہ بمنزلہ سر کے اور رعیت بجای اعضا کے ہی جب کہ بادشاہ و رعیت اپنے اپنے طور طریق پر رہین سب امور درست اور ملک مین بندوبست رہتا ہی بادشاہ نے چیتے سے پوچھا وے کون سی خصلتین ہین کہ بادشاہ و رعیت پر واجب ہین اُنھین بیان کر چیتے نے کہا بادشاہ کو چاہیے کہ عادل و شجاع و دانشمند ہو ہر ایک امر مین تامل کرے رعیت پر اسطرح مہربانی و شفقت کرے جسطرح اولاد پر ماباپ شفقت و مہربانی کرتے ہین جس مین صلاح و فلاح رعایا کی ہو اُسی مین مصروف رہے اور رعیت کو لازم ہی کہ بہر صورت بادشاہ کی اطاعت و خدمتگاری و جانفشانی مین حاضر رہے اور جو ہنر اور صنعت کہ آپ

جاتی ہو بادشاہ کو بتادیوے اور عیب و ہنر پر اُسے اطلاع کرے خدمت گذاری کا حق جیسا چاہیئے بجالاوے اور اپنی احتیاج کو بادشاہ سے ظاہر کر کے اُسسے مدد اور اعانت چاہے شیر نے کہا تو سچ کہتا ہی اب اس مقدمے مین کیا صلاح دیتا ہی چیتے نے کہا ہمیشہ ستارہ اقبال کا روشن و منور اور بادشاہ سدا منصور و مظفر رہے اگر وہان قوت و غلبہ اور شجاعت و حمد کا کام ہو اُسکے واسطے مین ہون مجھے آپ رخصت کیجئے کہ وہان جا کر بخوبی اسکا سرانجام کرون بادشاہ نے کہا ان کامون مین وہان ایک بھی نہین ہی یوز نے کہا اگر وہان کودنے پھاندنے رکھنے پکڑنے کا کام ہو اُسکا کفیل مین ہون بھیڑئے نے کہا اگر وہان حملہ کرنے لوٹنے غارت کرنے کا کام ہو اُسکا سرانجام مین کرون لومڑی نے کہا اگر وہان حیلہ و مکر کا کام ہو اُسکے واسطے مین ہون نیولے نے کہا اگر وہان ڈھونڈھنے اور چوری کرنے اور چھپ رہنے کا کام ہو اسکا کفیل مین ہون بندر نے کہا اگر وہان ناچنے کودنے نقلان کرنے کا کام ہو اسکے واسطے مین ہون بلی نے کہا اگر وہان خوشامد و محبت و گدائی کا کام ہو اسکا سرانجام مین کرون کتے نے کہا اگر وہان نگہبانی اور بھونکنے اور دم ہلانے کا کام ہو اسکے واسطے

ہین ہون جو ہے نے کہا اگر وہان جا نے بھونکنے اور نقصان کرنے
کا کام ہو اسکے واسطے ہین ہون بادشاہ نے کہا ان کامون مین وہان
کوئی بھی نہاین ہی بعد اسکے چیتے کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ یے
سب خصلتین جو ان حیوانون نے بیان کین آدمیونکے بادشاہون
اور امیرون کی فوج کے واسطے چاہیے ان امرونکے لائق وہی ہین
اسواسطے کہ اگرچہ ظاہر مین صورت وشکل اُنکی مانند فرشتون کے
ہی مگر سیرتین اُنکی مثل سباع و بہایم کے ہین لیکن جو کہ علما و فقہا
اور صاحب تمیز ہین اخلاق و اوصاف انکے مانند فرشتونکے ہین
وہان بھیجنے کے واسطے کون ایسا ہی کہ جا کر حیوانون کی طرف سے
مناظرہ کرے چیتے نے کہا سچ ہی لیکن اب آدمیون کے علما و فقہا
نے یہہ طریق جسے اخلاق ملکی کہتے ہین چھوڑ کر خصلتین شیطانی
اختیار کی ہین شب و روز مکا برے و مجادلے مین اور ایک
دوسرے کی غیبت و بدی مین رہتا ہی اسیطرح حاکمون اور
بادشاہون نے بھی طریق عدالت و انصاف سے منحرف ہو
ظلم و بدعت کی راہ اختیار کی ہی بادشاہ نے کہا تو سچ کہتا ہی
مگر چاہیے کہ بادشاہ کا قاصد فاضل و بزرگ ہو حق سے نہ پھرے بس
کون ایسا ہی کہ وہان بھیجا چاہئے کہ قاصد کی سب خصلتین اُس مین

ہو وین اس جماعت مین کوئی ایسا نہین کہ وہان جانیکے لائق ہو *

* فصل قاصد کے بیان مین *

چیتے نے شیر سے پوچھا کہ وے کون سی خصلتین ہین کہ قاصد مین چاہین انھین بیان کیجئے بادشاہ نے کہا قاصد چاہیے کہ مرد عاقل و خوش بیان ہو جس بات کو سنے فراموش نکرے بخوبی یاد رکھے راز دل کسی سے نکہے امانت و اقرار کا حق جیسا چاہیے بجا لاوے زیادہ گو نہو کسی بات مین اپنی طرف سے فضولی نکرے جتنا اُسے کہہ دیا ہی اُتنا ہی کہے جس بات مین بھیجنے والے کی بہتری ہو اسمین کوشش و جان فشانی کرے اگر طرف ثانی کچھ طمع دیوے ایسا نہو کہ اُسکی طرف داری کے واسطے مسالک امانت و ہدایت سے متزلزل ہو کر چاہ خیانت و ضالت مین سر کے بھل گرے دوسرے شہر مین کسی نوع سے اگر فراغت حاصل ہو اسکے واسطے رہ نجاوے جلد پھرے اور اپنے مالک کو جو کچھ سنا اور دیکھا ہو اُسے آکر اطلاع کرے جیسا کہ حق نصیحت و امانت کا مالک سے چاہیے بجا لاوے کسی خوف کے سبب احکام قاصدی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرے کیونکہ قاصد پر سب پیغام پہنچانا واجب ہی بعد اسکے چیتے سے کہا

کہ تیرے نزدیک اس گروہ مین کون ایسا ہی کہ اس امر کی لیاقت
رکھتا ہو چیتے نے کہا اس کام کے واسطے سواے کلیلہ و دمنا کے
بھائی کے کوئی بہتر نہین ہی شیر نے گیدڑ سے کہا چیتے نے
جو تیرے واسطے تجویز کیا ہی تو اسمین کیا کہتا ہی گیدڑ نے
کہا چیتا سچ کہتا ہی خدا اُسکو جزاے نیک دیوے اور مراد کو
پہنچاوے بادشاہ نے کہا کہ تو اگر وہان جاکر اپنے ابناے جنس کی
طرف سے مناظرہ کرے جسوقت وہانسے مراجعت کریگا سرفراز ہوگا
اور انعام پاویگا گیدڑ نے کہا مین بادشاہ کے تابع ہون لیکن وہان
ابناے جنس میرے بہت دشمن ہین اسکی کیا تدبیر کرون
بادشاہ نے پوچھا وے کون ہین دمنہ نے کہا کتے میرے ساتھ
نہایت دشمنی رکھتے ہین بادشاہ کو کیا معلوم نہین ہی کہ وے
آدمیون سے نہایت مانوس و مالوف ہو رہے ہین درندون کے
پکڑنے کے لئے اُنکی مدد کرتے ہین بادشاہ نے کہا اسکا کیا سبب
ہی وے انسانون سے اتنا مربوط ہو کر درندون پر حملہ کرتے
ہین اپنے ہمجنسون کو چھوڑ کر غیر جنس کے شریک ہووے
اسبات مین ریچھ کے سوا کوئی واقف نہ تھا اُسنے کہا اسکا سبب
مین جانتا ہون بادشاہ نے کہا بیان کر ریچھ نے کہا کتون نے طبایع

کی موافقت اور اخلاق کی مجانست کے سبب آدمیون سے
ارتباط بہم پہنچایا ہی اسکے سوا بہت سی لذتین کھانے پینے کی
وہان حاصل ہوتی ہین اور طبیعتون مین انکی حرص و بخل اور اخلاق
بدمثال آدمیون کے ہی یہہ زیادہ موجب موافقت کا ہی اور
درندا ان بدیون سے کنارہ کرتے ہین سبب اسکا یہہ ہی کہ کتے
گوشت کھاتے ہین کچا پکا حلال حرام تر و خشک نمکین بے نمک
اچھا برا جیسا پاتے ہین اسکے سوا پھل پھلاری ساگ پات روٹی
دال دودھ دہی کھٹا میٹھا گھی تیل شکر حلوا ستو اور جو اقسام
آدمیون کے کھانیکے ہین سب کھاتے ہین کچھ نہین چھوڑتے
درندا ان چیزون کو کھاتے نہین بلکہ پہچانتے بھی نہین ہین اور حرص
و بخل ان مین اس مرتبے مین ہی ممکن نہین کہ کسی جانور کو بستی
مین آنے دیوین اسواسطے کہ وہ آکر کچھ کھانہ لیوے اگر کبھی ناگہانی
کوئی لومڑی یا گیدر کسی گانون مین رات کو گیا کہ مرغی یا چوہا یا بلی یا
مردار یا کوئی ٹکرا روٹی کا چرالے کر آوے کتے کس شدت سے
بھونکتے ہین اور حملہ کر کے آخر وہان سے نکال دیتے ہین اس طمع
و حرص کے باعث کتنے ذلیل و خراب ہین اگر کسی مرد یا عورت
یا لڑکے کے ہاتھہ مین روٹی یا کچھ اور کھانیکی چیز دیکھتے ہین طمع سے

دُم اوٗر سر ہلاتے ہین اگر اُسسے حیاسے ایک آدھ ٹکرا انکی آگے ڈال
دیا کسطرح جلد دوٗر کر اُسکو اُٹھا لیتے ہین کہ دوسرا لینے نہ پاوے
یے سب بدیان انسانون مین بھی ہین اس موافقت کے باعث کتے
اپنے ابناے جنس کو چھوڑ اُنسے جا ملے ہین اوٗر درندونکی گرفتاری
کے واسطے انکی مدد اوٗر اعانت کرتے ہین بادشاہ نے کہا کتے کے
سوا اوٗر بھی کوئی درندا ایسا ہی کہ آدمیون سے موافقت
اوٗر دوستی رکھتا ہو ریچھ نے کہا بلی بھی انسے نہایت
مالوف ہی بادشاہ نے پوچھا اسکی موافقت کا کیا سبب ہی
ریچھ نے کہا اسکا بھی یہی ایک سبب ہی کہ طبیعت
اسکی اوٗر انسانون کی موافق ہی بلی کو بھی حرص و رغبت اقسام
اقسام کے کھانے کی مثل آدمیونکے ہی بادشاہ نے کہا اُنکے نزدیک
اسکا کیا حال ہی ریچھ نے کہا یہہ کتے سے کچھ بہتر رہتی ہی
اسواسطے کہ اُنکے گھرون مین جاکر فرش پر سوتی اوٗر کھانیکے وقت
دسترخوان پر جاتی ہی جو کچھ وے آپ کھاتے ہین اُسکو بھی
دیتے ہین اوٗر جو کبھی یہہ فرصت پاتی ہی تو کھانے پینے مین اُنکے
چوری بھی کرتی ہی مگر کتے اسکو نہین چھوڑتے کہ مکانون مین
جانے پاوے اسیواسطے کتے اوٗر بلی مین حسد و بغض رہتا ہی

کتے جسوقت اسکو دیکھتے ہین اپنی جگہہ سے جست کرکے اس
طرح حملہ کرتے ہین کہ اگر پاوین تو چھیچھڑا چھیچھڑا کرین اور
کھا جاوین اور بلی بھی جسوقت کتون کو دیکھتی ہی مُنہہ نوچتی
اور دم اور بال اپنے کھسوٹتی ہی نہایت غصے اور غضب سے
پھولتی اور بڑھجاتی ہی اسکا سبب یہی ہی کہ یہہ بھی اُنکی دشمن
ہی شیر نے پوچھا ان دو کے سوا کوئی اور بھی انسے مانوس
ہی ریچھہ نے کہا جو ہے بھی انکے گھرون اور دوکانون مین جاتے
ہین مگر انکو آدمیون سے اُنسیت نہین ہی بلکہ وحشت کرتے
اور بھاگتے ہین بادشاہ نے کہا انکے جانے کا کیا سبب ہی اُسنے
کہا یے بھی اقسام اقسام کے کھانے پینے کی رغبت سے جاتے ہین
بادشاہ نے پوچھا کوئی جانور اور بھی انکے یہان جاتا ہی ریچھہ نے
کہا نیولے بھی کبھی چوری چھپے کچھہ چرانے اور لے بھاگنے کے
واسطے جاتے ہین پھر بادشاہ نے پوچھا کہ انکے سوا کوئی اور بھی
انکے گھرون مین جاتا ہی ریچھہ نے کہا اور کوئی نہین جاتا مگر آدمی زبردستی
چیتون اور بندرون کو پکڑ لیجاتے ہین پر یے وہان جانے سے راضی
نہین ہین بادشاہ نے پوچھا کہ بلی اور کتے کس وقت سے انسانون
سے مانوس ہوئے ہین ریچھہ نے کہا جسوقت سے قوم بنی قابیل

بنی ہابیل پر غالب آئے بادشاہ نے کہا یہہ احوال کیونکر ہی اسے بیان کر
ریچھہ نے کہا جس گھرّی قابیل نے اپنے بھائی کو جسکا نام ہابیل
تھاقتل کیا بنی ہابیل نے بنی قابیل سے قصاص چاہا اوراُنسے لرائی کی
آخر بنی قابیل غالب آئے شکست دیکر تمام مال اُنکا لوٹ لیا اور
مواشی بیل اونٹ گدھے خچر سب لوٹ کر بہت مالدار ہوگئے
آپس مین دعوتین کین طرح طرح کے کھانے پکوائے حیوانون کو ذبح
کرکے کلے پائے انکے جابجا اپنے ہر ایک شہر اور گانون کے گرد بگرد
پھنکوائے بلی اور کتون نے جو یہہ گوشت کی کثرت اور کھانے پانے
کی وسعت دیکھی اپنے ابناے جنس کو چھور کر رغبت سے انکی
بستیون مین آئے اور معین و مددگار ہوئے آج تک انسے ملے جلے
رہتے ہین شیر نے جب یہہ قصہ سنا نہایت متاسف ہو کر کہا *
لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم * اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن
اور کئی بار اِس کلمہ کو تکرار کہا ریچھہ نے بادشاہ سے پوچھا کہ
بلی اور کتون نے جو اپنے ابناے جنس سے مفارقت کی آپ کو
اسکا افسوس کیا ہی شیر نے کہا مجھے ان کے جانے کا کچھ
افسوس نہین مگر تاسف اس بات کا ہی کہ حکیمون نے کہا
ہی بادشاہون کے واسطے انتظام و بندوبست مین

اسّے زیادہ کوئی فساد و نقصان نہین ہی کہ اُنکی فوج کے
مددگار جدا ہوکر دشمن سے جا ملین اسواسطے کہ یے جا کر اُسکو
اوقات غفلت اور تمام نیک و بد اور سارے بھید سے
اطلاع کردینگے اور ہر ایک امر سے اُسے آگاہ کر کے راہین
پوشیدہ اور بہت سے مکر بتلا دیوینگے یہہ سب بادشاہون کے
واسطے اور فوج کے لئے نہایت فساد عظیم ہی خدا اُن بلی
اور کتون مین کبھی برکت نکرے ریچھ نے کہا جو کچھ بادشاہ نے
چاہا خدا نے وہی کتون کے ساتھ کیا اور بادشاہ کی دعا قبول
کی اُنکی نسل سے خیر و برکت اُٹھاکر بکریون کو دی بادشاہ نے
کہا یہہ کیونکر ہی اُسے بیان کر ریچھ نے کہا اِسواسطے کہ ایک
کتیا پر بہت سے کتے جمع ہو کر پیٹ رکھاتے ہین جنے کے وقت
نہایت شدت و محنت سے آٹھ دس بچے اور کبھی اِسّے بھی
زیادہ جنتی ہی مگر کبھی کسی نے بستی یا جنگل مین کتون کا
بہت سا غول نہ دیکھا حالانکہ اُنھین کوئی ذبح بھی نہین کرتا اور
بکریان باوجود اِسکے کہ تمام سال مین ایک یا دو بچے جنتی ہین
اور ہمیشہ ذبح ہوتی ہین پھر بھی گلے کے گلے جنگلون اور بستیون
مین نظر اتے ہین کہ شمار نہین ہو سکتا اِسکا سبب یہہ ہی کہ

کتے اور بلی کے بچون کو کھانے کے باعث بہت سی آفتین پہنچتی ہین اور کھانیکے اختلاف کے سبب وے امراض مختلف کہ کسی درند کو نہین ہوتے انھین ہوتے ہین اور اپنی بدی اور آدمیون کی ایذا کے باعث زندگی بھی اُنکی اور اُنکی اولاد کی کم ہوتی ہی اسیواسطے ذلیل و خراب ہین بعد اسکے شیر نے کلیانہ سے کہا کہ تو اب رخصت ہو وہان جنون کے بادشاہ کے روبرو جاکر جس بات کے واسطے مقرر ہوا ہی اُسکا سرانجام کر *

* فصل دوسرے قاصد کے بیان مین *

دوسرے قاصد نے جس گھڑی طایرون کے بادشاہ شاہ مرغ کے پاس جاکر یہ احوال ظاہر کیا اسنے ماجرا حیوانون کا سنکر حکم کیا کہ سب طایر آنکر حاضر ہون چنانچہ انواع و اقسام کے طایر جنگلی پہاڑی دریائی نہایت کثرت سے کہ جنکا شمار خدا کے سوا کوئی بجا نے بمو جب حکم کے آکر جمع ہوئے شاہ مرغ نے اُنسے کہا کہ آدمی دعوی کرتے ہین کہ سب حیوانات ہمارے غلام اور ہم اُنکے مالک ہین اسواسطے بہت حیوان جنون کے بادشاہ کے۔ انسانون سے مناظرہ کرتے ہین بعد اسکے طاؤس وزیر کہا کہ طایرون مین کون گویا و فصیح زیادہ ہی کہ وہان بھیجنے

لایق ہو اؤر انسانون سے جاکر مناظرہ کرے طاؤس نے کہا
یہان طایرونکی جماعت حاضر ہی جسکو فرمائیے وہ وہان جاوے
شاہ مرغ نے کہا مجھے سب کا نام بتلا دے کہ مین اُنھین پہچانون
طاؤس نے کہا ہدہد * مرغ * کبوتر * تیتر * بلبل * کبک *
سرخاب * ابابیل * کوّا * کلنگ * سنگخوارہ *
کنجشک * فاختہ * قمری * ممولا * بط * بگلا * مرغابی *
ہزار داستان * شترمرغ * وغیرہ یہ سب حاضر ہین شاہ مرغ نے
طاؤس سے کہا کہ ایک ایک کو مجھے دکھا دے کہ مین دیکھون
اؤر ہر ایک کی خصلت و صفت معلوم کرون کہ اس کام کے
واسطے کون لائق ہی * طاؤس نے کہا ہدہد جاسوس مصاحب
سلیمان ابن داؤد کا یہہ ہی کہ لباس رنگ برنگ کے پہنے ہوئے
بیٹھا ہی وقت بولنے کے اسطرح جھکتا ہی کہ گویا رکوع اؤر
سجدہ کرتا ہی نیکی کے واسطے حکم کرتا اؤر بدی کو منع کرتا ہی
اسی نے سلیمان ابن داؤد کو شہر سبا کی خبر پہنچائی اؤر یہہ کہا
نے جو عجایب و غرایب جہان کے دیکھے ہاین وے آپ نے
نہین دیکھے چنانچہ شہر سبا سے ایک خبر لایا ہون آپ کے
ملک کو ہرگز جھوتھہ کا اُس مین دخل نہین وہان ایک رنڈی ہی

کہ جسکے جاہ و حشم کے بیان مین زبان قاصر ہی سلطنت اُس ملک کی اُسیکے اختیار مین ہی اور ایک تخت نہایت بڑا ہی کہ اُسپر بیٹھتی ہی غرض تمام جہان کی نعمتین اُسکے یہان موجود ہین کسی چیز کی کمی نہین مگر وہ اور اُسکی قوم کے لوگ سخت گمراہ ہین خدا کو نہین مانتے آفتاب کو سجدہ کرتے ہین شیطان نے از بسکہ ان لوگون کو گمراہ کیا ہی ضلالت کو عین عبادت جانتے ہین خالق کریم کو جسنے پیدا کیا زمین و آسمان و عرش اور تمام ظاہر و پوشیدہ سے واقف ہی چھوڑ کر آفتاب کو کہ یہہ بھی اُسکے نور کا ایک ذرہ ہی خدا جانتے ہین حالانکہ قابل پرستش کے اس واحد حقیقی کے سوا کوئی نہین ہی * مرغ اذان کہنے والا یہہ ہی کہ تاج سر پر رکھے ہوئے دیوار پر کھڑا ہی آنکھین سرخ بازو پھیلائے ہوئے دم اٹھی ہوئی نہایت غیور اور سخی ہمیشہ تکبیر و تہلیل مین رہتا ہی نماز کے وقت پہچانتا اور ہمسایونکو یاد دلاتا اور نصیحت کرتا ہی صبح کے وقت اپنی اذان مین یہہ کہتا ہی ای ہمسائے کے رہنے والو یاد کرو اللہ تعالی کو بہت دیر سے سوتے ہو موت اور خرابی کو نہین یاد کرتے دوزخ کی آگ سے خوف نہین کرتے بہشت کے مشتاق نہین ہوتے اللہ کی نعمتون کا شکر نہین کرتے یاد کرو

اُس شخص کو کہ سب لذتون کو نیست و نابود کریگا عاقبت کی راہ کا
توشہ تیار کرو اگر چاہتے ہو کہ آتش دوزخ سے محفوظ رہو تو
عبادت و پرہیزگاری کرو * اور تیسر نداکرنیوالا یہہ تیلے پر کھڑا
ہوا ہی رخسارے سفید بازو ابلق رکوع اور سجدون کی کثرت
سے خمیدہ قامت ہو رہا ہی ندا کے وقت غافلون کو یاد دلاتا اور
بشارت دیتا ہی بعد اُسکے یہہ کہتا ہی شکر کرو اللہ کی نعمتون کا کہ
نعمت زیادہ ہو اور خدا پر بدگمانی نکرو اور اکثر مناجات مین خدا
سے یہہ دعا مانگتا ہی یا اللہ پناہ مین رکھہ مجھے شکاری جانورون
اور گیدڑون اور آدمیون کی بدی سے اور طبیب جو میرے
گوشت کھانیکے واسطے مریضونسے فایدہ بیان کرتے ہین اُنسے بھی
مجھے محفوظ رکھہ کہ اس مین میری زندگی نہین ہی یاد کرتا ہون مین
ہمیشہ خدا تعالی کو صبح کے وقت ندا ے حق کرتا ہون کہ سب آدمی
سنین اور نیک نصیحت پر عمل کرین * کبوتر ہدایت کرنیوالا
یہہ ہی کہ نامہ لیکر دور دور شہرون کی سیر کرتا ہی اور کبھی
اُڑتے وقت نہایت افسوس سے یہہ کہتا ہی وحشت ہی
بھائیون کی جدائی سے اور اشتیاق ہی دوستون کی ملاقات کا
یا اللہ ہدایت کر مجھے وطن کی طرف کہ دوستون کی ملاقات سے

خوشی حاصل ہو اؤر کبک یہہ ہی کہ پھولون اؤر درختون مین ہمیشہ باغ کے اندر خوشخرامی کرتا اؤر نہایت خوش آوازی سے نغمہ سرائی مین مشغول رہتا ہی ہمیشہ وعظ و نصیحت سے یہہ کہتا ہی ای عمر و بنیاد کے فنا کرنیوالے باغ مین درختون کے لگانے والے شہر مین گھرونکے بنانے والے بلندی کے بیٹھنے والے زمانیکی سختی سے کیون غافل ہی پرہیز کر کسی دم خالق کو نہ بھول یاد کر اُس دن کو کہ یہہ عیش اؤر مکان چھوڑ کر گور کے اندر سانپ اؤر بچھوون مین جا کر پڑیگا اگر اس وطن کے چھوڑنے کے آگے ابھی سے خبردار ہو رہے تو بہتر ہی کہ وہان اچھے مکان مین پہنچے نہین تو خرابی مین پڑیگا * اؤر سرخاب یہہ ہی جسطرح کہ خطیب منبر پر چڑھتا ہی اسیطرح یہہ بھی دوپہر کے وقت ہوا مین بلند ہو کر زراعت کے انبارون پر جا کر انواع و اقسام کے نغمے نہایت خوش آوازی سے کرتا ہی اؤر اپنے خطبے مین یہہ کہتا ہی کہان ہین وے ارباب تجارت اؤر اہل زراعت کہ ایک دانہ بونے مین خدا کی رحمت سے بہت سی منفعت اُٹھاتے تھے ای صاحبو خدا کے خوف سے عبرت کرو موت کو یاد کر کے مرنیکے قبل اُسکی عبادت کا حق بجالاؤ اؤر اُسکے بندون کے ساتھہ

نیکی اور احسان کرو بخل کے باعث یہہ خیال جی مین نہ لاؤ کہ آج ہمارے یہان کوئی فقیر محتاج نہ آوے اسواسطے کہ جو آج کے دن نیکی کا درخت بٹھاویگا کل اسکا پھل اور مزہ اٹھاویگا یہہ دنیا آخرت کی کھیتی ہی جو کہ اس مین نیک عمل کی زراعت کریگا فائدہ اسکا قیامت مین پاویگا اگر کوئی عمل بد کریگا گھاس پھوس کی مانند آتش دوزخ مین جلیگا یاد کرو اسدن کو کہ خدا کافرونکو مومنون سے جدا کرکے جہنم کی آگ مین ڈالیگا اور مومنون کو بہشت مین پہنچاویگا * بلبل حکایت کرنے والی یہہ شاخ درخت پر بیٹھی ہوئی ہی ہتھوتا سا جسم اڑنے مین جلد رخسارے سفید داہنے بائین ہروقت متوجہ رہتی ہی نہایت فصاحت و خوش الحانی سے نغمہ پردازی کرتی اور باغون مین انسانون کے ساتھہ گرم صحبت رہتی ہی بلکہ انکے گھرون مین جاکر ہمکلام ہوتی ہی جسوقت کہ وے یاد الہی سے غافل ہوکر لہو و لعب مین مشغول ہوتے ہین وعظ و نصیحت سے کہتی ہی سبحان اللہ کتنے غافل ہو کہ اس چندروزکی زندگی پر فریفتہ ہوکر حق کی یاد سے غفلت کرتے ہو اسکے ذکر مین کیون نہین مشغول ہوتے یہہ نہین جانتے ہو کہ تم سب مرنیکے واسطے پیدا ہوئے ہو بوسیدہ ہونیکے لیئے پرورش ہوئے فنا ہونیکے

واسطے جمع ہوئے ہو یہہ گھر خراب ہونیکے واسطے بناتے ہو کب تک
اس دنیا کی نعمت پر فریفتہ ہوکر لہو و لعب مین مصروف نہ ہوگے
آخر کل مر جاؤگے مٹی مین دفن ہوگے اب بھی ہوشیار ہو نہین جانتے
ہو کہ اللہ تعالی نے اصحاب فیل کے ساتھہ کیا کیا ابرہہ جو سردار اس
گروہ کا تھا چاہتا تھا کہ مکر و غدر سے خانۂ خدا کو منہدم کرے بہت
سے لوگون کو ہاتھیون پر بٹھلا کر متوجہ بیت اللہ کا ہوا آخر خدا نے
انکے مکر و غدر کو باطل کیا گروہ کے گروہ طایرون کے اُن پر مسلط
کئے طایرون نے سنگریزے لیکر اسطرح سے سنگ افشانی کی
کہ سب کو ہاتھیون سمیت کرم خوردہ پتے کی مانند کر دیا بعد اسکے کہتی
ہی الہی محفوظ رکھہ مجھکو لڑکون کی حرص اور تمام حیوانونکے شر سے *
کوّا کاہن یعنی اخبار غیب کی ظاہر کرنیوالا یہہ ہی سیہ فام پرہیزگار
ہر ایک چیز کی خبر کہ ہنوز ظاہر نہین ہوئی ہی بیان کرتا ہی
ہر وقت یاد الہی مین مصروف رہتا اور ہمیشہ سیر و سفر مین
اوقات بسر کرتا ہی ہر ایک دیار مین جاکر آثار قدیم کی خبر
لیتا ہی غفلت کی آفتون سے غافلون کو ڈراتا اور وعظ و نصیحت
سے یہہ کہتا ہی پرہیزگاری کرو اور خوف کرو اس روز سے کہ
گور مین بوسیدہ ہو جاؤگے اعمال کی شامتون سے پوست کھینچے

جاوینگے اب گمراہی سے اس دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے
ہو حکم الہی سے بھاگ کر کہین ٹھکانا اور مخلصی نہین ہی اگر رہائی
چاہتے ہو تو صلواۃ و دعا مین مشغول ہو شاید اللہ تعالی رحم کرکے
بلا سے محفوظ رکھے * ابابیل ہوا مین سیر کرنیوالی یہہ ہی کہ اُسکے
مین سب پانون چھوٹے بازو بڑے بیشتر آدمیون کے
گھرون مین رہتی اور وہان اپنے بچون کو پرورش کرتی ہی
ہمیشہ صبح و شام دعا و استغفار پڑھتی ہی سفر مین بہت دور
نکل جاتی ہی گرمی کے دنون مین سرد مکانون مین اور جاڑون مین
گرم مکانون مین سکونت اختیار کرتی ہی ہمیشہ تسبیح و دعا مین یہی
ورد رکھتی ہی پاک ہی وہ جسنے پیدا کیا دریا اور زمین کو پہاڑونکا
قایم کرنے والا نہرونکا جاری کرنیوالا موافق قدر کے رزق و
موت کا مقدر کرنیوالا کہ اُسسے ہرگز تجاوز نہین ہوتا وہی سفر مین
مسافرون کا مددگار رہی مالک ہی تمام روے زمین اور ساری
مخلوقات کا بعد اس تسبیح و دعا کے کہتی ہی کہ ہر ایک دیار مین ہم
گئے سب بندون کو دیکھا اور اپنے وطن مین پھر آئے پاک ہی وہ
جسنے نر اور مادہ کو جمع کرکے اولاد کی کثرت عطا کی اور زاویۂ
نیستی سے نکال کر لباس ہستی کا پہنایا حمد ہی واسطے اُسکے کہ

پیدا کرنیوالا تمام بندون کا اور عطا کرنے والا نعمتون کا ہی *
کلنگ نگہبانی کرنے والا یہہ میدان مین کھرا ہی گردن لنبی پانون
چھوٹے اُرنے کے وقت آدھے آسمان تک پہنچتا ہی رات کو
دو مرتبہ نگہبانی کرتا اور حمد الہی مین تسبیح کرتا اور کہتا ہی پاک
ہی وہ اللہ جسنے اپنی قدرت سے ہر ایک حیوان کا جورا بنایا کہ
ابس کے ملنے سے توالد و تناسل ہوا اور اپنے خالق کی یاد کرین *
سنگخوار خشکی کا رہنے والا یہہ ہی ہمیشہ جنگل بیابان مین
رہتا ہی صبح و شام یہہ ورد رکھتا ہی پاک ہی وہ جسنے پیدا کیا
آسمان اور زمین کو وہی پیدا کرنیوالا افلاک اور بروج اور
ستارون کا کہ یہ سب اُسیکے حکم سے پھرتے ہین پانی کا برسانا
ہوا کا چلانا رعد و برق کا ظاہر کرنا اُسی کا کام ہی وہی اُٹھانیوالا
زمین سے بخارات کا جسکے سبب جہان کا انتظام ہی عجب
خالق ہی کہ بعد موت کے استخوان کہنہ و بوسیدہ کو زندہ کرتا ہی ،
سبحان اللہ کیسا خالق ہی کہ زبان انسان کی اسکی حمد اور وصف
مین قاصر ہی کیا امکان کہ اسکی کنہ مین عقل کو رسائی ہو * ہزار
داستان خوش الحان یہہ شاخ درخت پر بیٹھا ہوا ہی چھوٹا سا
جسم حرکت مین سبک خوش آواز حمد الہی مین اسطرح الحان

سے نغمہ سرائی کرتا ہی حمد ہی واسطے اللہ کے کہ صاحب قدرت
و احسان ہی یکتا ہی کہ کوئی اُسکا ہمتا نہین بخشش کرنے والا
پوشیدہ اور ظاہر نعمتون کا دینے والا مثل دریا کے بیدریغ ہر ایک
انسان کو فیضان نعمت سے سرفراز کرتا ہی اور کبھی نہایت
افسوس سے اس طور پر کہتا ہی کیا خوش تھا وہ زمانہ کہ باغ مین
پھولون کی سیر تھی تمام درخت انواع و اقسام کے میوون سے
لدے تھے اسمین شاہ مرغ نے طاؤس سے کہا کہ ان مین
سے تیرے نزدیک کون صاحب لیاقت زیادہ ہی کہ وہان اسکو
بھیجئے کہ انسانون سے جا کر مناظرہ کرے اور اپنے ہمجنسون کا
شریک ہووے طاؤس نے کہا کہ یے سب اس بات کی لیاقت
رکھتے ہین اسواسطے کہ سب شاعر اور فصیح ہین مگر ہزار
داستان اُنمین زیادہ فصیح و خوش الحان ہی شاہ مرغ
نے اسکو حکم کیا کہ تو اب رخصت ہو کر وہان جا اور توکل خدا پر
کر کہ وہی ہر حال مین معین اور مددگار ہی *

* تیسرے قاصد کے احوال مین *

تیسرے قاصد نے جسگھڑی مکھیونکے سردار یعسوب کے
پاس جا کر تمام احوال حیوانون کا بیان کیا یہہ تمام حشرات

الارض کا بادشاہ تھا سنتے ہی اُسنے حکم کیا کہ ان سب حشرات الارض حاضر ہون بموجب حکم کے مکھیان مچھڑ دانس پھنگے پسو زنبور پروانے غرض جتنے حیوان چھوٹے جسم کے کہ بازو سے اُڑتے ہین اور ایک سال سے زیادہ نہین جیتے آکر حاضر ہوئے بادشاہ نے جو خبر قاصد کی زبانی سنی تھی اُنسے بیان کی اور کہا کہ تم مین سے کون ایسا ہی کہ وہان جاوے اور حیوانونکی طرف ہوکر انسانون سے مناظرہ کرے سب نے عرض کیا کہ انسان کس چیز سے ہم پر فخر کرتے ہین قاصد نے کہا وے اس بات کا فخر کرتے ہین کہ قد و قامت ہمارے بڑے قوت زیادہ رکھتے ہین ہر ایک چیز مین حیوانون سے غالب ہین * زنبورون کے سردار نے کہا کہ ہم وہان جاکر انسانون سے مناظرہ کرینگے مکھیون کے رئیس نے کہا کہ ہم وہان جاکر اپنی قوم کی نیابت کرینگے مچھڑون کے سردار نے کہا کہ ہم وہان جاوینگے ملخ کے سردار نے کہا کہ ہم وہان جاکر اپنے ابناے جنس کے شریک ہوکر انسانون سے گفتگو کرینگے اسی طرح ہر ایک اس بات پر مستعد ہوا بادشاہ نے کہا یہ کیا ہی کہ سب بے تامل و فکر وہان جانیکا قصد کرتے ہین پشے کی جماعت نے عرض کی کہ ای بادشاہ بھڑ وسا

خدا کی مدد کا ہی اور یقین ہی کہ اُسکی مدد سے ہم اُن پر فتح پاوینگے اسواسطے کہ اگلے زمانے مین بڑے بڑے بادشاہ ظالم ہوے ہین خدا کی مدد سے ہم اُن پر ہمیشہ غالب رہے ہین بارہا اسکا تجربہ ہوا ہی بادشاہ نے کہا اُس احوال کو بیان کرو مچھرون کے سردار نے عرض کی کہ انسانون مین نمرود بادشاہ عظیم الشان تھا نہایت متکبر و گمراہ کہ اپنے دبدبے اور جاہ و حشم کے آگے کسی بشر کو خیال مین نہ لاتا ہمارے گروہ سے ایک پشہ کہ نہایت چھوٹا اور ضعیف الجثہ تھا اُسنے ایسے بادشاہ کو ہلاک کیا باوجود جاہ و حشمت کے کچھ اُسکا زور نہ چل سکا بادشاہ نے کہا تو سچ کہتا ہی زنبور نے کہا جسوقت کوئی آدمی اپنے ہتھیارون سے درست ہوکر ہاتھہ مین نیزہ تلوار چھری تیر لیکر تیار ہوتا ہی ہم مین سے اگر کوئی پھرجا کر اُسے کاٹتی ہی اور سوئی کی نوک کے برابر ڈنک چبھوتی ہی اُسوقت کیا حال اُسکا تباہ ہوتا ہی بدن پھول جاتا ہی ہاتھہ پاؤن سُست ہوجاتے ہین حرکت نہین کرسکتا بلکہ اُسے اپنی ڈھال تلوار کی بھی خبر نہین رہتی بادشاہ نے کہا سچ ہی مکھی نے کہا جسوقت انسانون کا بادشاہ نہایت حشمت و عظمت سے تخت پر بیٹھتا ہی اور دربان

چوکیدار نہایت جان فشانی اور خیرخواہی سے گرد بگرد اُسکے کھڑے ہوتے ہین کہ کسی طرح کا رنج اور اذیت اُسکو نہ پہنچے اسوقت اگر ایک مکھی اُسکے باورچی خانے یا جا ضرور سے نکلکر نجاست سے تمام جسم آلودہ اُسکے بدن اور کپڑے پر جا کر بیٹھتی اور ایذا دیتی ہی ہرگز اتنی قدرت نہین پاتے کہ اُسے بچا سکین بادشاہ نے کہا یہہ سچ ہی مچھر نے کہا اگر کوئی آدمی اپنی مجلس مین یا پردیکے اندر یا مسہری لگا کر بیٹھے اور ہماری گروہ سے کوئی جا کر اُسکے کپڑون مین گھس کر کاٹنے کیا بیقرار ہو جاتا اور غصے مین آتا ہی مگر ہم پر کچھ زور نہین چل سکتا اپنا ہی سر پیٹتا ہی اور منہہ پر طمانچے مارتا ہی بادشاہ نے کہا یہہ تم سچ کہتے ہو مگر جنون کے بادشاہ کے سامھنے ان چیزون کا کچھ مذکور نہین ہی وہان عدل و انصاف و ادب و اخلاق و تمیز و فصاحت و بلاغت مین مناظرہ ہوتا ہی تم مین سے کوئی ایسا ہی کہ ان باتون مین سلیقہ رکھتا ہو بادشاہ کی یہہ بات سنتے ہی سب نے چپکے ہو کر سر جھکا لیا اور کچھ نکہا بعد اُسکے ایک حکیم مکھیون کی جماعت سے نکلکر بادشاہ کے سامھنے آیا اور کہا خدا کی مدد سے مین اس کام کے واسطے جاتا ہون وہان حیوانون کا شریک ہو کر انسانون سے مناظرہ کرونگا بادشاہ

ے اور سب جماعت نے کہا جس چیز کا تو نے ارادہ کیا ہی خدا اُس مین مدد کرے اور دشمنون پر تجھکو غالب رکھے غرض کہ سب سامان سفر کا اُسکو دیکر رخصت کیا یہہ حکیم یہان سے جا کر جنون کے بادشاہ کے سامھنے جہان اور سب حیوانات انواع و اقسام کے حاضر تھے موجود ہوا *

* چوتھے قاصد کے احوال مین *

چوتھا قاصد جس وقت شکاری جانورون کے بادشاہ عنقا کے پاس گیا اور اس احوال کو بیان کیا اُسنے بھی حکم کیا کہ تمام جانور ہماری گروہ کے حاضر ہون بموجب حکم کے گدھ عقاب باز شاہین چیل اُلّو طوطے غرض سب جانور گوشت کھانے والے کہ پنجے اور منقار رکھتے ہین فی الفور آکر حاضر ہوئے عنقا نے انسے حیوانون کے مناظرے کا احوال بیان کیا بعد اسکے شنقار وزیر سے کہا کہ ان حیوانون مین کون اس امر کے لایق ہی کہ وہان اُسکو بھیجئے کہ انسانون سے جاکر مقابلہ کرے اور اپنے ابناے جنس کا مناظرے مین شریک ہووے وزیر نے کہا ان مین اُلّو کے سوا کوئی اس بات کی لیاقت نہین رکھتا بادشاہ نے پوچھا اسکا کیا سبب کہ اسکے سوا اور کوئی اس کام کے لایق نہین ہی وزیر نے کہا اسواسطے

کہ سب شکاری جانور آدمیون سے ڈر کے اور بھاگتے ہین اور اُنکا
کلام بھی نہین سمجھتے اور اُلّو اُنکی بستیون کے قریب بلکہ اکثر
پرانے مکانون مین کہ ویران ہوگئے ہین رہتا ہی زہد و قناعت
اُس مین اتنی ہی کہ کسی جانور مین نہین دن کو روزہ رکھتا اور
خدا کے خوف سے روتا ہی رات کو بھی عبادت مین مشغول
رہتا اور غافلون کو ہوشیار کرتا ہی اگلے بادشاہون کو جو کہ مرگئے
ہین یاد کر کے تاسف کرتا اور اُنکے حسب حال یہہ آیت پڑھتا ہی
کَمْ تَرَکُوا مِنْ جَنّٰتٍ وَعُیُونٍ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ کَرِیمٍ وَنَعْمَۃٍ کَانُوا فِیہَا
فَاکِہِینَ کَذٰلِکَ وَاَوْرَثْنَا قَوْمًا آخَرِینَ حاصل اُس کا یہہ ہی کہ باغ
و چشمے مکان و زراعت اور سب نعمتین کہ جنکے سبب خوش
رہتے تھے چھوڑ گئے اب مالک وہان کے اور لوگ ہوئے عنقا نے
اُلّو سے کہا کہ شنقار نے جو تیرے واسطے تجویز کی ہی تو اُس مین
کیا کہتا ہی اُسنے کہا شنقار سچ کہتا ہی لیکن مین وہان جا نہین سکتا
اسواسطے کہ سب آدمی مجھسے دشمنی رکھتے اور دیکھنا میرا
منحوس جانتے ہین اور مجھہ بیگناہ کو کہ اُنکا قصور مین نے کچھ
نہین کیا گالیان دیتے ہین اگر وہان مجھکو مناظرے کے وقت
دیکھین گے تو اور مخالف ہوجاینگے مخالفت سے پھر لڑائی کی نوبت

پہنچے گی اسے بہتر یہہ ہی کہ مجھکو وہان نہ بھیجئے عنقا نے پھر اتو
سے پوچھا کہ ان حیوانون مین اس کام کے واسطے کون بہتر ہی
اُسنے کہا آدمیون کے بادشاہ و امیر باز و شاہین چرغ کو
بہت پیار کرتے ہین اور بجواہش تمام ہاتھون پر اپنے
بٹھلاتے ہین بادشاہ اگر انہین سے کسی کو وہان بھیجے تو
بہتر ہی بادشاہ نے اُنکی جماعت کی طرف دیکھکر فرمایا تُمھارے
نزدیک کیا صلاح ہی باز نے کہا الو سچ کہتا ہی مگر انسان ہماری
بزرگی اس جہت سے نہین کرتے کہ ہمکو انسے کچھ قرابت ہی
یا علم و ادب ہم مین زیادہ ہی جسکے سبب وے عزیز جانتے
ہین صرف اپنے فایدے کے واسطے ہم سے اُلفت کرتے ہین
شکار ہمارا چھین کر اپنے تصرف مین لاتے ہین روز و شب
لہو و لعب مین مشغول رہتے ہین جس چیز کو خدا نے ان پر واجب
کیا ہی کہ عبادت کرین اور روز قیامت کے حساب و کتاب
سے ڈرین اسکی طرف کبھی التفات نہین کرتے عنقا نے باز سے
کہا کہ پھر تیرے نزدیک کسکا بھیجنا صلاح ہی اسنے کہا میرے
نزدیک یہہ ہی کہ طوطے کو وہان بھیجئے اسواسطے کہ انسانون کے
بادشاہ و امیر اور سب چھوٹے بڑے عورت و مرد جاہل و عالم

اسکو عزیز رکھتے اور آپسے باتین کرتے ہین جو کچھ یہہ کہتا ہی سب
متوجہ ہوکر سنتے ہین بادشاہ نے طوطے سے کہا کہ تیرے نزدیک کیا
صلاح ہی اُسنے کہا مین حاضر ہون وہان جاکر جیو انون کی طرف
سے انسانون سے مناظرہ کرونگا لیکن مین چاہتا ہون کہ بادشاہ اور
سب جماعت ملکر میری مدد کرین عنقا نے کہا تو کیا چاہتا ہی اسنے
کہا مجھے یہہ منظور ہی کہ بادشاہ خدا سے یہہ دعا مانگے کہ مین دشمنون پر
غالب رہون بادشاہ نے بموجب اسکے کہنے کے خدا سے مدد کے
واسطے دعا مانگی اور سب جماعت نے آمین کہی الّو نے کہا اے
بادشاہ اگر دعا قبول نہو تو بے فایدہ رنج و محنت ہی اسواسطے کہ دعا
اگر سب شرطونکے ساتھہ نہووے تو اُسکا نتیجہ کچھ ظاہر نہین ہوتا ہی
بادشاہ نے کہا دعا کے قبول ہونے کی شرطین کیا ہین انھین بیان کر اُلّو
نے کہا دعا کے واسطے نیت صادق اور خلوص دل چاہیے جسطرح
اضطرار کی حالت مین کوئی شخص خدا سے دعا مانگتا ہی اسی طرح
دعا کے وقت خدا کی طرف دھیان رکھے اور چاہیے کہ دعا کے قبل نماز
پڑھے روزہ رکھے غریب و محتاج سے کچھ نیکی کرے جو حالت غم و
الم کی اسپر ہے جناب الہی مین اسکو عرض کرے سب نے کہا یہہ
سچ کہتا ہی دعا مین یے چیزین ضرور رہین بادشاہ نے تمام جماعت

سے کہا کہ تم جانتے ہو آدمیون نے جور و ظلم حیوانون پر کیا ہی کہ
غریب اُنکے ہاتھون سے نہایت عاجز ہوئے یہانتک کہ ہمسے
باوجود دور ہونیکے پناہ ڈھونڈھی ہی اور ہم باوصف اسکے کہ
انسانون سے قوت و زور زیادہ رکھتے اور آسمان تک اُڑتے
ہین پر انکے ظلم سے بھاگ کر پہاڑون اور دریاؤن مین آکر چھپے اور
بھائی ہمارا شتر انسے بھاگ کر جنگل مین جا رہا انکے ملک کا رہنا
چھوڑ دیا تسپر بھی اُنکے ظلم سے مخلصی نہین پاتے لاچار ہو کر مناظرے
کی نوبت پہنچی اگرچہ ہم اتنے قوی ہین کہ ہم مین سے ایک جانور
اگر چاہے تو کتنے انسانون کو اٹھا لیجاوے اور غارت کرے لیکن
نیکون کو نہ چاہیے کہ ایسی بدی کرین اور انکی بد افعالی پر لحاظ رکھین
دیدہ و دانستہ ہم طرح دیتے اور خدا کو سونپتے ہین اسواسطے کہ
دنیا مین لڑنے بھڑنے سے کچھ فایدہ نہین اسکا ثمرہ و نتیجہ آخرت مین
پاینگے بعد اسکے کہا کتنے جہاز ایسے ہین کہ باد مخالف کے سبب تباہی
مین آگئے بس ہم انھین روبراہ لائے اور کتنے بندے ایسے ہین
کہ باد تند نے کشتیان انکی توڑ دین وے غوطے کھا کر ڈوبنے لگے ہمنے انھین
کنارے پر پہنچایا اسواسطے کہ حق تعالی ہمسے راضی و خوشنود ہو
اور اسطرح ہم اسکی نعمتون کا شکر بجالاوین کہ اسنے ہمین قوی

جنہ کیا ہی اؤر زور و قوت جتنی ہی وہی بہرصورت ہمارا معین و مددگار ہی *

* پانچوین قاصد کے احوال مین *

پانچوین قاصد نے جس گھڑی دریائی جانورون کے بادشاہ کے روبرو جاکر مناظرے کی خبر پہنچائی اسنے بھی اپنے تمام توابع لواحق کو جمع کیا چنانچہ مچھلی مینڈک نہنگ دُلفین کچھوا وغیرہ سب دریائی جانور رنگ برنگ کی شکلون اؤر صورتون سے بمجرد حکم کے حاضر ہوئے بادشاہ نے جو کچھ قاصد کی زبانی سنا تھا انسے بیان کیا بعد اسکے قاصد سے کہا اگر انسان اپنے تئین قوت و شجاعت مین ہمسے زیادہ جانتے ہون مین ابھی جاکر ایک دم مین سبکو جلا پھونک دون اؤر دم کے زور سے کھینچ کر نگل جاؤن قاصد نے کہا وے ان مین کسی چیز کا فخر نہین کرتے مگر اپنے تئین اس بات مین غالب جانتے ہین کہ ہم عقل و دانائی زیادہ رکھتے ہین ہر ایک علم و فن سے واقف اؤر بہت سی صنعتین اؤر تدبیرین جانتے ہین عقل و تمیز ہماری سی کسی مین نہین ہی بادشاہ نے کہا اُنکے علم اؤر صنعتون کا احوال مفصل بیان کر کہ ہم بھی معلوم کرین قاصد نے کہا کیا بادشاہ کو معلوم نہین کہ وے اپنے علم

اور دانائی سے دریاے قلزم کے اندر جاکر اسکی تہ سے جواہر
نکالتے ہین حیلے اور مکر سے پہاڑ پر چڑھکر گدھون اور عقابون
کو پکڑ کر نیچے اُتار لاتے ہین اسیطرح اپنے علم اور دانائی
سے لکڑیون کا پل بناکر بیلون کے کاندھون پر رکھتے اور بھاری
اسباب انکی پیٹھہ پر لاد کر مشرق سے مغرب اور مغرب سے
مشرق تک لیجاتے ہین تمام جنگل اور بیابان طی کرتے ہین
فکر و دانائی سے کشتیان بناکر اسباب چڑھاتے ہین اور دریا
دریا لئیے پھرتے ہین پہاڑون اور ٹیلون پر جاکر اقسام اقسام کے
جواہر اور سونا چاندی لوہا تانبا اور بہت سی چیزین زمین سے
کھود کر نکالتے ہین اگر ایک آدمی کسی نہر یا دریا یا وادی کے
کنارے پر جاکر ایک طلسم علم کے زور سے بنا دیوے پھر ہزار
تہنگ اور اژدہے اگر اُس جگہہ جاوین مقدور نہین کہ وہان گذر
کرسکین مگر جنون کے بادشاہ کے روبرو عدل و انصاف و حجت
و دلیل کا چرچا ہی قوت و زور حیلہ و مکر کا کچھہ مذکور نہین بادشاہ
نے جسوقت قاصد کی زبانی یہہ سب سنا جتنے اُسکے گرد و پیش
بیٹھے تھے سب کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اب تمھارے نزدیک
کیا تدبیر ہی کون شخص وہان جاکر انسانون سے مناظرہ کریگا

کسینے کچھ جواب نہ دیا مگر دلفین کو دریاے شور مین رہتا ہی اور
آدمیون کے ساتھہ نہایت الفت رکھتا ہی جو شخص ڈوبتا ہی
اسکو پانی سے نکال کر کنارے پر ڈال دیتا ہی اسنے عرض کی
کہ دریائی جانورون مین اس کام کے واسطے مچھلی مناسب ہی
اسواسطے کہ وہ جسم مین بڑی صورت مین اچھی مُنہہ پاکیزہ
رنگ سفید بدن درست حرکت مین جلد پیرنے مین حد سے باہر
شمار مین سب دریائی جانورون سے زیادہ اولاد کی کثرت
کہ تمام ندی نالے دریا تالاب بھر جاتے ہین آدمیون کے نزدیک
اسکا مرتبہ بھی بڑا ہی اسواسطے کہ اسنے ایکبار انکے نبی کو اپنے
پیٹ مین پناہ دی اور پھر بحفاظت انکو مکان پر پہنچادیا سب
آدمیون کو اعتقاد ہی کہ تمام زمین اسکی پیٹھہ پر قایم ہی بادشاہ نے
مچھلی سے پوچھا تو اس مین کیا کہتی ہی اسنے کہا مین وہان کسی طرح
نہین جاسکتی ہون اور انسانون سے مناظرہ بھی نہین کرسکتی
اسواسطے کہ میرے پاؤن نہین ہین کہ وہان تک پہنچون اور نہ
زبان ہی کہ انسے ہمکلام ہون پیاس کی مجھکو تاب نہین پانی سے
اگر ایکدم جدا رہون حالت تباہ ہوجاوے میرے نزدیک
اس کام کے لئیے کچھوا بہتر ہی کیونکہ وہ پانی سے جدا ہوکر خشکی

مین بھی رہتا ہی اسکے نزدیک دریااور خشکی کا رہنا برابر ہی
اسکے سوا بدن بھی اسکا مضبوط اور پیتھر سخت ہی نہایت بردبار
اذیت و رنج کا متحمل ہوتا ہی بادشاہ نے کچھوے سے پوچھا کہ
تیرے نزدیک کیا صلاح ہی اسنے کہا یہہ کام مجھسے بھی نہین ہوسکے
گا چلنے کے وقت میرے پاؤن بھاری ہو جاتے ہین اور رستا دور
ہی مین کم گو بھی ہون کہ زیادہ کلام مجھسے نہین ہوسکتا اسکے واسطے
دُلفین بہتر ہی کیونکہ وہ چلنے مین نہایت قوی گویائی کی قدرت
زیادہ رکھتا ہی بادشاہ نے پھر دلفین سے پوچھا کہ تیرے نزدیک
کیا صلاح ہی اسنے کہا اس امر کے لئے کینکڑا مناسب ہی اسواسطے
کہ پاؤن اسکے بہت سے ہین چلنے اور دوڑنے مین جلد چنگل
تیز ناخن سخت پیتھہ مضبوط گویا زرہ پوش ہی بادشاہ نے
کینکڑے سے کہا اسنے جواب دیا کہ مین وہان کس طرح جاؤن
دیکھتا دُبلا میرا بھدا پیتھہ کبڑی صورت نپٹ زبون ایسا
نہو کہ وہان میری ہنسی ہو بادشاہ نے کہا کہ تیری ہنسی کیون ہوگی تجھہ
مین عیب کیا ہی کینکڑے نے کہا کہ وے سب مجھے دیکھکر کہینگے
کہ یہہ حیوان بے سر کا ہی آنکھین گردن پر منہہ سینے مین گلے دونون
طرف سے پھٹے ہوئے پاؤن آتھہ وے بھی تیڑھے منہہ کے بھل

چاہتا گویا سرب کا بنا ہی سب دیکھہ کر مجھے مسخرا بنا وینگے بادشاہ
نے کہا کہ پھر وہان جانیکے لئے کون بہتر ہی کینکر ے نے کہا میرے
نزدیک نہنگ اس کام کے واسطے بہت مناسب ہی کیونکہ
پاؤن اسکے مضبوط اور چاتا بہت ہی وور زمین جلد منہہ بر ا زبان
لنبی دانت بہت سے بدن سخت نہایت بردبار مطالب کے
واسطے انتظار بہت کرتا ہی کسی چیز مین جلدی نہین کرتا بادشاہ نے
مگر سے پوچھا اسنے کہا مین اس کام کے واسطے ہرگز مناسب نہین
ہون اسواسطے کہ مجھہ مین غصہ بہت ہی کودنا پھاندنا جس چیز کو
پانا لے بھاگنا یہ سب عیب ہین غرض کہ سراسر غدار و مکار ہون
قاصد نے یہہ سنکر کہا وہان جانیکے واسطے کچھہ زور و قوت و کار کا
کام نچاہیئے بلکہ عقل و وقار عدل و انصاف فصاحت و بلاغت
یہ سب چیز ین چاہئین مگر نے کہا مجھہ مین یہہ کوئی خصلت اور
وصف نہین ہی مگر میرے نزدیک اس کام کے واسطے میندک
بہتر ہی اسواسطے کہ وہ حلیم اور صابر و زاہد ہی رات دن خدا
کی یاد مین تسبیح پڑھتا اور صبح و شام نماز روزے مین مشغول
رہتا ہی آدمیوں کے گھرون مین بھی جاتا ہی بنی اسرائیل کے
نزدیک اسکی قدر منزلت زیادہ ہی اسواسطے کہ ایکبار اسنے آگ

ساتھ یہہ سلوک کیا کہ جسوقت نمرود نے ابراہیم خلیل اللہ کو آگ
مین ڈالا یہہ اپنے مُنہہ مین پانی لیکر آگ پر پتھر کتا تھا کہ آگ بجھہ
جاوے اور اُنکے بدن مین اثر نکرے اور دوسری بار جبکہ موسی اور
فرعون سے لڑائی ہوئی اسنے موسی کی مدد کی اور یہہ فصیح بھی ہی باتین
بہت کرتا ہی ہمیشہ تسبیح و تکبیر و تہلیل مین مشغول رہتا
ہی اور خشکی و تری دونون مین پھرتا ہی زمین پر چلنا دریا مین
پیرنا یہہ سب جانتا ہی اعضا بھی مناسب ہین سر گول مُنہہ اچھا
آنکھین روشن ہاتھہ پاؤن بڑے چلنے مین جلد آدمیون کے
گھرون مین جاتا اور خوف نہین کرتا ہی بادشاہ نے مینڈک سے
کہا کہ تیرے نزدیک اب کیا صلاح ہی اُسنے کہا مین بسر و چشم
حاضر ہون اور بادشاہ کا تابع جو حکم کیجے مجھکو قبول ہی اگر
وہان جانیکے واسطے تجویز کیا ہی مجھکو منظور ہی مین وہان
اپنے ابنا ے جنس کی طرف ہوکر انسانون سے مناظرہ کرونگا
لیکن امیدوار ہون کہ بادشاہ میری مدد اور اعانت کے
واسطے خدا سے دعا مانگے اسواسطے کہ بادشاہ کی دعا رعیت
کے حق مین قبول ہوتی ہی بموجب اُسکے کہنیکے بادشاہ نے خدا
سے دعا مانگی اور سب جماعت نے آمین کی پھر مینڈک

بادشاہ سے رخصت ہوا اور یہان سے جاکر جنونکے بادشاہ کے سامھنے حاضر ہوا *

* چوتھے قاصد کے بیان مین *

چوتھا قاصد جسگھڑی ہوام کے بادشاہ یعنے کیڑے مکوڑون کے سردار ثعبان کے پاس گیا اور تمام احوال حیوانون کا بیان کیا اُسنے سنتے ہی حکم کیا کہ سب کیڑے آکر حاضر ہون وہین تمام سانپ بچھو گرگٹ چھپکلی سوس مار مکڑی جون چونٹی کیچوے غرض جتنے کیڑے کہ نجاست مین پیدا ہوتے اور درخت کے پتون پر چلتے ہین سب آکر بادشاہ کے روبرو حاضر ہوئے اس کثرت سے ان کا مجمع ہوا کہ سوا خدا کے کسی کا مقدور نہین کہ شمار کر سکے بادشاہ نے جو انکی صورتین شکلین عجیب و غریب دیکھین متعجب ہوکر ایک ساعت چپکا ہو رہا پھر اُنکی طرف تامل کرکے دیکھا کہ بہت سے حیوان ہین جسم چھوٹا اور ضعیف حواس و شعور بھی کم نہایت متفکر ہوا کہ انسے کیا ہو سکیگا افعی و زرسینہ پہ بیٹھا کہ تیرے نزدیک اُن مین کوئی اِس قابل ہی کہ مناظرے کے واسطے ہم وہان بھیجین کہ انسانون سے مقابلہ کرے اسواسطے کہ یے حیوانات

اکثر گونگے بہرے اندھے ہیں ہاتھہ پانوں کچھہ بھی نہیں بدن پر بال و پر نظر نہیں آتے منقار و چنگل بھی نہیں اور بیشتر ضعیف و کم زور ہیں غرض بادشاہ کو اُنکے حال پر نہایت قلق و غم ہوا بے اختیار دل میں افسوس کر کے غم سے رونے لگا اور آسمان کی طرف دیکھکر خدا سے یہہ دعا مانگی کہ ای خالق و رازق تو ہی ضعیفون کے حال پر رحم کرتا ہی اپنے فضل و احسان سے اِنکے حال پر نظر کر کہ تو ارحم الرحمین ہی بارے بادشاہ کی دعا سے جتنے حیوان کہ وہان جمع تھے نہایت فصاحت و بلاغت سے باتین کرنے لگے *

* ملخ کے خطبے کے بیان مین *

ملخ نے جو دیکھا کہ بادشاہ اپنی رعیت اور فوج پر بہت سی شفقت و مہربانی کرتا ہی دیوار کی طرف بلند ہو کر اپنے ساز کو درست کر کے خدا کی حمد مین نہایت خوش الحانی سے نغمہ سرائی کرنے لگا اور یہہ خطبہ بہت فصاحت و بلاغت سے پڑھا حمد و شکر اُس منعم حقیقی کو لایق ہی جسنے روے زمین پر انواع و اقسام کی نعمتین پیدا کین اور اپنی قدرت کاملہ سے حیوانات کو زاویہ عدم سے عرصۂ وجود مین لاکر صورتین مختلف

بخشایش موجود تھا قبل زمان و مکان اور زمین و آسمان کے جلوہ گر تھا
نور وحدت سے بے آلایش امکان کے عقل فعال کو
بے ترکیب ہیولا اور صورت کے نور بسیط پیدا کیا بلکہ ایک
کن کے کہنے مین پردۂ نیستی سے نکال کر ساحت ہستی مین موجود
کر دیا بعد اسکے کہا ای بادشاہ اس گروہ کے ضعف و ناتوانی پر
کچھ غم نکر کیونکہ خالق انکا جسنے پیدا کیا اور رزق دیا ہمیشہ خبر
گیران رہتا ہی جسطرح کہ ماباپ اپنی اولاد پر شفقت اور
مہربانی کرتے ہین اسیطرح وہ بھی انکے حال پر رحم کرتا ہی
اسواسطے کہ خدا نے جسوقت حیوانات کو پیدا کیا اور صورتین
شکلین ہر ایک کی مختلف بنائین کسیکو قوت عطا کی اور کسی کو
کمزور رکھا بعضون کو دیان دول بڑا بخشا اور بعضون کو چھوٹا
جسم دیا مگر اپنی بخشش اور جود مین سبکو برابر رکھا ہی ہر ایک
کے موافق اسباب حصول منفعت اور آلات دفع مضرت کے
عطا کئے اس نعمت مین سب برابر ہین ایک کو دوسرے پر
کچھ فوقیت نہین ہاتھی کو جب کہ دیان دول بڑا دیا اور قوت
زیادہ بخشی دو دانت بھی لنبے بنائے کہ جنکے سبب درندون کے
شر سے محفوظ رہتا اور سونڈ سے فائدہ اٹھاتا ہی پشے کو اگر جسم

چھوٹا دیا تو اسکے بدلے دو بازو نہایت لطیف و سبک عطا کئے جنکے باعث اڑکر دشمنونسے بچ رہتا ہی اس نعمت مین کر جسکے سبب منفعت اتھاوین اور شر سے محفوظ رہین چھوٹے بڑے سب برابر ہین اسیطرح اس گروہ کو بھی کہ ظاہر مین بے بال و پر نظر آتے ہین اس نعمت سے محروم نہین رکھا ہی جبکہ خدا نے انکو اس حال پر پیدا کیا سب سامان کہ جسکے سبب منفعت حاصل کرین اور شر سے محفوظ رہین بنایا اگر بادشاہ تامل کرکے انکے احوال کو دیکھے تو معلوم ہو کہ ان مین جو کہ جسم مین چھوٹا اور ضعیف ہی وہ اڑنے مین سبک اور بے خوف ہی کہ ہر ایک گزند سے محفوظ رہتا اور منفعت حاصل کرنے مین اضطراب نہین کرتا اور تمام حیوانون مین جو کہ جسم مین بڑے اور قوت زیادہ رکھتے ہین وے قوت و دلیری کے سبب آپ سے گزند دفع کرتے ہین مانند ہاتھی اور شیر کے انکے سوا اور بھی وہ حیوان کہ جسم بڑے اور قوتین زیادہ رکھتے ہین اور بعضے جلد دوڑنے اور بھاگنے کے سبب ہر ایک شر سے محفوظ رہتے ہین مثل ہرن اور خرگوش و حمار وحشی وغیرہ کے اور بعضے اڑنے کے باعث مکروہات سے پناہ مین رہتے ہین مانند طایرون کے اور کتنے دریا مین

غوطے مارنے سے اپنے تئین خطرے سے بچاتے ہین جسطرح دریائی جانور ہین اور کتنے ایسے ہین کہ گڑھون مین چھپ رہتے ہین مثل چوہے اور چونٹی کے چنانچہ اللہ تعالی چونٹی کے قصے مین فرماتا ہی قالت نملة یا ایھا النمل ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم سلیمان وجنودہ وھم لا یشعرون یعنے چونٹیون کے سردار نے سب چونٹیون سے کہا کہ اپنے اپنے مکانون مین چھپ رہو کہ سلیمان اور اُسکی فوج تم کو پاؤن تلے مل نہ ڈالین کہ وے واقف نہین ہین اور بعضے وے ہین کہ خدا نے انکے چمڑے اور کھال کو سخت بنایا ہی جسکے باعث ہر ایک بلا سے محفوظ رہتے ہین جسطرح کچھوے مچھلی اور جو دریائی جانور ہین اور کتنے وے ہین کہ اپنے سر کو دم کے نیچے چھپا کر ہر ایک گزند سے بچ رہتے ہین مانند خار پشت کے اور اُن حیوانون کے معاش پیدا کرنے کی بھی بہت سی صورتین ہین بعضے جودت نظر سے دیکھ کر پرون کے زور سے اُڑتے ہین اور جہان کھانے کی چیز دیکھتے ہین جا پہنچتے ہین مثل گدھ اور عقاب کے اور بعضے سونگھ کر رزق اپنا ڈھونڈھ لیتے ہین جسطرح چونٹیان ہین چونکہ خدا نے ان حیوانون کو کہ نہایت چھوٹے اور ضعیف ہین حواس

اور اسباب روزی پیدا کرنے کا نہ دیا اپنی مہربانی سے محنت اور رنج کی تخفیف کر دی جسطرح اور حیوان بھاگنے اور چھپنے کی محنت و مشقت اٹھاتے ہین یے اُس محنت سے محفوظ ہین اسواسطے کہ اُنکو ایسے مکانون اور پوشیدہ جگہون مین پیدا کیا ہی کہ کوئی واقف نہین بعضون کو گھاس مین پیدا کیا اور بعضون کو دانے مین چھپایا ہی بعضون کو حیوان کے پیٹ مین اور کتنون کو مٹی اور نجاست مین رکھا ہی اور ہر ایک کی غذا اُسی جگہہ بغیر حس و حرکت اور رنج و مشقت کے پہنچتا ہی قوت جاذبہ اُنکو عطا کی ہی جسکے سبب رطوبات کو کھینچ کر بدن کی غذا کرتے ہین اور اسی رطوبات کے باعث جسم مین قوت رہتی ہی جسطرح اور حیوانات رزق کے واسطے چاتے پھرتے اور گزند سے بھاگتے ہین یے اُس محنت و رنج سے محفوظ ہین اسیواسطے خدا نے انکے ہاتھہ پاؤن نہین بنائے کہ چلکر روزی پیدا کرین نہ منہہ اور دانت دیئے کہ کچھ کھاوین نہ حلق ہی جسکے سبب نگل جاوین نہ معدہ ہی کہ جسمین ہضم کرین نہ انتریان اور رودے ہین کہ جسمین ثفل جمع ہو نہ جگر آ ہی کہ خون کو صاف کرے نہ طحال ہی کہ خلط سوداے

غلیظ کو جذب کرے یہ گردہ اور مثانہ ہی کہ پیشاب کو کھینچے
رگین ہین کہ خون اُن مین جاری ہونے پتھے ہین دماغ مین جنکے
سبب درستی حواس کی ہو امراض مزمنہ سے کوئی مرض اُنکو
نہین ہوتا کسی دوا کے محتاج نہین غرض سب آفتون سے کہ
جن مین بڑے بڑے قوی حیوان گرفتار ہین یے محفوظ ہین
پاک ہی وہ اللہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے اُنکے مطلب کو
جاری کیا اور ہر ایک رنج و عذاب سے محفوظ رکھا واسطے
اُسکے حمد و شکر ہی کہ ایسی نعمتین عطا کین جس گھڑی
ملخ اس خطبے سے فارغ ہوا ثعبان نے کہا خدا تیری فصاحت
و بلاغت مین برکت دیوے تو نہایت فصیح و بلیغ اور نہایت
عالم و عاقل ہی بعد اُسکے کہا تو وہان جا سکتا ہی کہ انسانون سے
جا کر مناظرہ کرے اُسنے کہا مین بسر و چشم حاضر ہون بادشاہ کے
فرمانے سے وہان جا کر اپنے بھائیون کا شریک ہونگا سانپ
نے اُسسے کہا وہان نکھیو کہ مین اژدہے اور سانپ کا بھیجا ہوا
آیا ہون ملخ نے کہا اسکا سبب کیا اسنے کہا اسواسطے کہ سانپ
اور آدمی مین عداوت و مخالفت بے اندازہ قدیم سے ہی
یہان تک کہ بعضے آدمی خدا پر بھی اعتراض کرتے ہین کہ اُنکو کیون

پیدا کیا ہی انسے کچھ فایدہ نہین بلکہ سراسر مضرت اور نقصان
ہی ملخ نے کہا یہہ کیون کہتے ہین اسنے کہا اسواسطے کہ اُنکے منہہ مین
زہر ہوتا ہی انسے سوا ے حیوانون کی ہلاکی اور موت کے کچھ
فایدہ نہین یے سب جہل و نادانی کے باعث بیہودہ بکتے ہین کسی
شی کی حقیقت و منفعت سے کچھ خبر نہین اسی واسطے خدا نے
انکو عذاب مین مبتلا کیا ہی حالانکہ وے سب انسے احتیاج رکھتے
ہین یہان تک کہ بادشاہ اور امیران حیوانونکے زہر کو انگوٹھیون
مین رکھتے ہین کہ وقت پر کام آتا ہی اگر خوب تامل کر کے ان
حیوانات کے احوال اور فایدے کو معلوم کرین اور یہہ زہر جو
انکے منہہ مین ہوتا ہی اسکی منفعت کو جانین تو یہہ نہ کہین کہ خدا نے
اُنکو کیون پیدا کیا انسے کچھ فایدہ نہین اور خدا پر بیہودہ اعتراض
نکرین اگرچہ خدا نے انکے زہر کو حیوانون کے ہلاک ہونیکا باعث
کیا ہی لیکن انکے گوشت کو اس زہر کے دفع کرنے کا سبب بنایا ہی
ملخ نے کہا ای حکیم کوئی فایدہ اور بھی بیان کر سانپ نے کہا
جسوقت خدا نے ان حیوانات کو جنکا ذکر تو نے اپنے خطبے مین
کیا پیدا کیا اور ہر ایک حیوان کی جنس کو اسباب اور آلات
عطا کئے جنکے سبب منفعت کو پہنچتے اور شر سے محفوظ رہتے

ہین بعضون کو معدہ گرم دیا ہی کہ چبانے کے بعد غذا ہضم ہو کر جزو
بدن ہوتی ہی سانپ کے واسطے نہ معدہ ہی کہ جس مین ہضم ہو
نہ دانت ہین کہ جسکے زور سے چابین بلکہ اسکے بدلے اُنکے مُنہہ مین
گرم زہر پیدا کیا ہی جسکے سبب کھاتے اور ہضم کرتے ہین
اسواسطے کہ جسوقت سانپ کسی حیوان کے گوشت کو مُنہہ مین
لیکر زہر گرم اُسپر ڈالتا ہی فی الفور وہ گوشت گل جاتا ہی کہ یہہ
اسکو نگلتا ہی پس اللہ تعالی یہہ زہر اُنکے مُنہہ مین نہ پیدا کرتا تو
بے کاٹے کو کچھ کھاسکتے غذا کسی طرح میسر نہوتی بھوکھ کے مارے
ہلاک ہوجاتے کوئی سانپ جہان مین نظر نہ آتا ملخ نے کہا یہہ بیان
کرکہ انسے حیوانون کو کیا منفعت پہنچتی ہی اور زمین پر اُنکے پیدا
ہونیکا کیا فایدہ ہی اسنے کہا جس طرح اور جانورونکے پیدا کرنے سے
منفعت ہی اُسی طرح انسے بھی فایدہ حاصل ہی ملخ نے کہا اس
بات کو مفصل بیان کر اسنے کہا جسوقت اللہ تعالی نے تمام عالم کو
پیدا کرکے ہر ایک امر کو اپنی مرضی کے موافق درست کیا تمام خلایق
سے بعضے مخلوقات کو بعضون کے واسطے پیدا کیا اور انکے اسباب
بنائے موافق اپنی حکمت کے جس مین صلاحیت عالم کی جانی وہی
کیا مگر کبھی کسی علت کے سبب بعضون کے واسطے فساد و نقصان

ہو جاتا ہی یہہ نہین کہ اللہ تعالی انکو اس فساد مین مبتلا کرتا ہی ہر چند
کہ اسکے علم مین فساد و شر ہر ایک امر کا ظاہر و باہر ہی مگر اس خالق کی
یہہ شان و عادت نہین ہی جس چیز مین صلاح و فلاح اکثر عالم کی
ہو تھوڑے سے نقصان کے لئے اسکو پیدا نہ کرے بیان اسکا یہہ
ہی کہ جسوقت اللہ تعالی نے تمام ستارون کو پیدا کیا ان مین سے
آفتاب کو عالم کے واسطے چراغ بنایا اور اسکی حرارت کو مخلوقات کی
حیات کا سبب کیا تمام عالم مین یہہ آفتاب اسطرح ہی جیسے جسم مین
دل ہوتا ہی جسطرح کہ دل سے حرارت غریزی پیدا ہو کر جسم مین پھیلتی
اور وہی سبب زندگانی کا ہی اسیطرح آفتاب کی حرارت سے
بھی خلایق کو فائدہ ہوتا ہی بعضون کو جو کبھی اسکے باعث کسی جہت
سے فساد و نقصان لاحق ہوتا ہی خالق کو مناسب نہین ہی کہ انکے
واسطے اسکو موقوف کر کے اکثر عالم کو فیض عام اور فائدہ تمام
سے محروم رکھے یہی حال زحل و مریخ اور تمام ستارون کا ہی کہ
انکے باعث صلاح و فلاح عالم کی ہی اگرچہ بعضے منحوس ساعتون
مین گرمی یا سردی کی زیادتی سے بعضون کو نقصان پہنچتا ہی اسی
طرح بادلون کو اللہ تعالی خلایق کی منفعت کے واسطے ہر ایک
طرف بھیجتا ہی اگرچہ بعضے وقت انکے سبب حیوانات کو رنج

ہوتا ہی یا کثرت سیلابی سے غریبون کے گھر خراب ہو جاتے ہین یہی حال تمام درند چرند سانپ بچھو مچھلی نہنگ حشرات الارض کا ہی ان مین سے بعضون کو نجاست اور عفونت مین پیدا کیا ہی کہ ہوا تعفن سے صاف رہے ایسا نہو کہ بخارات فاسدہ کے اٹھنے سے ہوا متعفن ہو جاوے اور عالم مین وبا آوے کہ سب حیوان ایک بار ہلاک ہو جاوین اسیواسطے یے سب کیڑے حشرات الارض اکثر قصائیون یا مچھلی بیچنے ولون کی دوکانون مین پیدا ہوتے اور نجاست مین رہتے ہین جب کہ نجاست سے یے سب پیدا ہوئے جو کچھ نجاست کا اثر تھا اسکو انھون نے اپنی غذا کی ہوا صاف ہو گئی و با سے لوگ سلامت رہے اور یے چھوٹے کیڑے بڑے کیڑون کے واسطے غذا بھی ہین کہ وے انکو کھاتے ہین غرض خالق نے کسی شی کو بیفایدہ نہین پیدا کیا جو کوئی اس فایدے کو نہین جانتا ہی خدا پر اعتراض کرتا اور رکھتا ہی انکو کیون پیدا کیا ان مین کچھ فایدہ نہین حالانکہ یہہ سب جہل و نادانی ہی کہ خدا کے فعل پر اعتراض بیجا کرتے ہین اُسکی صنعت و قدرت سے کچھ واقف نہین مین نے سنا ہی کہ بعضے جاہل آدمی یہہ گمان کرتے ہین کہ اللہ تعالی کی مہربانی فقط

قمر سے تجاوز نہین کرتی اگر وے تمام موجودات کے احوال مین فکر و تامل کرین تو معلوم ہو کہ عنایت و مہربانی اُسکی ہر ایک صغیر و کبیر کے شامل ہی اسواسطے کہ مبدء فیاض سے تمام مخلوقات پر فیضان نعمت ہی ہر ایک اپنی استعداد کے موافق فیض اسکا قبول کرتا ہی *

* یہہ فصل حیوانونکے کیلونکے جمع ہونے کے بیان مین *

صبح کے وقت کہ تمام حیوانونکے وکیل ہر ایک ملک سے آکر جمع ہوئے اوٗر جنون کا بادشاہ قضیے کے انفصال کے واسطے دیوان عام مین آکر بیٹھا چوبدار و نقیب بموجب حکم کے پکار کر کہا کہ سب نالش کرنیوالے اوٗر داد کے چاہنے والے جن پر ظلم ہوا ہی سامہنے آکر حاضر ہون بادشاہ قضیے کے انفصال کرنیکو بیٹھا ہی اوٗر قاضی مفتی حاضر ہین اس بات کے سنتے ہی جتنے حیوان و انسان کہ ہر ایک طرف سے آکر جمع ہوئے تھے صف باندھکر بادشاہ کے آگے کھڑے ہوئے اوٗر آداب و تسلیمات بجا لاکر دعائین دینے لگے بادشاہ نے ہر طرف خیال کیا دیکھا تو انواع و اقسام کی خلقت نہایت کثرت سے حاضر ہی ایک ساعت متعجب ہو کر ساکت رہ گیا بعد اسکے ایک حکیم جنی کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ تو اس

عجیب و غریب خلقت کو دیکھتا ہی اسیے غرض لی ای بادشاہ
مین انکو دیدۂ دل سے دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہون بادشاہ انکو
دیکھکر متعجب ہوتا ہی مین اُس صانع حکیم کی حکمت و قدرت
سے متعجب ہون کہ جسنے انکو پیدا کیا اور انواع و اقسام کی
شکلین بنائین ہمیشہ پرورش کرتا اور رزق دیتا ہر ایک بلا سے
محفوظ رکھتا ہی بادشاہ نے اُسکے علم حضوری مین حاضر ہین اسواسطے
کہ جب اللہ تعالی اہل بصارت کی نظر سے نور کے پردے مین
پوشیدہ ہوا و ہان وہم و فکر کا بھی تصور نہین پہنچتا ان صنعتونکو
اسنے ظاہر کیا کہ ہر ایک صاحب بصارت مشاہدہ کرے اور
جو کچھ اسکے پردۂ غیب مین تھا اُسکو عرصہ گاہ ظہور مین لایا
کہ اہل نظر اسکو دیکھکر اسکی صنعت بے ہمتائی اور قدرت
و یکتائی کا اقرار کرین دلیل و حجت کے محتاج نہووین اور یے
صورتین کہ عالم اجسام مین نظر آتی ہین امثال و اشکال ان
صورتون کی ہین جو عالم ارواح مین موجود ہین وہ صورتین کہ
اُس عالم مین ہین نورانی و لطیف ہین اور یے تاریک کثیف
ہین جسطرح تصویرونکو ہر ایک عضو مین مناسبت ہوتی
ہی اُن حیوانون کے ساتھ کہ جنکی وے تصویرین ہین اسیطرح

ہان صورتون کو بھی مناسبت ہی آن صورتون سے کہ عالم
ارواح مین موجود ہین مگر وے صورتین تحریک کرنے والی
ہین اور یے متحرک اور جو انسے بھی کم رتبہ ہین نے حس و
حرکت اور بے زبان ہین اور یے محسوس ہین وے صورتین
کہ عالم بقا مین ہمان باقی رہتی ہین اور یے فانی و زایل ہو جاتی
ہین بعد اسکے کھڑے ہوکر یہ خطبہ پڑھا حمد ہی واسطے اُس
معبود کے جسنے اپنی قدرت کاملہ سے تمام مخلوقات کو ظاہر کرکے
عرصۂ کاینات مین انواع واقسام کی خلقت پیدا کی اور تمام
مصنوعات کو جسمین کسی مخلوق کی عقل کو رسائی نہین ہی
موجود کرکے ہر ایک اہل بصیرت کی نظر مین تجلی اپنی صنعت
کے نور کی دکھائی عرصہ گاہ دنیا کو چھ طرفون سے محدود کرکے خلق
کی اسایش کے واسطے زمان و مکان بنایا افلاک کے کتنے درجے
بنا کر فرشتون کو ہر ایک جا متعین کیا حیوانات کو رنگ برنگ
کی شکلین اور صورتین بخشین نعمت خانۂ احسان سے انواع
واقسام کی نعمتین عطا کین دعا و زاری کرنے والون کو عنایت
بے نہایت سے مرتبہ قرب کا بخشا جو کہ اسکی کنہ مین عقل ناقص کو
دخل دیتے ہین انکو وادی ضلالت مین حیران و سرگردان رکھا

جنات کو قبل آدم کے آتش سوزان سے پیدا کر کے صورتین
عجیب اور اجسام لطیف بخشے اور تمام مخلوقات کو نہا نخانۂ
عدم سے ظاہر کر کے خصلتین علاحدہ علاحدہ اور مرتبے جدے جدے
عطا کئے بعضونکو اعلی علیین پر مکان سکونت کا بخشا اور بعضون کو
تہ خانۂ اسفل السافلین مین ڈالا اور کتنون کو ان دو
درجون کے درمیان رکھا اور ہر ایک کو شبستان جہان مین
شمع رسالت سے شاہراہ ہدایت پر پہنچایا حمد و شکر ہی
واسطے اسیکے جسنے ہمکو ایمان و اسلام کی بزرگی سے سرفراز
کر کے روے زمین کا خلیفہ کیا اور ہمارے بادشاہ کو نعمت علم
و حلم سے نصیبہ بخشا جسوقت یہہ حکیم خطبہ پڑھہ چکا بادشاہ نے
انسانون کی جماعت کی طرف دیکھا بے ستر آدمی صورتین
سبکی مختلف لباس طرح طرح کے پہنے ہوئے کھڑے تھے ان مین
سے ایک شخص خوب صورت راست قامت تمام بدن
خوش اسلوب نظر آیا وزیر سے پوچھا یہہ شخص کہان
رہتا ہی اسنے کہا یہہ ایران کا رہنے والا ہی سر زمین
عراق مین رہتا ہی بادشاہ نے کہا اسے کہو کچھ باتین کرے وزیر نے
اسکی طرف اشارہ کیا اسنے آداب بجا لاکر خطبہ کہا خلاصہ جسکا

یہہ ہی بڑا شکر ہی واسطے اسکے جسنے ہمارے رہنے کے لیئے
وے شہر و قریے بخشے جنکی آب و ہوا تمام روے زمین سے
بہتر ہی اور اکثر بندون پر ہمکو فضیلت بخشی حمد و ثنا ہی واسطے
اسکے جسنے ہمکو عقل و شعور و فکر و دانائی تمیز دے سب بزرگیان
عطا کین کہ اسکی ہدایت سے ہمنے صنعتین نادر اور علوم عجیب
ایجاد کیئے اُسی نے سلطنت و نبوت ہمکو بخشی ہمارے گروہ سے
نوح ادریس ابراہیم موسی عیسی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وسلم اتنے پیغمبر پیدا کیئے ہماری قوم سے بہت سے بادشاہ
عظیم الشان فریدون دارا اردشیر بہرام نوشیروان
اور کتنے سلاطین آل ساسان سے پیدا کیئے جنھون نے سلطنت
و ریاست اور فوج و رعیت کا بندوبست کیا ہم سب انسانونکے
خلاصہ ہین اور انسان حیوانون کے خلاصہ ہین غرض ہم تمام
جہان مین لب لباب ہین واسطے اسکے شکر ہی جسنے نعمات
کاملہ ہمکو بخشین اور تمام موجودات پر بزرگیان دین جب آدمی یہہ
خطبہ پڑھ چکا بادشاہ نے تمام جنون کے حکیمون سے کہا کہ اس آدمی
نے جو اپنی فضیلتین بیان کین اور اُنسے اپنا فخر کیا تم اسکا جواب
کیا دیتے ہو سب نے کہا یہہ سچ کہتا ہی مگر صاحب العزیمت کم

کسی کو اپنے کلام کے آگے بڑھنے نہین دیتا تھا اس آدمی کی طرف
متوجہ ہوکر اُنے پوچھا کہ سب باتون کا جواب دیوے اور انسانون
کی ذلت و گمراہی بیان کرے حکیمون سے مخاطب ہوکر کہا اے
حکیمو اس آدمی نے اپنے خطبے مین بہت سی باتین چھوڑ دین اور
کتنے عمدہ بادشاہون کا ذکر نہ کیا بادشاہ نے کہا انکو تو بیان کر اُسنے
عرض کی کہ اس عراقی نے اپنے خطبے مین یہہ نکہا کہ ہمارے سبب
جہان مین طوفان آیا جتنے حیوان کرۂ زمین پر تھے سب غرق
ہوگئے ہماری قوم مین انسانون نے بہت سا اختلاف کیا عقلین
پریشان ہوگئین سب عقلا حیران ہوئے ہم مین سے نمرود بادشاہ
ظالم پیدا ہوا جسنے ابراہیم خلیل اللہ کو آگ مین ڈالا ہماری
قوم سے بخت نصر ظاہر ہوا اسنے بیت المقدس کو خراب کیا
توریت کو جلا دیا سلیمان ابن داؤد اور تمام بنی اسرائیل کو قتل
کیا آل عدنان کو فرات کے کنارے سے جنگل اور پہاڑ کی
طرف نکال دیا نہایت ظالم و سفاک تھا کہ ہمیشہ خونریزی مین
مشغول رہتا بادشاہ نے کہا اس احوال کو یہہ آدمی کیونکر بیان
کرتا اس کہنے سے اسکو فایدہ نہ تھا بلکہ یہہ سب اسکی مذمت ہے
صاحب التزیت نے کہا کہ عدل و انصاف سے یہہ بات

معتمد ہی کہ مناظرے کے وقت سب فضیلتین اپنی بیان کرے
اور عیبون کو چھپاوے توبہ اور عذر نکرے بعد اسکے بادشاہ نے
پھر انسانون کی جماعت کی طرف دیکھا ان مین سے ایک شخص
گندم رنگ دبلا پتلا داڑھی بڑھی کمر مین زنار سرخ دھوتی
باندھے ہوئے نظر آیا وزیر سے پوچھا یہہ کون شخص ہی
اسنے کہا یہہ ہندی جزیرہ سراندیپ مین رہتا ہی بادشاہ نے
کہا اسے کہو یہہ بھی کچھ اپنا احوال بیان کرے چنانچہ اسنے بھی
بادشاہ کے بموجب حکم کے کہا شکر ہی واسطے اسکے جسنے
ہمارے لئے ملک وسیع اور بہتر عطا کیا کہ رات اور دن
وہان ہمیشہ برابر ہی سردی گرمی کی زیادتی کبھی نہین ہوتی
آب وہوا معتدل درخت اچھے ہرے گھاس وہان کی سب دوا
کھانین جواہرات کی بے انتہا سبزہ وہان کا ساک لکڑی نیشکر
سنگریزے وہان کے یاقوت وزبرجد حیوان موتے تازے
چنانچہ ہاتھی کہ سب حیوانون سے موتا اور جسم مین بڑا ہی
آدم کی بھی ابتدا وہین سے ہی اسیطرح تمام حیوانات کی
سب کی ابتدا خط استوا کے نیچے سے ہی ہمارے شہر سے انبیا
اور حکیم بہت ظاہر ہوئے اللہ تعالی نے صنعتین عجیب وغریب

ہمکو عطا کین نجوم و سحر اور کہانت بے سبب علوم بخشے ہمارے
ملک کے انسانونکو ہر ایک صنعت و خوبی مین سب سے بہتر
کیا صاحب العزیمت نے کہا اگر تو اپنے خطبے مین یہہ بھی داخل
کرتا کہ پھر ہمنے جسم کو جلایا بتون کی پرستش کی زنا کی کثرت سے
اولاد پیدا ہوئی ہم سب تباہ و رو سیاہ ہوئے تو لائق
انصاف کے ہوتا بعد اسکے بادشاہ نے ایک آدمی کو دیکھا
قد لنبا زرد چادر اوڑھے ہوئے ہاتھہ مین ایک کاغذ لکھا ہوا اسکو
دیکھتا اور آگے پیچھے ہٹتا اور حرکت کرتا ہی وزیر سے پوچھا
یہہ کون شخص ہی اسنے کہا یہہ شخص عبرانی بنی اسرائیل کی
قوم سے شام کا رہنے والا ہی فرمایا اسے کہو کچھہ بیان کرے
وزیر نے اُسکی طرف اشارہ کیا اسنے بموجب حکم کے خطبہ
طولانی کہا حاصل اور خلاصہ اُسکا یہہ ہی پڑھا شکر ہی واسطے
اُس خالق کے جسنے تمام اولاد آدم مین بنی اسرائیل کو مرتبہ
فضیلت کا دیا اور اُنکی نسل سے موسی کلیم اللہ کو مرتبہ نبوت
کا بخشا حمد و شکر ہی واسطے اُسکے جسنے ہمکو ایسے نبی کے تابع کیا
اور ہمارے واسطے انواع و اقسام کی نعمتین عطا کین صاحب
العزیمت نے کہا یہہ کیون نہین کہتا ہی کہ ہمکو خدا نے اپنے غضب

سے مسخ کرکے ریچھ اور بندر بنایا اور بت پرستی کے سبب
ذلت و خرابی مین ڈالا بعد اسکے پھر بادشاہ نے انسانون کی
جماعت کی طرف دیکھا ایک شخص لباس پشمینہ پہنے ہوئے
نظر آیا کمر مین تسمہ بندھا ہاتھہ مین انگیٹھی اُس مین لوبان
جلاکر دھوان کررہا ہی اور الحان سے کچھ بآواز بلند پڑھتا
ہی وزیر سے پوچھا یہہ کون شخص ہی اُسنے کہا یہہ شخص
سریانی حضرت عیسی کی امت سے ہی فرمایا اسسے کہو کچھ باتین
کرے سریانی نے بموجب حکم کے خطبہ کہ خلاصہ اُسکا یہہ ہی پڑھا
شکر ہی واسطے اُس خالق کے جسنے حضرت عیسی کو بطن
مریم سے بغیر باپ کے پیدا کرکے معجزہ نبوت کا بخشا اور
اُسکے سبب بنی اسرائیل کو گناہون سے پاک کیا اور ہمکو اُسکے
توابع و لواحق سے بنایا ہمارے گروہ سے بہت سے عالم و عابد
پیدا کئیے دلون مین ہمارے رحمت و مہربانی اور رغبت عبادت
عطا کی شکر ہی واسطے اُسکے جسنے ہمکو ایسی نعمتین بخشین
اسکے سوا اور بھی بہت سی فضیلتین ہم مین ہین کہ اُنکا ذکر ہمنے
نہین کیا صاحب العزیمت نے کہا سچ ہی یہہ بھول گیا کہ ہمنے
اسکی عبادت کا حق ادا نکیا کافر ہوگئے صلیب کی پرستش کی

اؤر سور کو قربانی کرا اسکا گوشت کھانے لگے خدا پر مکر و بہتان کیا
بعد اسکی بادشاہ نے ایک آدمی کو دیکھا دبلا پتلا گندم رنگ تہبند
باندھے چادر اوڑھے ہوئے کھڑا ہی پوچھا یہہ کون شخص ہی
وزیر نے کہا یہہ شخص قریشی کے کار ہنے والا ہی کہا اسے کہو یہہ
بھی کچھ اپنا احوال بیان کرے بموجب حکم کے اُسنے کہا شکر ہی
واسطے اللہ کے جسنے ہمارے لئے نبی مرسل محمد مصطفٰی صلی اللہ
علیہ وسلم کو بھیجا اؤر ہمکو اسکی امت مین داخل کیا قرآن کی
تلاوت اؤر نماز پنجگانہ و روزۂ رمضان وحج وزکواۃ کے واسطے
فرمایا بہت سی فضیلتین اؤر نعمتین مثل لیلۃ القدر اؤر نماز
جماعت اؤر علوم دین کے ہم کو بخشین اؤر بہشت مین داخل
ہونیکا ہمسے وعدہ کیا شکر ہی واسطے اسکے جسنے ہم کو
ایسی نعمتین عطا کین اِن کے سوا اؤر بھی بہت سی فضیلتین
ہم مین ہین جنکا بیان نہایت طول طویل ہی صاحب العزیمت
نے کہا یہہ بھی کہہ کہ ہمنے پیغمبر کے بعد دین کو چھوڑ دیا
منافق ہو گئے جب دنیا کے واسطے اماموں کو قتل کیا
بادشاہ نے پھر انسانون کی جماعت کی طرف دیکھا ایک
شخص سفید رنگ اسطرلاب اؤر رصد کے اسباب

ہاتھہ مین لئیے ہوے نظر آیا پوچھا یہہ کون ہی وزیر نے کہا
یہہ شخص رومی سرزمین یونان کا رہنے والا ہی بادشاہ
نے کہا اسے کہو یہہ بھی اپنا احوال بیان کرے چنانچہ اسنے
بھی بموجب حکم کہا حمد ہی واسطے اسکے جسنے ہمکو اکثر
مخلوقات پر فضیلت بخشی ہمارے ملک مین انواع و اقسام
کے میوے اور نعمتین پیدا کین اپنے فضل و احسان سے
ہم کو علوم عجیب و صنایع غریب بخشے ہر یک شی کی منفعت
پہچاننا رصد بناکر آسمان کا احوال جاننا ہیئت ہندسہ نجوم
رمل طب منطق حکمت اسکے سوا اور بہت سے علوم ہمکو
بتائے صاحب العزیمت نے کہا ان علمون پر تم عبث
فخر کرتے ہو اسواسطے کہ یے علوم تمنے اپنی دانائی سے نہین
ایجاد کئیے بلکہ بطلیموس کے زمانے مین علماء بنی اسرائیل سے
سیکھہ لئیے اور بعض علوم ثامسطیوس کے وقت مین مصر کے
عالمون سے اخذ کئیے ہین بعد اسکے اپنے ملک مین رواج دیکر
اب اپنی طرف نسبت کرتے ہو بادشاہ نے حکیم یونانی سے
پوچھا کہ یہہ کیا کہتا ہی اسنے کہا سچ ہی ہمنے اکثر علوم اگلے
حکیمون سے حاصل کئیے ہین جسطرح اب ہمسے اور لوگ

مہیا ہے ہمین یہی کارخانہ دنیا کا ہی کہ ایک سے دوسرے کو فایدہ
پہنچتا ہی چنانچہ حکماء فارس نے نجوم و رصد کا علم ہند کے حکیمون
سے اخذ کیا اسیطرح بنی اسرائیل کو سحر و طلسم کا علم سلیمان
ابن داؤد سے پہنچا بعد اسکے آخر صفت مین ایک آدمی نظر
آیا بدن قوی بڑی سی داڑھی آفتاب کی طرف نہایت
اعتقاد سے دیکھتا تھا بادشاہ نے پوچھا یہہ کون ہی وزیر نے
کہا یہہ شخص خراسانی ہی کہا اسے کہو کچھ یہہ بھی اپنا احوال
کہے چنانچہ اسنے بھی بموجب حکم کے کہا شکر ہی واسطے اسکے
جسنے ہمکو طرح طرح کی نعمتین اور بزرگیان بخشین ہمارے
ملک کو کثرت آبادی مین سب ملکون سے بہتر کیا اور اپنے
پیغمبرون کی زبانی ہماری تعریف کلام ربانی مین داخل کی
چنانچہ کتنی آیتین قرآن کی ہماری بزرگی و فضیلت پر دلالت
کرتی ہین غرض شکر ہی اُسکا جسنے ہمکو قوت ایمان کی سب
انسانون سے زیادہ بخشی اسواسطے کہ ہم مین سے بعضے توراۃ
و انجیل کو پڑھتے ہین گو کہ اسکے مطالب کو نہین سمجھتے مگر حضرت
موسیٰ اور عیسیٰ کی نبوت کو برحق جانتے ہین اور بعضے قرآن
کو پڑھتے ہین اگرچہ اُسکے معنے نہین جانتے لیکن پیغمبر آخر الزمان

کے دین کو دل سے قبول کرتے ہین ہمنے امام حسین کے غم مین
لباس ماتمی پہنا اور مردانیون سے خون کا بدلا لیا اور اُسکے
فضل سے امیدوار ہین کہ امام آخرالزمان کا ظہور ہمارے ہی
ملک مین ہوگا بادشاہ نے حکیمونکی طرف دیکھکر فرمایا
کہ اس آدمی نے جو اپنا فخر و مرتبہ بیان کیا تم اسکا کیا جواب دیتے
ہو ایک حکیم نے کہا اگر یے فاسق و فاجر و سنگدل نہوتے
اور آفتاب و ماہتاب کی پرستش نکرتے تو واقعی یے سب
باتین موجب فخر کی ہوتین جب کہ سب انسان اپنا اپنا مرتبہ
اور بزرگیان بیان کر چکے چوبدار نے پکار کر کہا صاحبو اب شام
ہوئی رخصت ہو صبح کو پھر حاضر ہونا *

* یہ فصل شیر کے احوال مین *

تیسرے دن جس وقت تمام حیوان و انسان بادشاہ کے
روبرو صف باندھکر کھڑے ہوئے بادشاہ نے سبکی طرف
متوجہ ہوکر دیکھا گیدڑ سامھنے نظر آیا پوچھا تو کون ہی اُسنے
عرض کی کہ مین حیوانون کا وکیل ہون بادشاہ نے کہا تجھکو کسنے
بھیجا ہی اسنے کہا مجھکو درندون کے بادشاہ شیر ابوالحارث
نے بھیجا ہی فرمایا وہ کس ملک مین رہتا اور رعیت اُسکی

کون ہی کہا جنگل و بیابان مین رہتا ہی اور تمام وحوش و بہایم اسکی رعیت ہین پوچھا اسکے مددگار کون ہین کہا جیسے باز ھے ہرن خرگوش لومڑی بھیڑیے سب اسکے یار و مددگار ہین فرمایا اسکی صورت اور سیرت بیان کر گیدڑ نے کہا وہ دیلے ڈول مین سب حیوانون سے بڑا قوت مین زیادہ ہیبت و جلال مین سب سے برتر سینہ چوڑا کمر پتلی سر بڑا کانیان مضبوط دانت اور رنگ جنگل سخت آواز بھاری صورت مہیب کوئی انسان و حیوان خوف سے سامھنے نہین آسکتا ہر ایک بات مین درست کسی کام مین یار و مددگار کا محتاج نہین سخی ایسا کہ شکار کرکے سب حیونات کو تقسیم کر دیتا ہی اور آپ موافق احتیاج کے کھتا ہی جب کہ دور سے روشنی دیکھتا ہی نزدیک جا کر کھڑا ہوتا ہی اسوقت غصہ اسکا فرو ہو جاتا ہی کسی عورت اور لڑکے کو نہین چھیڑتا راگ سے بہت خواہش و رغبت رکھتا ہی کسی سے ڈرتا نہین مگر جونٹی سے کہ یہ اسپر اور اسکی اولاد پر غالب ہی جس طرح پشہ ہاتھی اور بیل پر اور مکھی آدمیون پر غالب ہی بادشاہ نے کہا وہ اپنی رعیت سے کیا سلوک کرتا ہی عرض کی کہ وہ رعیت سے بہت سلوک و

براحت کرتا ہی بعد اسکے مین احوال اسکا مفصل بیان کرونگا *

* فصل ثعبان و تنین کے بیان *

بعد اسکے بادشاہ نے داہنے بائین جو خیال کیا اچانک ایک آواز
کان مین پہنچی دیکھا تو مانع اپنے دونون بازون کو حرکت دیتا اور
نہایت آواز باریک سے نغمہ سرائی کرتا ہی پوچھا تو کون ہی
اسنے کہا مین تمام کیرے مکرون کا وکیل ہون مجھکو انکے بادشاہ
نے بھیجا ہی پوچھا وہ کون ہی اور کہان رہتا ہی عرض کی کہ نام
اسکا ثعبان ہی بلند ٹیلون اور پہاڑون پر کرۂ زمہریر کے متصل
رہتا ہی جہان ابر و باران اور روئیدگی کچھ نہین حیوان وہان
شدت سرما سے ہلاک ہو جاتے ہین بادشاہ نے پوچھا اسکی
فوج و رعیت کون ہی اسنے کہا کہ تمام سانپ بچھو وغیرہ
اسکی فوج و رعیت ہین اور روئے زمین پر ہر ایک مکان
مین رہتے ہین پوچھا وہ اپنی فوج سے جدا ہوکر اتنی بلندی پر کیون
جاکر رہا ہی کہا اسواسطے کہ اسکے منہہ مین زہر ہوتا ہی اسکی
گرمی سے تمام بدن جلتا ہی وہان کرہ زمہریر کی سردی سے
خوش رہتا ہی بادشاہ نے کہا اسکی صورت و سیرت بیان کر
کہا صورت و سیرت اسکی بعینہ مثل تنین کے ہی فرمایا تنین کے

دمعت کسکو معلوم ہین جو بیان کرے ملنج نے کہا دریائی جانوروں کا
وکیل مینڈک سامہنے حضور مین حاضر ہی اسّے پوچھئے بادشاہ نے
اسکی طرف دیکہا یہ دریا کے کنارے ایک ٹیلے پر کہڑا ہوا تسبیح
وتہلیل مین مشغول تہا پوچھا تو کون ہی اسنے کہا مین دریائی
جانوروں کے بادشاہ کا وکیل ہون فرمایا اسکا نام و نشان بیان
کر کہا نام اسکا نہین ہی دریاے شور مین رہتا ہی تمام دریائی
جانور کچھوے مچھلی مینڈک نہنگ اسکی رعیت ہین بادشاہ
نے کہا اسکی شکل و صورت بیان کر اسنے کہا وہ ڈیل ڈول
مین سب دریائی جانوروں سے بڑا صورت عجیب شکل مہیب
قد لنبا تمام دریا کے جانور اسّے خوف کرتے ہین سر بڑا آنکہین
روشن منہہ چوڑا دانت بہت جتنے دریائی جانور پاتا ہی
بیشمار نگل جاتا ہی جب کہ بہت کہانے سے بدہضمی ہوتی ہی
اُسوقت کمان کی طرح خم ہو کر سر اور دم کے زور پر کہڑا ہوتا
اور بیچ کے دہڑ کو پانی سے نکال کر ہوا مین بلند کرتا ہی آفتاب
کی حرارت سے اسکے پیٹ کا کہانا ہضم ہو جاتا ہی اور بیشتر
اس حالت مین بیہوش بہی ہو جاتا ہی اُسوقت بادل جو دریا
سے اُٹھتے ہین اسکو لیکر خشکی مین ڈال دیتے ہین پہر وہ مرجاتا

اور درندون کی غذا ہوتا ہی اور کبھی بادلون کے ساتھ بلند ہو کر یاجوج وماجوج کی حد مین جاگرتا ہی اور چند روز انکی کھانے مین آتا ہی غرض جتنے دریائی جانور ہین اُسے ڈرتے اور بھاگتے ہین یہ کسی سے نہین ڈرتا مگر ایک جانور بچھو کے برابر ہی اُسسے نہایت خوف کرتا ہی اسواسطے کہ وہ جسوقت اسکو کاٹتا ہی زہر اُسکا تمام بدن مین اسکے اثر کرجاتا آخر پھر مرجاتا ہی اور تمام دریائی جانور جمع ہو کر ایک مدت تلک اسکا گوشت کھاتے ہین جسطرح اور چھوٹے جانور ونکو پھر کھاتا ہی اُسیطرح وے سب ملکر اسکو کھاتے ہین یہی حال شکاری جانورون اور طایرون کا ہی کنجشک وغیرہ پشون اور چونٹیون کو کھاتے ہین اور اُنکو باشے وشاہین شکار کرتے ہین پھر باز وعقاب اور گدھ باشہ وشاہین کو شکار کرکے کھاجاتے ہین آخر کو جب وے مرتے ہین تمام کیڑے مکوڑے چھوٹے جانور انکو کھاتے ہین یہی حال انسانونکا ہی کہ وے سب ہرن پاڑھے بکری بھیڑ اور طایرون کے گوشت کو کھاتے ہین جب کہ مرجاتے ہین قبر مین چھوٹے چھوٹے کیڑے انکے جسم کو کھاتے ہین تمام جہان کا یہی حال ہی

کبھی بڑے حیوان چھوٹے حیوان کو کھاتے ہین اور کبھی چھوٹے
حیوان بڑے حیوانون پر دانت مارتے ہین اسیواسطے
حکیمون نے کہا ہی کہ ایک کے مرجانے سے دوسرے کی بہتری
ہوجاتی ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَتِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا
بَیْنَ النَّاسِ وَمَا یَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ یعنی نوبت بنوبت پھیرتے
ہین ہم زمانیکو آدمیون مین اور سوائے عالمون کے کوئی اس بات
کو نہین جانتا ہی بعد اسکے کہا مین نے سنا ہی کہ سب آدمی گمان
کرتے ہین کہ ہم مالک اور تمام حیوان ہمارے غلام ہین مینے
جو حیوانون کا احوال بیان کیا اسے کیون نہین دریافت کرتے
کہ سب حیوانات مساوی ہین کچھ فرق نہین کبھی تو کھاتے
ہین اور کبھی آپ دوسرون کی غذا ہو جاتے ہین معلوم
نہین کہ حیوانون پر کس چیز سے فخر کرتے ہین حالانکہ جو حال
ہمارا ہی وہی حال اُنکا ہی کیونکہ نیکی اور بدی بعد مرنیکے
ظاہر ہوتی ہی مٹی مین سب مل جاوینگے آخر خدا کی طرف رجوع
کرینگے بعد اسکے بادشاہ سے کہا کہ انسان جو یہہ دعوی کرتے
ہین کہ ہم مالک اور سب حیوان غلام ہین اس مکر و بہتان
سے انکے سخت تعجب ہی نپٹ جاہل ہین کہ ایسی بات

خلاف قیاس کہتے ہین مین حیران ہون کہ وے کیونکر یہہ تجویز کرتے ہین کہ سب درند چرند شکاری جانور از دہے نہنگ سانپ بچھو انکے غلام ہین یہہ نہین جانتے کہ اگر درند جنگل سے اور شکاری جانور پہاڑون سے اور نہنگ دریا سے نکل کر اُن پر حملہ کرین کوئی انسان باقی نرہے اور انکے ملک مین آکر سبکو تباہ کر دیوین ایک آدمی جیتا نہ بچے غنیمت نہین جانتے اور اُسکا شکر نہین کرتے ہین کہ خدا نے انکے ننگ سے اُن سب حیوانون کو دور رکھا ہی مگر بے بیچارے حیوان جو انکے یہان گرفتار ہین رات دن انکو عذاب مین رکھتے ہین اسی سبب غرور مین آگئے ہین کہ بغیر دلیل و حجت کے ایسا دعوی بے معنی کرتے ہین بعد اسکے بادشاہ نے سامھنے دیکھا طوطا ایک درخت کی شاخ پر بیٹھا ہوا ایک کی باتین سنتا تھا پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین شکاری جانورون کا وکیل ہون مجھکو انکے بادشاہ عنقا نے بھیجا ہی بادشاہ نے کہا وہ کہان رہتا ہی اُسنے عرض کی دریاے شور کے جزیرون مین بلند پہاڑون پر رہتا ہی وہان کسی بشر کا گذر نہین ہوتا اور کوئی جہاز بھی وہان تک نہین جا سکتا

فرمایا اُس جزیرے کا احوال بیان کر اُسنے کہا زمین وہان کی
بہت اچھی ہی آب و ہوا معتدل چشمے خوشگوار انواع
واقسام کے درخت میوہ دار حیوانات طرح طرح کے
بیشمار بادشاہ نے کہا عنقا کی شکل وصورت بیان کر کہا
وہ ویلی ڈول مین سب طایرون سے بڑا ہی اُڑنے مین قوی
پنجے اور منقار سخت بازو نہایت چوڑے چکلے جسوقت اُنکو
ہوا مین حرکت دیتا ہی جہاز کے سے بادبان معلوم ہوتے ہین
دم لنبی اُڑنے کے وقت حرکت کے زور سے پہاڑ ہل جاتا ہی
ہاتھی گینڈے وغیرہ بڑے بڑے جانورون کو زمین سے
اُٹھا لیجاتا ہی بادشاہ نے کہا خصلت اُسکی بیان کر کہا خصلت
اُسکی بہت اچھی ہی اور کسی وقت مین بیان کرونگا بعد
اُسکے بادشاہ نے انسانون کی جماعت کی طرف دیکھا بے
شمار آدمی انواع واقسام کی شکلین طرح طرح کے لباس پہنے
ہوئے کھڑے تھے اُنسے کہا حیوانون نے جو کچھ بیان کیا اُسکے
جواب مین تامل و فکر کرو پھر پوچھا کہ تمھارا بادشاہ کون
ہی اُنھون نے جواب دیا ہمارے بادشاہ بہت سے ہین اور
ہر ایک اپنے ملک مین فوج و رعیت لئے ہوئے رہتا ہی

بادشاہ نے پوچھا اسکا کیا سبب کہ حیوانون مین باوجود کثرت کے ایک بادشاہ ہوتا ہی اور تم مین باوصف قلت کے بہت سے بادشاہ ہین انسانون کی جماعت سے عراقی نے جواب دیا کہ آدمی بہت سی احتیاج رکھتے ہین حالات آنکی مختلف ہین اسواسطے بہت بادشاہ انکے لئے چاہئے حیوانون کا یہہ طور اسلوب نہین ہی اور اُن مین بادشاہ وہی ہوتا ہی کہ ڈیل ڈول مین بڑا ہو انسانون مین بیشتر بالعکس اسکے ہی کیونکہ اکثر ان مین بادشاہ دبلے پتلے منحنی ہوتے ہین اسواسطے کہ بادشاہون سے غرض یہی ہی کہ عادل و منصف اور رعیت پرور ہوویں ہر ایک کے حال پر شفقت و مہربانی کریں اور انسانون مین بادشاہی نوکرون کے فرقے بھی بہت ہوتے ہین بعضے تو سپاہی ہتھیار بند ہاین کہ جو دشمن بادشاہ کا ہوتا ہی اسکو دفع کرتے ہین چور دغاباز اچکے جیب کترے انکے سبب شہرون مین فتنہ و فساد نہین کرنے پاتے اور بعضے وزیر دیوان و منشی ہوتے ہین جنکے سبب ملک مین بندوبست رہتا اور فوج کے واسطے خزانہ جمع ہوتا ہی بعضے وے ہین کہ زراعت و کاشتکاری سے غلہ پیدا کرتے ہین بعضے قاضی اور

مفتی ہین کہ خلائق مین شریعت کے احکام جاری کرتے ہین۔
اسواسطے کہ بادشاہونکو دین و شریعت بھی ضرور ہی کہ رعیت
گمراہ نہووے اور کتنے سوداگر اور اہل حرفہ ہین کہ ہرایک دیار
مین خرید و فروخت کا معاملہ کرتے ہین اور بعضے فقط خدمت کے
لئیے مخصوص ہین جسطرح غلام و خدمتگار ہوتے ہین اسیطرح
اور بھی بہت سے فرقے ہین کہ وے بادشاہونکے واسطے نہایت
ضرور ہین کہ بغیر اُنکے کاروبار موقوف ہوجاتا ہی اسیواسطے
انسانونکو بہت سے سردار چاہین کہ ہرایک شہر مین اپنے
اپنے گروہ کے انتظام و بندوبست مین مصروف رہین کسی طرحکا
خلل نہونے پاوے اور یہہ نہین ہوسکتا ہی کہ ایک بادشاہ
تمام انسانون کا بندوبست کرے اسواسطے کہ تمام ہفت اقلیم
مین بہت سے ملک واقع ہین ہرایک ملک مین ہزارون شہر
آباد ہین جن مین لاکھون خلقت رہتی ہی ہرایک کی زبان
مختلف مذہب جدا ممکن نہین کہ ہرایک آدمی سب ملکونکا
بندوبست کرسکے اسیواسطے اللہ تعالی نے انکے لئیے بہت سے
بادشاہ مقرر کئیے ہین اور یے سب سلاطین روے زمین پر خدا
کے نایب کہلاتے ہین کہ خدا نے انکو ملک کا مالک اور اپنے

بندون کا سردار کیا ہی کہ ملک کی آبادی مین مشغول رہین اور اسکی بندون کی قرار واقعی محافظت کرین ہر ایک کے حال پر شفقت و مہربانی رکھین خلق مین احکام عدالت کے جاری کرین جس چیز کو خدا نے منع کیا ہی اُسسے خلایق کو باز رکھین اور حقیقت مین سب کا نگہبان وہی ہی کہ ہر ایک کو پیدا کرتا اور رزق دیتا ہی *

* فصل مکھیون کے سردار کے احوال مین *

انسان جس وقت اپنے کام سے فارغ ہوا بادشاہ نے حیوانون کی طرف خیال کیا ناگاہ ایک مہین آواز کان مین پہنچی دیکھا تو مکھیون کا سردار یعسوب سامھنے اُرتا ہی اور خدا کی تسبیح و تہلیل مین نغمہ سرائی کرتا ہی پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین حشرات الارض کا بادشاہ ہون فرمایا تو آپ کیون آیا جس طرح اور حیوانون نے اپنے قاصد اور وکیل بھیجے تو نے اپنے رعیت اور فوج سے کسیکو کیون نہ بھیجا اسنے کہا مین نے اُنکے حال پر شفقت اور مہربانی کی تا کسیکو کچھ تکلیف نہ پہنچے بادشاہ نے کہا یہہ وصف اور کسی حیوان مین نہین ہی تجھہ مین کیونکر ہوا کہا مجھکو اللہ تعالی نے اپنی عنایت و مرحمت سے

مہر و محبت عطا کیا اسکے سوا اور بھی بہت سی بزرگیان اور
خوبیان بخشی ہین بادشاہ نے کہا کچھ بزرگیان اپنی بیان کر کہ ہم بھی
معلوم کرین اسنے کہا اللہ تعالی نے مجھکو اور میرے جد و آبا
کو بہت سی نعمتین بخشین کسی حیوان کو اسمین شریک
نہین کیا چنانچہ ملک و نبوت کا مرتبہ ہمکو بخشا اور ہمارے جد و آبا
کو نسل در نسل اسکا ورثہ پہنچایا یے دو نعمتین اور کسی
حیوان کو نہین دین اسکے سوا اللہ تعالی نے ہمکو علم ہندسہ
اور بہت سی صنعتین سکھائین کر اپنے مکانون کو نہایت
خوبی سے بناتے ہین تمام جہان کے پھل اور پھول ہم پر حلال کئے
کہ بے خلش کھاتے ہین ہمارے لعاب سے شہد پیدا کیا کہ
جسسے تمام انسانون کو شفا حاصل ہوتی ہی اس مرتبے پر ہمارے
آیات قرآنی ناطق ہین اور ہماری صورت و سیرت اللہ تعالی
کی صنعت و قدرت پر غافلون کے واسطے دلیل ہی کیونکہ
خلقت ہماری نہایت لطیف اور صورت بہت عجیب ہی
اسواسطے کہ اللہ تعالی نے ہمارے جسم مین تین جوڑ رکھے
ہین بیچ کے جوڑ کو مربع کیا نیچے کے دھڑ کو لنبا سر کو مدور بنایا
چار ہاتھ پاؤن مانند اضلاع شکل مسدس کے نہایت خوبی

ہے مناسب مقدار کے بنائے جنکے سبب نشست وبرخاست
کرتے ہین اور گھر اپنے اس خوش اسلوبی سے بناتے ہین
کہ ہوا ان مین ہرگز نہین جا سکتی کہ جسکے باعث ہمکو یا ہمارے
بچون کو تکلیف پہنچے ہاتھہ پانون کی قوت سے درخت کے پھل
پتے پھول جو کچھ پاتے ہین اپنے مکانون مین جمع کر رکھتے ہین
دونون شانون پر بازو بنائے جنکے باعث اُرتے ہین اور ہمارے
ڈنگ مین کچھہ زہر بھی پیدا کیا ہی کہ اسکے سبب دشمنونکے
شر سے محفوظ رہتے ہین اور گردن پتلی بنائی کہ دائین بائین سرکو
بخوبی پھیرتے ہین اور اسکے دونون طرف دو آنکھین روشن
عطا کی کہ اُنکی روشنی سے ہر ایک چیز کو دیکھتے ہین اور
منہہ بھی بنایا ہی کہ جسّے کھانیکی لذّت جانتے ہین دو ہونتھہ بھی
دیئے جنکے سبب کھانیکی چیزین جمع کرتے ہین اور ہمارے
پیٹ مین قوت ہاضمہ ایسی بخشی ہی کہ وہ رطوبات کو شہد
کردیتی ہی اور یہی شہد واسطے ہمارے اور اولاد کے
غذا ہی جس طرح چارپایون کی پستان مین قوت دی ہی کہ
اسکے سبب خون مستحیل ہوکر دودھہ ہوجاتا ہی غرض کہ
یہ نعمتین اللہ تعالی نے ہمکو عطا کی ہین اسکا شکر کہان تک

گر ین اسیواسطے بیٹن نے رعیت کے حال پر شفقت و
مہربانی کرکے اپنے اوپر تکلیف روا رکھی ان مین سے کسی کو
نہ بھیجا * جس وقت یعسوب اپنے کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے
کہا آفرین صد آفرین تو نہایت فصیح و بلیغ ہی سچ ہی کہ
تیرے سوا یے نعمتین اللہ تعالی نے کسی حیوان کو نہین
بخشین بعد اسکے پوچھا تیری رعیت اور سپاہ کہان ہی
اُسنے کہا تیلے پہاڑ درخت پر جہان سب بہیتا پاتے رہتے
ہین اور بعضے آدمیون کے ملک مین جاکر اُنکے گھرون مین
سکونت اختیار کرتے ہین بادشاہ نے پوچھا اُنکے ہاتھہ سے
کیونکر سلامت رہتے ہین کہا بیشتر اُنسے چھپ کر اپنے تئین
بچاتے ہین مگر کبھی جو وے قابو پاتے ہین تکلیف دیتے ہین
بلکہ اکثر چھتون کو توڑکر بچون کو مار ڈالتے ہین اور شہد
نکال کر آپس مین کھا لیتے ہین بادشاہ نے پوچھا پھر تم اس
ظلم پر اُنکے کیونکر صبر کرتے ہو اُسنے کہا ہم یہہ ظلم سب اپنے
اوپر گوارا کرتے ہین اور کبھی عاجز ہوکر اُنکے ملک سے نکل
جاتے ہین اُسوقت وے صلح کے واسطے بہت حیلے پیش
کرتے ہین طرح طرح کی سوغات عطر و خوشبو وغیرہ بھیجتے

ہین طباق اور دف بجاتے ہین غرض کہ انواع و اقسام کے
تحفے تحایف دیکر ہمکو راضی کرتے ہین ہمارے مزاج مین شر و
فساد نہین ہی ہم بھی اُنسے صلح کر لیتے ہین انکے یہان پھر چلے
آتے ہین تس پر بھی ہمسے راضی نہین ہین پیغمبر دلیل و
صحبت کے دعوی کرتے ہین کہ ہم مالک ہے غلام ہین *

* یہہ فصل جنونکی اپنے بادشاہون *
* اور سردارونکی اطاعت کے بیان مین *

پہر اسکے یعسوب نے بادشاہ سے پوچھا کہ جن اپنے بادشاہ
و رئیس کی اطاعت کس طرح کرتے ہین اس احوال کو
بیان کیجئے بادشاہ نے کہا یے سب اپنے سردار کی اطاعت
و فرمان برداری بخوبی کرتے ہین اور بادشاہ جو حکم کرتا ہی
اُسکو بجا لاتے ہین یعسوب نے کہا اُسکو مفصل بیان کیجئے
بادشاہ نے کہا جنون کی قوم مین نیک و بد اور مسلمان و کافر
ہوتے ہین جسطرح انسانون مین ہین جو کہ نیک ہین وے
اپنے رئیس کی اطاعت و فرمان برداری اس قدر کرتے
ہین کہ آدمیونسے بھی نہین ہو سکتی اسواسطے کہ اطاعت و
فرمان برداری جنات کی مثل ستارون کے ہی کیونکہ آفتاب

اُن مین بمنزلۂ بادشاہ کے ہی اور سب ستارے بجاے فوج و رعیت کے ہین چنانچہ مریخ سپہ سالار مشتری قاضی زحل خزانچی عطارد وزیر زہرہ حرم ماہتاب ولی عہد ہی اور ستارے گویا فوج و رعیت ہین اسواسطے کہ سب آفتاب کے تابع ہین اُسیکی حرکت سے حرکت کرتے ہین وہ جو ٹھہر رہتا ہی سب متوقف ہوجاتے ہین اپنے معمول و حد سے تجاوز نہین کرتے یعسوب نے پوچھا کہ ستارون نے یہہ خوبی اطاعت و انتظام کی کہان سے حاصل کی بادشاہ نے کہا یہہ فیض اُنکو فرشتون سے حاصل ہی کہ وے سب اللہ تعالی کی فوج ہین اور اُسیکی اطاعت کرتے ہین۔ یعسوب نے کہا فرشتون کی اطاعت کس طور پر ہی کہا جسطرح حواس خمسہ نفس ناطقہ کی اطاعت کرتے ہین تہذیب و تادیب کے محتاج نہین۔ یعسوب نے کہا اسکو مفصل فرمائے بادشاہ نے کہا کہ حواس خمسہ نفس ناطقہ کے واسطے محسوسات کی دریافت معلوم کرنے مین محتاج امر و نہی کے نہین ہین جس شی کے دریافت کرنیکے لیئے وہ متوجہ ہوتا ہی وے بے تامل و بلاتاخیر اسکو دوسری شی سے ممتاز کرکے نفس ناطقہ کو پہنچادیتے

ہین اسیطرح فرستے خدا کی اطاعت اؤر فرمان برداری
مین مصروف رہتے ہین جو حکم ہوتا ہی اسکو فی الفور
بجالاتے ہین اؤر جنون مین جو کہ بدذات اؤر کافر ہین ہرچند کہ
قرار واقعی بادشاہ کی اطاعت نہین کرتے مگر وے بھی بدذات
انسانون سے بہتر ہین اسواسطے کہ بعضے جنون نے باوجود کفر
اؤر گمراہی کے سلیمان کی اطاعت مین قصور نہ کیا ہرچند کہ
اُنھون نے عمل کے زور سے بہت رنج و مصیبتین پہنچائین پر
یے انکی فرمان برداری مین ثابت قدم رہے اؤر جو کبھی کوئی
آدمی کسی ویرانے یا جنگل مین جن کے خوف سے کچھ دعا اؤر
کلام پڑھتا ہی جب تلک اُس مکان مین رہتا ہی کسیطرحکا
رنج اسکو نہین دیتے اگر بحسب اتفاق کوئی جن کسی عورت یا
مرد پر مسلط ہوا اؤر کسی عامل نے وہان پر اُسکی رہائی کے
واسطے جنون کے رئیس کی حاضرات اؤر دعوت کی
فی الفور بھاگ جاتے ہین اسکے سوا انکے حسن اطاعت پر یہہ
دلیل ہی کہ ایک بار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ و سلم
کسی مکان مین قرآن پڑھتے تھے وہان جنون کا گذر ہوا سنتے ہی
سب کے سب مسلمان ہوئے اؤر اپنی قوم مین جا کر کتنون کو

اسلام کی دعوت کرکے نعمت ایمان سے بہرہ اندوز کیا چنانچہ
چند آیات قرانی اس مقدمے پر ناطق ہیں انسان انکے بالعکس
ہیں طبیعتون مین اُنکی شرک و نفاق بھرا ہی سراسر متکبر و
مغرور ہوتے ہیں بیشتر اخذ منفعت کے واسطے طریق
ہدایت سے منحرف ہوکر مشرک و مرتد ہوجاتے ہیں
ہمیشہ روے زمین پر قتال و جدال مین مصروف رہتے ہیں
بلکہ اپنے پیغمبرون کی بھی اطاعت نہین کرتے باوجود معجزے
اور کرامت کے صاف منکر ہوجاتے ہیں اگر کبھی ظاہر مین
اطاعت کرتے ہیں پر دل اِن کا شرک و نفاق سے خالی نہین ہی
ازبسکہ جاہل اور گمراہ ہیں کسی بات کو نہین سمجھتے تس پر
یہہ دعوی ہی کہ ہم مالک اور سب ہمارے غلام ہیں انسانون
نے جو دیکھا کہ بادشاہ مکھیون کے رئیس سے ہمکلام ہورہا
ہی کہنے لگے نہایت تعجب ہی کہ بادشاہ کے نزدیک حشرات
الارض کے رئیس کا یہہ رتبہ ہی کہ کسی حیوان کا نہین جنون کی
قوم سے ایک حکیم نے کہا اِس بات کا تم تعجب نکرو
اِسواسطے کہ یعسوب مکھیون کا سردار اگرچہ جسم چھوٹا
اور مسخنی ہی لیکن نہایت عاقل و دانا اور تمام حشرات

الارض کا رئیس و خطیب ہی جتنے حیوان ہین سبکو ریاست و سلطنت کے احکام تعلیم کرتا ہی اور بادشاہونکا یہی معمول ہی کہ اپنے ہم جنسون سے جو کہ سلطنت و ریاست مین شریک ہہین ہم کلام ہوتے ہہین اگرچہ وے شکل و صورت مین مخالف ہووین یہہ خیال اپنے دل مین نہ لاؤ کہ بادشاہ کسی غرض و مطلب کے واسطے انکی طرف داری و رعایت کرتا ہی القصہ بادشاہ نے انسانون کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ حیوانون نے تمھارے ظلم کا جو کچھ شکوہ بیان کیا سب تمنے سنا اور تمنے جو دعوی کیا اسکا بھی جواب انھون نے دیا اب جو کچھ تمکو کہنا باقی ہو اُسکو بیان کرو آدمیون کے وکیل نے کہا کہ ہم مین بہت خوبیان اور بزرگیان ہہین کہ وے ہمارے صدق دعوے پر دلالت کرتی ہہین بادشاہ نے کہا انھین بیان کرو رومی نے کہا کہ ہم بہت سے علوم اور صنعتین جانتے ہہین دانائی اور تدبیر مین سب حیوانون سے غالب ہہین دنیا اور آخرت کے امور بخوبی سرانجام کرتے ہہین اسّے یہہ معلوم ہوا کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہہین بادشاہ نے حیوانون سے کہا اسنے جو اپنی فضیلتین بیان کین تم اسکا جواب کیا دیتے ہو حیوانون کی جماعت نے یہہ بات سنکر سر جھکا لیا

کسی نے کچھ جواب نہ دیا مگر بعد ایک گھڑی کے مکھیون کے وکیل
نے کہا کہ یہہ آدمی گمان کرتا ہی کہ ہم بہت علوم اۏر تدبیرین جانتے
ہین جسکے سبب ہم مالک اۏر حیوانن ہمارے غلام ہین اگر آدمی
فکر و تامل کرین تو معلوم ہو کہ ہم اپنے امور مین کس طور پر انتظام
و بندو بست کرتے ہین دانائی و فکر مین انسے غالب ہین علم
ہندسہ مین یہہ مہارت رکھتے ہین کہ بغیر مسطر اۏر پرگار کے
انواع و اقسام کے دایرے اۏر شکلین مثلث اۏر مربع کھینچتے
ہین اپنے گھرون مین طرح طرح کے زاوِیے بناتے ہین سلطنت
و ریاست کے قاعدے آدمیون نے بھی ہمسے سیکھے اسواسطے
کہ ہم اپنے یہان دربان اۏر چوکیدار متعین کرتے ہین کہ ہمارے
بادشاہ کے سامھنے بغیر حکم کے کوئی آنے نہین پاتا درختون کے
پتون سے شہد نکال کر جمع کرتے ہین اۏر فراغت سے اپنے
گھرون مین بیٹھہ کر بال بچون کے ساتھہ کھاتے ہین جو کچھہ ہمارا
جھوٹھا بچ رہتا ہی یے سب آدمی اسکو نکال کر اپنے تصرف
مین لاتے ہین یہہ ہنر ہمکو کسی نے تعلیم نہین کئے مگر الله تعالی کی
طرف سے الہام ہوتا ہی کہ بغیر مدد اۏر اعانت اوستاد کے
ہم اتنے ہنر جانتے ہین اگر انسانون کو یہہ گھمنڈ ہی کہ ہم مالک

اور حیوان ہمارے غلام ہیں تو ہمارا جھوٹھا کیون کھاتے ہین
بادشاہون کا یہہ طریق نہین ہی کہ غلامون کا جھوٹھا کھاوین اور یے
اکثر امور مین ہمارے محتاج رہتے ہین ہم کسی امر مین انسے احتیاج
نہین رکھتے پس یہہ دعوی بے دلیل انکو نہین پہنچتا ہی اگر
چیونٹی کے احوال پر یہہ آدمی نگاہ کرے کہ باوجود چھوٹے جسم کے
کیونکر زمین کے نیچے طرح طرح کے مکان پیچدار بناتی ہی کیسی ہی
سیلابی ہو پانی اُن مین ہرگز نہین جاتا اور کھانے کے لئے غلہ جمع
کر رکھتی ہی اگر کبھی اُسمین سے کچھ بھیگ جاتا ہی نکال کر
دھوپ مین سکھاتی ہی جن دانون مین احتمال جمنے کا ہوتا ہی
انکے چھلکے دور کرکے دو ٹکڑے کر ڈالتی ہی گرمیون مین
بہت چونٹیان قافلے کے قافلے جمع ہو کر قوت کے واسطے ہر ایک
طرف جاتی ہین اگر کسی چیونٹی کو کہین کچھ نظر آیا اور
گرانی کے سبب اُٹھہ نہ سکا تھوڑا اسمین
سے لیکر اپنے مجمع مین آکر خبر کرتی ہی ان مین جو آگے بڑھتی ہی
وہ اُس چیز سے کچھ تھوڑا پہچان کے واسطے لیکر وہان جا
پہنچتی ہی پھر سب جمع ہو کر کس محنت و مشقت سے
اُسکو اٹھا لاتی ہین اگر کسی چیونٹی نے محنت مین سستی کی

اسکو مار کر نکال دیتی ہین بس اگرچہ آدمی تامل کرے تو معلوم ہو کہ چیونٹیان کیسا علم و شعور رکھتی ہین اسیطرح ٹڈی جبکہ فصل ربیع ہوتی ہین مین کھا پی کر موٹی ہوتی ہی کسی نرم زمین مین جا کر گڑھا کھود کر انڈا دیتی ہی اور اسکو مٹی سے چھپا کر آپ اُڑ جاتی ہی جب اسکی موت کا وقت آتا ہی طایر کھا جاتے ہین یا گرمی سردی کی کثرت سے آپ ہلاک ہو جاتی ہی دوسرے برس پھر فصل ربیع مین جن دنون ہوا معتدل ہوتی ہی اس انڈے سے ایک چھوٹا بچہ کیڑے کی مانند پیدا ہو کر زمین پر چلتا اور گھاس چرتا ہی جس وقت پر اسکے نکلتے ہین اور کھا پی کر موٹا ہوتا ہی پھر بھی بدستور سابق انڈا دیکر زمین مین چھپا دیتا ہی غرض اسیطور سال بسال بچے پیدا ہوتے ہین اسیطرح ریشم کے کیڑے کہ بیشتر پہاڑون کے درختون پر خصوصا توت کے درخت پر رہتے ہین ایام بہار مین جبکہ خوب موٹے ہوتے ہین اپنے لعاب کو درخت پر تن کر بآرام تمام اُس مین سوتے ہین جس وقت جاگتے ہین اسی جال مین انڈے دیکر آپ نکل جاتے ہین انکو طایر کھا لیتے ہین یا آپ خود بخود گرمی یا سردی سے مر جاتے ہین اور انڈے سال بھر بحفاظت اس مین رہتے ہین

دوسرے سال ان مین سے بچے پیدا ہوکر درخت پر چلنے پھرنے ہین جب یہہ تاڑے توانا ہوتے ہین اسیطور پر انڈے دیکر بچے پیدا کرتے ہین اور پھر بہی دیوارون اور درختون پر چھتے بناکر ان مین انڈے بچے دیتی ہین مگر یے کھانیکے واسطے کچھ جمع نہین کرتی ہین روز روز اپنا قوت ڈھونڈھ لیتی ہین اور جاڑے کے دنون مین غارون یا گڑھون مین چھپ کر مرجاتی ہین پوست اُنکا تمام جاڑون بھر وہان پڑا رہتا ہی ہرگز مرتا گلتا نہین پھر فصل ربیع مین خدا کی قدرت سے اُن مین روح آجاتی ہی بدستور اپنے اپنے گھر بناکر انڈے بچے پیدا کرتی ہین غرض اسیطرح تمام حشرات الارض اپنے بچون کو پیدا کرکے پرورش کرتے ہین فقط شفقت و مہربانی سے یہہ نہین کہ اُنسے کچھ خدمت کی توقع رکھتے ہین بخلاف آدمیون کے کوے اپنی اولاد سے نیکی اور احسان کے امیدوار رہتے ہین سخاوت اور جود کہ شیوہ بزرگون کا ہی ہرگز ان مین نہین پھر کس چیز سے ہمپر فخر کرتے ہین اور رکھی مچھر وانس وغیرہ کہ انڈے دیتے اور اپنے بچون کی پرورش کرتے اور گھر بناتے ہین صرف اپنے فایدے کے واسطے نہین بلکہ اس لئے

کہ بعد انکے مرنیکے اور کیڑے آکر آرام پاوین کیونکہ ان مین سے
ہر ایک کو اپنی موت کا یقین کامل حاصل ہی جبکہ موت کے
دن پورے ہوتے ہین رضامندی اور خوشی سے خود فنا ہو جاتے
ہین اللہ تعالی اپنی قدرت سے پھر دوسرے حال پیدا کرتا
ہی غرض کہ بے کسی حال مین اُسکا انکار نہین کرتے جسطرح
بعضے آدمی بعث و قیامت سے منکر ہین اگر آدمی ان حیوانوںکا
احوال معلوم کرین کہ یے اپنی معاش اور معاد مین انسے زیادہ
تدبیرین جانتے ہین بہہ فخر نکرین کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے
غلام ہین

* فصل *

جسوقت مرتی کاہیون کا وکیل اِس کلام سے فارغ ہوا جنون کے بادشاہ
نے نہایت خوش ہوکر اسکی تعریف کی اور انسانونکی جماعت کی
طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اسنے جو کہا سب سنا تمنے اب تُمھارے
نزدیک کوئی جواب باقی ہی انہین سے ایک شخص اعرابی نے
کہا کہ ہم مین بہت سی فضیلتین اور نیک خصلتین ہین جن سے
دعوی ہمارا ثابت ہوتا ہی بادشاہ نے کہا اُنھین بیان کرو
کہا کہ زندگی ہماری بہت عیش سے گذرتی ہی انواع و اقسام
کی نعمتین کھانے پینے کی ہمکو میسر ہین حیوانون کو وے نظر بھی

نہین آتین میوون کا مغز اور گودا ہمارے کھانے مین آتا ہی پوست اور گٹھلی یے کھاتے ہین اسکے سوا طرح طرح کے کھانے شیرمال باقرخانی گاؤ دیدہ گاوزبان کلیچے متنجن زیر بریانی مزعفر شیر برنج کباب قورما بورانی فرنی دودھ دہی گھی قسم قسم کی مٹھائی حلوا سوہن جلیبی لڈو پیڑے برفی امرتی لوزیات وغیرہ کھاتے ہین تفریح طبع کے واسطے ناچ رنگ ہنسی چہل قصے کہانی میسر ہین لباس فاخرہ اور زیورات طرح بطرح کے پہنتے ہین نمد قالین چاندنی جاجم اور بہت سے فرش فروش بچھاتے ہین حیوانون کو یے سامان کہان میسر ہین ہمیشہ جنگل کی گھاس کھاتے ہین اور رات دن تنگ دھڑنگ غلامون کی طرح محنت اور مشقت مین رہتے ہین یے سب چیزین دلیل ہین اسپر کہ ہم مالک اور یے غلام ہین طایر وکلا وکیل ہزار داستان سامھنے شاخ درخت پر بیٹھا تھا اُسنے بادشاہ سے کہا کہ یہہ آدمی جو اپنے انواع واقسام کے کھانے پینے پر افتخار کرتا ہی یہہ نہین جانتا کہ حقیقت مین انکے واسطے یہہ سب رنج وعذاب ہی بادشاہ نے کہا یہہ کیونکر ہی اسے بیان کر کہا اسواسطے کہ اس آرام کے لئے بہت محنتین اور رنج اُٹھاتے

ہین زمین کھودنا ہل جوتنا پل کھینچنا پانی بھرنا اناج بونا کاٹنا
تولنا پیسنا تنور مین آگ جلانا پکانا گوشت کے واسطے قصائیون
سے جھگڑنا بنئیون سے حساب کتاب کرنا مال جمع کرنیکے لئے
محنتین اُٹھانا علم و ہنر سیکھنا بدن کو رنج دینا دور دور ملکون کو جانا
دو پیسون کے واسطے امیرون کے سامھنے ہاتھ باندھکر کھڑے
ہونا غرض اِس جدوکد سے مال و اسباب جمع کرتے ہین بعد مرنے کے
وہ غیرون کے حصے مین آتا ہی اگر وجہہ حلال سے پیدا کیا ہی تو
اُسکا حساب وکتاب ہی نہین تو عذاب و عقاب اور ہم
اس رنج و عذاب سے محفوظ رہتے ہین کیونکہ غذا ہماری فقط
گھاس پات ہی جو چیز زمین سے پیدا ہوتی ہی بے محنت
و مشقت اُسکو اپنے تصرف مین لاتے ہین انواع و اقسام
کے پھل اور میوے کہ اللہ تعالی نے اپنی قدرت سے ہمارے
واسطے پیدا کئے ہین کھاتے ہین اور ہمیشہ اُسکا شکر کرتے
ہین فکر و تلاش کھانے پینے کی ہمارے دل مین کبھی نہین آتی
جہان جاتے ہین فضل الہی سے سب کچھ میسر ہوجاتا ہی اور
بنیے ہمیشہ قوت کی فکر مین غلطان پیچان رہتے ہین اور طرح
طرح کے کھانے جو بے کھاتے ہین ویسے ہی رنج و عذاب بھی

اُٹھاتے ہین امراض مزمنہ مین مبتلا رہتے ہین بخار درد سر ہیضہ
سرسام فالج لقوہ جوڑی کھانسی یرقان تپ دق پھوڑا پھنسی
کھجلی داد خنازیر پیچش اسہال آتشک سوزاک فیل پا نکوا سنا
غرض اقسام اقسام کی بیماریان انکو عارض ہوتی ہین دوا
دارو کے لئے طبیبون کے یہان دوڑے پھرتے ہین تسپر
بے حیائی سے کہتے ہین کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام
ہین انسان نے جواب دیا کہ بیماری کی خصوصیت کچھ ہمارے
واسطے نہین ہی حیوان بھی بیشتر امراض مین مبتلا ہوتے ہین
اُسنے کہا حیوان جو بیمار ہوتے ہین صرف تمھاری آمیزش اور اختلاط
سے کتے بلی کبوتر مرغ وغیرہ حیوانات کہ تمھارے یہان گرفتار ہین
اپنے طور پر کھانے پینے نہین پاتے ہین اسیواسطے بیمار ہوجاتے ہین
اور جو حیوان کہ جنگل مین مخلا بالطبع پھرتے ہین ہر ایک مرض
سے محفوظ ہین کیونکہ کھانے پینے کے وقت اُنکے مقرر ہین کمی
بیشی اُس مین نہین آتی اور بے حیوانات جو تمھارے یہان
گرفتار ہین اپنے طور پر اوقات بسر نہین کرنے پاتے کھانا
بیوقت کھاتے یا مارے بھوکھ کے اندازسے زیادہ کھاجاتے
ہین بدن کی ریاضت نہین کرتے اسی سبب کبھی کبھی بیمار

ہو جاتے ہیں تمھارے لڑکوں کے بیمار ہونیکا بھی یہی سبب
ہی کہ حاملہ عورتیں اور دائیاں حرص سے غیر مناسب کھانے
جن پر تم اپنا فخر کرتے ہو کھا جاتی ہیں اسی سے اخلاط غلیظہ
پیدا ہوتے ہیں دودھ بگڑ جاتا ہی اُسکے اثر سے لڑکے بدصورت
پیدا ہوتے اور ہمیشہ امراض مین مبتلا رہتے ہین انھین مرضون
کے باعث مرگ مفاجات اور شدت نزع اور غم و غصے
مین گرفتار رہتے ہین غرض کہ تم اپنے اعمال کی شامت سے ان
عذابون مین گرفتار ہو اور ہم ان سے محفوظ ہین کھانیکے اقسام
مین تمھارے یہان شہد نفیس تر اور بہتر ہی جسکو کھاتے اور
دوا مین استعمال کرتے ہو سو وہ مکھیون کا لعاب ہی تمھاری
صنعت سے نہین پھر کس چیز کا فخر کرتے ہو باقی پھل اور
دانے اُنکے کھانے مین ہم تم شریک ہین اور قدیم سے ہمارے
تمھارے جد و آبا شریک ہوتے چلے آئے ہین جن دنون تمھارے
جد اعلا حضرت آدم و حوا باغ بہشت مین رہتے تھے اور بے
محنت و مشقت وہان کے میوے کھاتے کسیطرح کی فکر و
محنت نہ تھی ہمارے جد و آبا بھی وہان اُس ناز و نعمت مین
انکے شریک تھے جب تمھارے بزرگوار اپنے دشمن کے

بھگانے سے خدا کی نصیحت بھول گئے اؤر ایک دانے کے
واسطے حرص کی وہانسے نکالے گئے فرشتون نے نیچے لا کر
ایسی جگہہ ڈال دیا جہان پھل پتے بھی نہ تھے میوہ اُنکا تو کیا دخل
ایک مدت تلک اِس غم مین روبا کئے آخر کو توبہ قبول ہوئی
خدا نے گناہ معاف کیا ایک فرشتے کو بھیجا اُسنے یہان آکر
زمین کھودنا بونا پیسنا پکانا لباس بنانا سکھلایا غرض رات
دن اِس محنت و مشقت مین گرفتار رہتے تھے جبکے اؤلاد بہت
پیدا ہوئی اؤر ہر ایک جگہہ جنگل و آبادی مین رہنے لگے پھر تو
زمین کے رہنے والون پر بدعت شروع کی گھر اُنکے چھین لئے
کتنون کو پکڑ کر قید کر لیا بہتیرے بھاگ گئے اُنکے قید و گرفتار کرنیکے
واسطے انواع و اقسام کے پھندے اؤر جال بنا بنا کر دورتے
ہوئے آخر کو نوبت یہان تک پہنچی کہ اب تم کھڑے ہو فخر
و مرتبہ اپنا بیان کرتے ہو مناظرے اؤر مجادلے کے واسطے
مستعد ہوا اؤر یہہ جو تم کہتے ہو کہ ہم خوشی کی مجلس کرتے
ہین ناچ رنگ مین مشغول رہتے ہین عیش و عشرت مین
اؤقات بسر کرتے ہین لباس فاخرہ اؤر زیور انواع و
اقسام کے پہنتے ہین اُنکے سوا اؤر بہت سی چیزین جو ہم کو میسر

نہین ہاین صحیح ہی لیکن اُنہین سے ہرایک چیز کے عوض تمکو عذاب و عقاب بھی ہوتا ہی کہ جس سے ہم محفوظ ہین کیونکہ تم شادی کی مجلس کے عوض ماتم خانے مین بیٹھتے ہو خوشی کے بدلے غم اُٹھاتے ہو راگ رنگ اوٗر ہنسی کے بدلے روتے اوٗر رنج کھینچتے ہو نفیس مکانون کی جگہہ تاریک قبر مین ہوتے ہو زیور کے عوض گلے مین طوق ہاتھون مین ہتھکڑی پاوٗن مین زنجیر پہنتے ہو تعریف کے بدلے ہجو مین گرفتار ہوتے ہو غرض ہرایک خوشی کے عوض غم بھی اُٹھاتے ہواوٗر ہم اِن مصیبتون سے محفوظ ہین کیونکہ یہ محنتین اوٗر رنج غلامون اوٗر بدبختون کے واسطے چاہئے اوٗر ہمکو تمھارے شہرون اوٗر مکانون کے بدلے یہہ میدان وسیع میسر ہی زمین سے آسمان تک جہان جی چاہتا ہی اُڑتے ہین ہرا ہرا سبزہ دریا کے کنارے بے تکلف چرتے چُگتے ہین بے محنت و مشقت رزق حلال کھاتے اوٗر پانی لیطف پیتے ہین کوئی منع کرنے والا نہین رسی ڈول مشک کوزے کے محتاج نہین یہ سب چیزین تمھارے واسطے چاہیین کہ اپنے کاندھون پر اُٹھاکر جا بجا لئے پھرتے اوٗر بیچتے ہو ہمیشہ محنت و مصیبت مین گرفتار

ہی ہوے سب نشانیان غلامون کی ہین یہہ کہانسے ثابت ہوتا ہی کہ تم مالک اور ہم غلام ہین بادشاہ نے انسانون کے وکیل سے پوچھا کہ اب تیرے نزدیک کوئی جواب اور باقی ہی اُسنے کہا ہم مین خوبیان اور بزرگیان بہت ہین کہ ہمارے دعوے پر دلالت کرتی ہین بادشاہ نے کہا اُنھین بیان کر ان مین سے ایک شخص عبرانی نے کہا کہ اللہ تعالی نے ہمکو انواع و اقسام کی بزرگیان بخشین دین و نبوت اور کلام منزل یے سب نعمتین عطا کین حلال و حرام اور نیک و بد سے آگاہ کر کے واسطے دخول جنت کے ہمکو خاص کیا غسل طہارت نماز روزہ صدقہ زکواۃ مسجدون مین نماز ادا کرنا منبرون پر خطبہ پڑھنا اور بہت عبادتین ہمکو تعلیم کین یے سب بزرگیان اس پر دلالت کرتی ہین کہ ہم مالک ہین اور یے غلام طایرون کے وکیل نے کہا اگر تامل و فکر کرو تو معلوم ہو کہ یے چیزین تمھارے واسطے رنج و عذاب ہین بادشاہ نے کہا یہہ رنج کسطرح ہی اُسنے کہا یے سب عبادتین اللہ تعالی نے اسواسطے مقرر کی ہین کہ گناہ انکے عفو ہو جاوین اور گمراہ نہونے پاوین چنانچہ

قرآن مین فرماتا ہی * اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ * یعنی نیکیان گناہون کو دفع کرتی ہین اگر یے قواعد شرعی پر عمل نکرین خدا کے نزدیک روسیاہ ہو وین اسنی خوف سے عبادت مین مشغول رہتے ہین اور ہم گناہون سے پاک ہین ہمکو کچھ احتیاج عبادت کی نہین جسے یے اپنا فخر کرتے ہین اور اللہ تعالی نے پیغمبرون کو اُن لوگون کے واسطے بھیجا ہی جو کہ کافر و مشرک اور گنہ گار ہین اسکی عبادت نہین کرتے رات دن فسق و فجور مین مشغول رہتے ہین اور ہم اس شرک و معاصی سے بری ہین خدا کو واحد و لاشریک جانتے ہین اور اُسکی عبادت مین مصروف رہتے ہین اور انبیا و رسول مثل طبیب و نجومی کے ہین طبیبونسے وہ ہی لوگ احتیاج رکھتے ہین جو کہ مریض و علیل ہوتے ہین اور نجومیون سے منحوس و بد طالع التجا کرتے ہین اور غسل و طہارت تمھارے واسطے اس لئے فرض ہوا ہی کہ ہمیشہ ناپاک رہتے ہو رات دن زنا اور اغلام مین اوقات بسر کرتے ہو اور بیشتر گندہ بدن ہوتے ہو اسواسطے تمکو طہارت کا حکم ہی اور ہم ان چیزون سے کنارہ کرتے ہین تمام بدن مین

ایک بار قربت کرتے ہین سو بھی شہوت و لذت کے واسطے نہین صرف بقاء نسل کے لئے اس امر کے مرتکب ہوتے ہین نماز روزہ اسواسطے فرض ہی کہ اسکے سبب تمھارے گناہ عفو ہو جاوین ہم گناہ کرتے نہین ہم پر کیون فرض ہووے صدقہ زکوۃ اس لئے واجب ہی کہ تم بہت مال حلال و حرام سے جمع کر رکھتے ہو اہل حقوق کو نہین دیتے اگر غریب و مسکین پر خرچ کرو تو کاہیکو زکواۃ فرض ہووے اور ہم اپنے ابناے جنس پر شفقت و مہربانی کرتے ہین محال ہے کبھی کچھ جمع نہین کرتے اور یہہ جو کہتے ہو کہ اللہ تعالی نے ہمارے واسطے حلال و حرام اور حدود قصاص کی آیتین نازل کی ہین سو یہہ تمھاری تعلیم کے واسطے ہی کیونکہ قلب تمھارے تاریک ہوتے ہین جہالت و نادانی سے فایدے اور نقصان کو نہین سمجھتے ہو اسواسطے معلم اور استاد کے محتاج رہتے ہو اور ہمکو بلا واسطہ پیغمبرون کے ہر ایک چیز سے اللہ تعالی خبر کرتا ہی چنانچہ آپ ہی فرماتا ہی وَاَوحٰی رَبُّكَ اِلَی النَّحلِ اَنِ اتَّخِذِي مِنَ الجِبَالِ بُیُوتًا یعنے خدا نے مکہی سے کہا کہ پہاڑ پر اپنا گھر بنا اور ایک مقام مین یون ارشاد کیا ہی کُلٌّ قَد عَلِمَ صَلٰوتَہٗ وَتَسبِیحَہٗ حاصل یہہ ہی کہ ہر ایک حیوان

وعا اور تسبیح جانتا ہی اور ایک موقع پر یون فرمایا ہی
فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ قَالَ
يَا وَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ
فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ یعنے اسنے ایک کوے کو بھیجا کہ جا کر
زمین کھودے اور قابیل کو دکھلا دے کہ وہ بھی اسطرح اپنے
بھائی کی نعش کو زمین کھود کر دفن کرے اُسوقت قابیل نے اُسکو
دیکھکر کہا افسوس کہ ہمکو اس کوے کے برابر بھی عقل نہین
ہی کہ بھائی کی نعش کو اسطرح دفن کرین غرض اس بات سے
نہایت ندامت اُٹھائی اور یہہ جو کہتے ہو کہ ہم جماعت کی نماز پڑھنے
کے واسطے مسجدون اور خانقاہون مین جاتے ہین ہمکو اسکی
کچھ احتیاج نہین ہی ہمارے واسطے سب مکان مسجد اور
قبلہ ہین جیدھر نگاہ کرتے ہین مظہر الہی نظر آتا ہی اور جمعہ
و عید کی نماز کے واسطے بھی کچھ خصوصیت ہمکو نہین ہم ہمیشہ
رات دن نماز روزے مین مشغول رہتے ہین غرض جن چیزون
پر تم فخر کرتے ہو ہمکو انکی کچھ احتیاج نہین ہی طایرون کا وکیل
جس گھڑی یہہ کہہ چکا بادشاہ نے انسانون کی طرف دیکھکر کہا
اب اور جو کچھ تمکو کہنا باقی ہو بیان کرو انسانون کی جماعت سے

عراقی نے جواب دیا کہ ابھی بہت فضیلتین اور بزرگیان ہم مین باقی ہین جنسے ثابت ہوتا ہی کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین چنانچہ زیب و آرایش کے واسطے انواع واقسام کے لباس دوشالہ کمخاب حریر دیبا سمور مشرو ع گلبدن ململ محمودی صحن اطلس جامدانی دوریا چارخانہ طرح طرح کے فرش قالین نمد جاجم چاندنی اسکے سوا اور بہت نعمتین ہمکو میسر ہین اسّے معلوم ہوتا ہی کہ ہم مالک اور یے غلام ہین کیونکہ حیوانون کو یہہ سامان کہان میسر ہی عریان محض جنگل مین غلامون کی طرح پڑے پھرتے ہین یے سب خدا کی بخششین اور نعمتین ہماری مالکیت پر دلیلان ہین ہمکو لائق ہی کہ ان پر حکومت خاوندانہ کرین جس طرح چاہین انکو رکھین یے سب ہمارے غلام ہین باد شاہ نے حیوانون سے کہا اب تم اسکا کیا جواب دیتے ہو درندونکے وکیل کلیلہ نے اس آدمی سے کہا کہ تم اس لباس فاخرہ اور ملایم پر جو اتنا فخر کرتے ہو یہہ کہو کہ یے طرح طرحکے لباس اگلے زمانے مین کہان تھے مگر حیوانون سے ظلم و بدعت کرکے چھین لیئے آدمی نے کہا یہہ بات تو کسوقت کی کہتا ہی کلیلہ نے کہا تمھارے یہان سب لباسون مین نازک و ملایم دیبا و حریر اور ابریشم ہوتا ہی سو وہ کیڑےکے

لعاب سے ہی اور یہہ کپڑا آدم کی اولاد مین نہین ہی بلکہ
حشرات الارض کی قسم سے ہی کہ اپنی پناہ کے واسطے
درختون پر لعاب سے تنتا ہی کہ جاڑے گرمی کی آفت سے
محفوظ رہے تم نے بجور و ظلم اُسّے چھین لیا اسی واسطے
اللہ نے تم کو اس عذاب میں گرفتار کیا ہی کہ اسے لیکر محنت
سے تانتے بانتے ہو پھر درزی سے سلاتے اور دہوبی سے دھلاتے
ہو غرض ایسے ایسے رنج و محنت اُتھاتے ہو کہ اُسکو احتیاط
سے رکھتے اور بیچتے ہو ہمیشہ اسی فکر مین غلطان پیچان رہتے
ہو اسی طرح اور لباس کہ بیشتر حیوانات کی کھال بال سے بنتے
ہین خصوص لباس فاخرہ تمھارے اکثر حیوان کی پشم ہوتے
ہین ظلم و تعدی سے انسے چھین کر اپنی طرف نسبت کرتے
ہو اسپر تفخر کرنا بیجا ہی اگر ہم اسے فخر کرین تو زیب
دیتا ہی کیونکہ اللہ تعالی نے ہمارے بدن پر پیدا کیا ہی کہ ہم اپنے
ستر و لباس کرین اسنے شفقت و مہربانی سے یہہ لباس ہمکو
عطا کیا ہی کہ سردی گرمی سے محفوظ رہین جس وقت ہم پیدا
ہوتے ہین اُسیوقت سے اللہ تعالی ہمارے بدن پر یہہ لباس
بھی پیدا کرتا اُسکی مہربانی سے بے محنت و مشقت یہہ سب ہمکو

ہنیسر ہی اوٗر ہم ہمیشہ دم مرگ تک اسی فکر مین مبتلا رہینگے جو
تمھارے جد اعلا نے خدا کی نافرمانی کی تھی اسی کے بدلے تم کو
یہہ عذاب ہوتا ہی * بادشاہ نے کلیلہ سے کہا کہ آدم کی ابتدا ے
خلقت کا احوال ہمسے بیان کر اُسنے کہا جسوقت اللہ تعالی نے
آدم و حوا کو پیدا کیا غذا اوٗر پوشش مثل حیوانات کے اُنکے
واسطے مہیا کی چنانچہ پورب کی طرف یاقوت کے پہاڑ پر خط
استوا کے نیچے یے دونون رہتے تھے جس وقت اُنکو پیدا کیا
صرف ننگے تھے سر کے بالون سے تمام بدن اُنکا چھپا رہتا اوٗر اُنھین
بالون کے سبب سردی گرمی سے محفوظ رہتے تھے اس باغ مین
چلتے پھرتے اوٗر تمام درختون کے میوے کھاتے تھے کسی نوع کی
محنت و مشقت نہ اُٹھاتے جسطرح اب یے لوگ اسمین گرفتار
ہین حکم الہی یہہ تھا کہ تمام بہشت کے میوے کھاؤ پر اس
درخت کے نزدیک نجاوین شیطان کے بہکانے سے خدا کی
نصیحت بھلادی اسیوقت سب مرتبہ جاتا رہا سر کے بال گر گئے
ننگے ہو گئے فرشتون نے بموجب حکم الہی کے وہان سے نکال باہر کر دیا
جیسا کہ جنوبن کے حکیم نے اس احوال کو پہلی فصل مین مفصل
بیان کیا ہی جسوقت درندون کے وکیل نے یہہ احوال بیان کیا

آدمی نے کہا ای درندو تمکو لازم و مناسب نہین ہی کہ ہمارے
سامہنے گفتگو کرو بہتر یہہ ہی کہ چپکے ہو رہو کلیلہ نے کہا اسکا کیا
سبب کہا اسواسطے کہ حیوانون مین تم سے زیادہ شریر و بدذات
کوئی نہین ہی اور کسی حیوان مین تمھارا سا قساوت قلبی نہین
اور مردار کھانے مین بھی اتنا حریص کوئی نہین ہی حیوانون کے
ضرر کے سوا تم مین کوئی فائدہ نہین ہمیشہ اُنکے قتل و غارت مین
رہتے ہو اسنے کہا یہہ کیونکر ہی اسے بیان کر کہا اسواسطے کہ جتنے درند
ہین حیوانات کو شکار کر کے کھا جاتے ہین استخوان توڑتے
اور لوہو پیتے ہین ہرگز انکے حال پر رحم نہین کرتے درندون کے
وکیل نے کہا کہ ہم جو یہہ حرکت حیوانون سے کرتے ہین فقط
تمھاری تعلیم سے والا ہم اسّے کچھ واقف بھی نہ تھے اسواسطے
کہ قبل آدم کے درند کسی حیوان کو شکار نکرتے تھے جو حیوان
کہ جنگل بیابان مین مرجاتا تھا اسکا گوشت کھاتے زندہ حیوان کو
تکلیف نہ دیتے غرض جب تلک ادھر اُدھر سے گراپڑا گوشت
پاتے کسی جاندار کو نہ چھیڑتے مگر وقت احتیاج و اضطرار
کے مجبور تھے جب کہ تم پیدا ہوے اور بکری بھیڑ گاے بیل
اونٹ گدھے پکڑ کر قید کرنے لگے کسی حیوان کو جنگل مین باقی

نہ کھا پھر گوشت انکا جنگل مین کہان سے ملتا لاچار ہو کر زندہ حیوان کو شکار کرنے لگے اور ہمارے واسطے یہہ حلال ہی جسطرح تمکو اضطرار کی حالت مین مردار کھانا روا ہی اور یہہ جو تم کہتے ہو کہ درندون کے دلون مین قساوت اور بیرحمی ہی ہم کسی حیوان کو اپنا شاکی نہین پاتے جیسا کچھ تم سے شکوہ کرتے ہین اور یہہ جو کہتے ہو کہ درند حیوانون کا پیٹ چاک کرکے لوہو پیتے اور گوشت کھاتے ہین تم بھی یہی کرتے ہو پھر یون سے کاٹنا ذبح کرکے کھال کھینچنا پیٹ چاک کرکے استخوان توڑنا بھون کر کھانا یہ حرکتین سب تمسے وقوع مین آتی ہین ہم ایسا نہین کرتے ہین اگر غور و تامل کرو تو معلوم ہو کہ درندون کا ظلم تمھارے برابر نہین ہی جیسا کہ بہایم کے وکیل نے اول فصل مین بیان کیا ہی اور تم آپس مین اپنے بھائی بندونسے یہہ حرکت کرتے ہو کہ درندے اُس سے واقف بھی نہین ہین اور یہہ جو کہتے ہو کہ تمسے کسی کو نفع نہین پہنچتا ہی سو یہہ تو ظاہر ہی کہ ہماری کھال بال سے تم سب کو نفع پہنچتا ہی اور جتنے شکاری جانور تمھارے یہان گرفتار ہین شکار کرکے تمکو کھلاتے ہین مگر یہہ کہو کہ تمسے حیوانات کو کیا فائدہ پہنچتا ہی

نقصان ظاہر ہی کہ حیوانون کو ذبح کرکے انکے گوشت کو کھاتے ہو
اور ہم سے تمکو اتنا بخل ہی کہ اپنے مردون کو بھی مٹی مین
گاڑ دیتے ہو کہ ہم کھانے نہ پاوین ہمکو نہ تمھارے زندون سے
فایدہ ہوتا ہی نہ مردون سے اور یہہ جو کہتے ہو کہ درندحیوانون کو
قتل و غارت کرتے ہین سو یہہ تمکو دیکھہ کر درندون نے اختیار
کیا ہی کہ ہابیل قابیل کے وقت سے اسوقت تلک دیکھتے
چلے آتے ہین کہ تم ہمیشہ جنگ و جدل مین مشغول رہتے ہو
چنانچہ رستم اسفندیار جمشید ضحاک فریدون افراسیاب
منوچہر دارا اسکندر وغیرہ ہمیشہ قتال و جدال مین رہے
اور اسی مین کھپ گئے اب بھی فتنہ و فساد مین تم مشغول ہو
تسپر بیحیائی سے فخر کرتے ہو اور درندون کو بدنام کرتے ہو
مکر و بہتان سے چاہتے ہو کہ اپنی مالکیت ثابت کرو جسطرح
تم ہمیشہ جنگ و جدل مین رہتے ہو درندون کو بھی کبھی دیکھا کہ
آپس مین ایک دوسرے کو رنج دیوے اگر درندون کے
احوال کو خوب تامل اور فکر سے دریافت کرو تو معلوم ہو کہ
وے تمسے کہین بہتر ہین انسانون کے وکیل نے کہا اسپر کوئی
ولیل بھی ہی اُسنے کہا جو تمھاری قوم مین زاہد و عابد ہوتے ہین

تمھارے ملک سے نکل کر پہار جنگل مین جہان درندون کے مکان ہین جاتے ہین اۆر اُنھین سے رات دن گرم صحبت رکھتے ہاین درند بھی اُنکو نہین چھیرتے پس اگر درند تمسے بہتر نہوتے تمھارے زاہد و عابد کاہیکو اُنکے پاس جاتے کیونکہ صالح اۆر پرہیزگار شریرون کے پاس نہین جاتے بلکہ انسے دور بھاگتے ہاین یہی دلیل ہی کہ درند تمسے بہتر ہین اۆر دوسری دلیل یہہ ہی کہ تمھارے ظالم بادشاہون کو اگر کسی آدمی کی صلاح و زہد مین شک واقع ہوتا ہی اُسکو جنگل مین نکال دیتے ہین اگر درند اُسکو نہین چھیرتے تو اسسے وے معلوم کرتے ہاین کہ یہہ شخص صالح اۆر متقی ہی کیونکہ ہر ایک جنس اپنی ہمجنس کو پہچان لیتی ہی اسی واسطے درند صالح جانکر اُنسے تعرض نہین کرتے سچ ہی ولی را ولی می شناسد ہان درندون مین شریر اۆر بد ذات بھی ہوتے ہاین سو یہہ کہان نہین ہر جنس مین نیک و بد ہوتے ہاین مگر جو درندکہ شریر ہاین وے بھی نیکون اۆر صالحون کو نہین چھیرتے پر بد ذات آدمیون کو کھاجاتے ہین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی * نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضاً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ * یعنے ظالمون پر ہمنے ظالمون کو مسلط کیا ہی کہ اپنے

گناہون کا نتیجہ پاوین جس گھڑی درندون کا دلیل اِس کلام
سے فارغ ہوا جنون کے گروہ سے ایک حکیم نے کہا یہہ سچ کہتا
ہی جو نیک لوگ ہین وے بدون سے بھاگ کر نیکون سے
الفت کرتے ہین اگرچہ غیر جنس ہوین اور جو بد ہین وے
بھی نیکون سے بھاگتے اور بدون سے جاکر ملتے ہین اگر انسان
شریر و بدذات نہ ہوتے تو عابد و زاہد انکا ہیکو جنگل پہار مین
جاکر رہتے اور درندون سے باوجود غیر جنسیت کے محبت
پیدا کرتے کیونکہ اِنکے اُنکے کچھ مناسبت ظاہری نہین ہی مگر
نیک خصلت مین البتہ شریک ہین تمام جنون کی جماعت نے
کہا یہہ سچ کہتا ہی اِسمین کچھ شک شبہہ نہین انسانون نے
ہر طرف سے جو یہہ لعن و طعن سنی نہایت شرمندہ ہوکر سب
نے اپنا سر جھکا لیا اتنے مین شام ہو گئی دربار برخاست ہوا سب
وہانسے رخصت ہوکر اپنے اپنے مکان کو گئے *

* یہہ فصل انسان اور طوطے کے مناظرے مین *

صبح کے وقت تمام انسان و حیوان دارالعدالت مین حاضر ہوئے
بادشاہ نے انسانون سے فرمایا کہ اگر تمکو اپنے دعوے پر کوئی
دلیل اور بھی بیان کرنا ہو اُسے بیان کرو انسان فارسی نے

کہا کہ ہم مین بہت اوصاف حمیدہ ہین جن سے دعوی ہمارا
ثابت ہوتا ہی بادشاہ نے کہا انھین بیان کرو اسنے کہا
ہمارے گروہ مین بادشاہ وزیر امیر منشی دیوان عامل فوجدار
نقیب چوبدار خادم یار مددگار ہین اُنکے سوا اور بھی بہت فریق
دولتمند اشراف. صاحب مروت اہل علم زاہد عابد پرہیزگار
خطیب شاعر عالم فاضل قاضی مفتی صرفی نحوی منطقی حکیم مہندس
نجومی کاہن معبر کیمیاگر ساحر ہین اور اہل حرفہ معمار جلاہے دھنیے
کفش دوز درزی وغیرہ بہت سے فرقے اور ان سب فرقون
مین ہر ایک کے جدے جدے اخلاق و اوصاف حمیدہ اور مذہب
و صنایع پسندیدہ ہین یے سب خوبیان اور اوصاف ہمارے
واسطے خاص ہین حیوانون کو انسے بہرہ نہین اسّسے یہہ معلوم ہوا
کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین انسان جس وقت یہہ
کہہ چکا طوطے نے بادشاہ سے کہا کہ یہہ آدمی اپنے فرقون کی زیادتی
مین پر افتخار کرتا ہی اگر طایرون کے اقسام کو دریافت کرے تو
معلوم ہو کہ انکے مقابلے مین سے نہایت کم ہین لیکن مین ہر ایک
انکے نیک فرقے کے مقابل دوسرا فرقہ بد اور ہر ایک صالح کی
جگہہ ایک شقی بیان کرتا ہون کہ انکی قوم مین نمرود فرعون کافر

فاسق مشرک منافق ملحد بدعہد ظالم رہزن چوتے عیار جیب کترے
اچکے جھوتھے مکار و دغاباز مخنث زانی مغلم جاہل احمق بخیل
انکے سوا اؤر بھی بہت سے فرقے کہ جنکے قول و فعل قابل بیان کے
نہین ہوتے ہین اؤر ہم انسے بُرے ہین مگر بیشتر خصایل حمیدہ
اؤر اخلاق پسندیدہ مین شریک اسواسطے کہ ہمارے گروہ
مین بھی سردار و رئیس اؤر یار مددگار ہوتے ہین بلکہ ہمارے
سردار سیاست و ریاست مین انسانونکے بادشاہونسے بہتر ہین
کیونکہ وے فقط اپنی غرض اؤر منفعت کے لئیے رعیت و فوجکی پرورش
کرتے ہین جب کہ مقصد انکا حاصل ہو جاتا ہی اسوقت فوج
و رعایا کے حال پر کچھ خیال نہین کرتے حالانکہ یہہ طریقہ رئیسون
کا نہین ہی ریاست و سرداری کے واسطے لازم ہی کہ بادشاہ
اپنی فوج و رعیت پر ہمیشہ شفقت و مہربانی رکھے جسطرح اللہ
تعالی ہمیشہ اپنے بندون پر رحمت کرتا ہی اسیطرح ہر ایک
بادشاہ کو چاہیے کہ اپنی رعایا پر نظر شفقت کی رکھے اؤر حیوانون
کے سردار فوج و رعایا کے حال پر ہمیشہ شفقت و مہربانی رکھتے
ہین اسیطرح چونتیون اؤر طایرون کے رئیس بھی اپنی رعیت
کی درستی اؤر انتظام مین مصروف رہتے ہین اؤر جو کچھ

فوج و رعایا سے سلوک و احسان کرتے ہین اُسکا بدلا اوٗر عوض نہین چاہتے اوٗر اپنی اوٗلاد سے بھی پرورش کے عوض نیکی کی توقع نہین رکھتے جسطرح آدمی اولاد کی پرورش کرکے پھر انسے خدمت لیتے ہین حیوان بچون کو پیدا کرکے پرورش کردیتے ہین پھر اُنسے کچھ غرض نہین رکھتے فقط شفقت و مہربانی سے پالتے اوٗر کھلاتے ہین خدا کی رہ پر ثابت قدم ہین کیونکہ وہ بندون کو پیدا کرکے رزق پہنچاتا ہی اوٗر اُنسے شکر کی توقع نہین رکھتا انسانون مین اگر یے فعل بد نہوتے تو اللہ تعالی اُنسے کیون فرماتا کہ شکر کرو ہمارا اوٗر اپنے ماباپ کا ہماری اولاد پر یہہ حکم نہین کیا کیونکہ یے کفر و نافرمانی نہین کرتے غرض جب وقت اس کلام تک پہنچا جنات کے حکیمون نے بھی کہا یہہ سچ کہتا ہی انسانون نے شرمندہ ہوکر سر جھکالیا کسی نے کچھ جواب نہ دیا اتنے مین بادشاہ نے ایک حکیم سے پوچھا کہ جن بادشاہون کا وصف بیان کیا کہ اپنی رعیت اوٗر فوج پر نہایت شفقت و مہربانی کرتے ہین وے کون بادشاہ ہین حکیم نے کہا مراد ان بادشاہون سے ملایکہ ہین اسواسطے کہ جتنی حیوانات کی اجناس و انواع و اشخاص ہین سبکے واسطے اللہ کی طرف سے ملایکہ مقرر ہین کہ ہر ایک کی

حفاظت اور رعایت کرتے ہین اور ملایکون کے گروہ مین بھی رئیس و سردار ہوتے ہین کہ اپنے اپنے گروہ پر شفقت و مہربانی رکھتے ہین بادشاہ نے پوچھا کہ فرشتون مین یہہ شفقت و مہربانی کہان سے ہوئی اُسنے کہا کہ انھون نے اللہ تعالی کی رحمت سے یہہ فایدہ حاصل کیا ہی کیونکہ جسطرح وہ اپنے بندون پر شفقت کرتا ہی دنیا مین کسیکی شفقت اسکے لاکھوین حصے کو نہین پہنچتی اسواسطے کہ اللہ تعالی نے جب اپنے بندون کو پیدا کیا ہرایک کی حفاظت کے لئے فرشتے مقرر کئے شکل و صورت نہایت خوبی اور لطافت سے بنائی حواس مدرکہ بخشے نفع اور نقصان سے سبکو خبردار کیا اور اُنھین کے آرام کے واسطے آفتاب و ماہتاب اور بروج و ستارے پیدا کئے درختون کے پھل پتون سے رزق پہنچایا غرض انواع واقسام کی نعمتین پیدا کین یہہ سب اسکی شفقت و مرحمت پر دلیل ہی بادشاہ نے پوچھا آدمیون کی حفاظت کے واسطے جو ملایکہ مقرر ہین انکا سردار کون ہی حکیم نے کہا وہ نفس ناطقہ ہی کہ جسوقت سے آدم پیدا ہوا اسیوقت سے یہہ اسکے جسم کا شریک ہی جن فرشتون نے کہ بموجب حکم الہی کے آدم کا سجدہ کیا انکو نفس

حیوانی کہتے ہین کہ نفس ناطقہ کے تابع ہین اور جسنے کہ سجدہ
نکیا وہ قوت غضبیہ و نفس امارہ ہی ابلیس بھی اسیکو کہتے ہین
نفس ناطقہ آدم کی اولادمین ابتک باقی ہی جسطرح صورت
جسمیہ آدم کی ابتک وہی باقی ہی اسی صورت پر پیدا ہوتے
اور رہتے ہین اور اسی صورت سے قیامت کے دن بنی آدم اٹھکر
کر بہشت مین داخل ہونیگے بادشاہ نے پوچھا اسکا کیا سبب
کہ ملایکہ اور نفوس نظر نہین آتے حکیم نے کہا اسواسطے کہ وے
نورانی اور شفاف ہین حواس جسمانی سے محسوس نہین
ہوتے مگر انبیا اور اولیا قلب کی صفائی کے سبب انکو دیکھتے
ہین کیونکہ نفوس انکے تاریکی جہالت سے پاک ہین خواب
غفلت سے بیدار رہتے ہین نفوس اور ملایکہ سے انکو مناسبت
ہی اسواسطے انکو دیکھتے اور انکا کلام سنکر اپنے ابناے
جنس کو خبر کرتے ہین بادشاہ نے یہہ احوال سنکر حکیم سے
فرمایا جزاک اللہ بعد اسکے طوطے کی طرف دیکھہ کر کہا تو اپنے
کلام کو تمام کر اُسنے کہا یہہ آدمی جو دعوی کرتا ہی کہ ہماری
قوم مین بہت کاریگر اور اہل حرفہ ہوتے ہین سو یہہ موجب
بات کا نہین ہی کیونکہ ہم مین بھی بعضے حیوان ان صنعتون

مین اُنکے شہر یک ہین چنانچہ مکھی اُنکے معمار اۆر مہندسون سے
تعمیر اۆر ترمیم مین زیادہ سلیقہ رکھتی ہی اپنے گھر کو بغیر
مٹی اۆر اینٹ اۆر چونے اۆر گچ کے بناتی ہی خط اۆر دایرہ
کھینچنے مین مسطر اۆر پرگار کی احتیاج نہین رکھتی اۆر یے
اسباب و آلات کے محتاج ہوتے ہین اسیطرح مکڑی
کہ سب کیڑون سے ضعیف ہی مگر تنے بننے مین انکے جلاہون سے
زیادہ ہوشیار ہی پہلے تو لعاب سے تار کھینچتی ہی بعد
اسکے مثل خطوط کے بناکر پھر اوپر سے اسکو درست کرتی
ہی اۆر بیچ مین کچھ تھوڑا مکھیونکے شکار کے واسطے کھلا
رکھتی ہی اۆر اس ہنر مین محتاج کسی اسباب کی نہین
اۆر جلاہے بغیر اسباب کے کچھ بن نہین سکتے اسیطرح
ریشم کے کیڑے کہ نہایت ضعیف ہین مگر اُنکے کاریگرون
سے علم و ہنر زیادہ جانتے ہین جسوقت کھا کر آسودہ ہوتے
ہین اپنے رہنے کی جگہہ پر آکر پہلے لعاب سے مثل خطوط
باریک کے تنتے ہین بعد اسکے اوپر سے پھر اسکو درست
اۆر مضبوط کرتے ہین کہ ہوا اۆر پانی کا اسمین دخل نہین ہوتا
اۆر اسی مین اپنے معمول کے موافق سو رہتے ہین یے سب ہنر

بغیر تعلیم ماں باپ اور استاد کے جانتے ہین سوئی تاگے کے
محتاج نہین ہوتے جس طرح انکے درزی اور رفوگر بغیر اسکے
کچھ بنا نہین سکتے اور ابابیل اپنے گھر کو چھتون کے نیچے معلق ہوا
مین بناتی ہی سیڑھی وغیرہ کی محتاج نہین اور بیا بھی کس
خوبصورتی سے اپنا گھر بناتا ہی اور دیمک کہ بغیر مٹی اور پانی
کے گھر بناتی ہی کسی چیز کی محتاج نہین ہی غرض سب طایر اور
حیوان گھر اور اشیانے بناتے اور اولاد کی پرورش کرتے ہین
انسانون سے زیادہ شعور و ہنر جانتے ہین چنانچہ شتر مرغ
کہ طایر اور بہایم سے مرکب ہی کس خوبی سے اپنے بچون
کی پرورش کرتا ہی جس وقت کہ بیس بائیس انڈے جمع
ہوتے ہین تین حصے کرکے بعضون کو مٹی مین بند کرتا ہی اور
بعضون کو آفتاب کی گرمی مین اور بعضون کو اپنے پر کے نیچے
رکھتا ہی جب کہ بہت سے بچے پیدا ہوتے ہین انکی پرورش
کے لئیے زمین کھود کر کیڑون کو نکالتا اور بچون کو کھلاتا ہی آدمیون
مین کوئی عورت اسطرح اپنے لڑکے کو پرورش نہین کرتی دائی
جنائی خبر لیتی ہی وقت جننے کے پیٹ سے نکال کر نہلاتی دھلاتی
ہی اور دودھ پلائی دودھ پلا کر گہوارے مین سلاتی ہی

سب کچھ وے کرتی ہین لڑکے کی ماکو کچھ خبر بھی نہین ہوتی اولاد لڑکے بھی انکے نسبتاً احمق ہوتے ہین نفع نقصان اصلا نہین سمجھتے مدرہ بیس برس کے بعد سن تمیز کو پہنچتے ہین پھر بھی معلم واد یب کے محتاج رہتے ہین زندگی بھر لکھنے پڑھنے مین اوقات بسر کرتے ہین تسپر احمق کے احمق رہتے ہین اور ہمارے بچے جس وقت پیدا ہوتے ہین اسی وقت ہر ایک نیک و بد سے واقف ہوجاتے ہین چنانچہ مرغ تیتر باتیر کے انڈے سے نکلتے ہی بے تعلیم ماباپ کے چگتے پھرتے ہین جو کوئی پکڑنے کا قصد کرتا ہی اسّے بھاگ جاتے ہین یہ عقل وشعور اُنکو اللہ تعالی کی طرف سے الہام ہوتا ہی کہ سب نیک و بد جانتے ہین سبب اسکا یہہ ہی کہ یے طایر بچون کے پالنے مین نر اور مادہ دونون شریک نہین ہوتے جسطرح اور طایر کبوتر وغیرہ کہ نر اور مادہ ملکر بچون کی پرورش کرتے ہین اسیواسطے خدا نے انکے بچون کو یہہ عقل عطا کی ہی کہ ماباپ کی پرورش کے محتاج نہین ہین آپ سے چگتے اور کھاتے ہین جسطرح اور حیوان و طایر کے بچے دودھ پلانے اور دانہ کھلانے کی احتیاج رکھتے ہاین ویسے یے نہین ہین پس اللہ تعالی کے نزدیک کیا رتبہ

بہ آ ہی ہم رات دن اُسکی تسبیح و تہلیل مین مشغول رہتے ہین
اسواسطے اسنے ہمارے حال پر یہہ کچھ مہربانی کی ہی اور یہہ جو تم
کہتے ہو کہ ہماری قوم مین شاعر و خطیب اور شاغل و ذاکر ہوتے
ہین اگر طایرون کی زبان سمجھو اور حشرات الارض کی تسبیح
کیڑونکی تکبیر بہایم کی تہلیل ملخ کا ذکر مینڈک کی دعا بلبل کا وعظ
سنگخوارے کا خطبہ مرغ کی اذان کبوتر کا غتکانا کوے کا غیب سے
خبر دینا ابابیل کا وصف کرنا لوکا خوف خدا سے ڈرانا انکے سوا
چیونٹی مکھی وغیرہ کی عبادت کا احوال جانو تو معلوم ہو کہ اُن مین
بہی فصیح بلیغ شاعر خطیب شاغل ذاکر ہوتے ہین چنانچہ اللہ
تعالی فرماتا ہی * وَاِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَا تَفْقَهُوْنَ *
حاصل یہہ ہی کہ ہرایک شی خدا کی حمد مین تسبیح کرتی ہی
لیکن تم نہین جانتے ہو پس خدا نے تم کو جہان کی طرف نسبت
کی ہی یعنے تم اُنکی تسبیح نہین سمجھتے ہو اور ہمکو علم کی طرف
منسوب کیا اور کہا * كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلٰوتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ * یعنے ہرایک
حیوان دعاو تسبیح جانتا ہی پس جاہل و عالم برابر نہین ہوتے
ہمکو تمپر فوقیت ہی پھر کس چیز سے فخر کرتے اور مکر و
بہتان سے کہتے ہو کہ ہم مالک اور حیوان غلام ہین اور

مضمون کا ذکر جو کرتے ہو سو یہہ عمل جاہلون پر چلتا ہی۔ عورتین اور لڑکے اسکے معتقد ہوتے ہین عقلا کے نزدیک کچھہ اسکا مرتبہ نہین ہی۔ بعضے نجومی حمقا کے بہکانے کے واسطے کہتے ہین کہ فلانے شہر مین دس یا بیس برس کے بعد یہہ حادثہ درپیش ہوگا حالانکہ اپنے احوال سے خبر نہین کہ اُسپر کیا گذریگا اور اسکی اولاد کا کیا حال ہوگا چند مدت کے قبل دیار بعید کا احوال بیان کرتا ہی تاکہ عوام الناس اسکو سچ جانین اور معتقد ہووین نجومیون کے کہنے کا وہی لوگ اعتبار کرتے ہین جو گمراہ و بغی ہین۔ جسطرح آدمیون کے بادشاہ ظالم و جابر عاقبت کے منکر ہین قضا اور قدر کو نہین جانتے مثل نمرود اور فرعون کے کہ نجومیون کے کہنے سے سیکڑون لڑکے بلکہ ہزارون قتل کروادالے یہہ جانتے تھے کہ دنیا کا انتظام سات ستارون اور بارہ برجون پر موقوف ہی یہہ نہ معلوم تھا کہ بغیر حکم الہی کے جسنے بروج اور ستارون کو پیدا کیا ہی کچھہ نہین ہوتا سچ ہی * مصرع * تقدیر کے آگے کچھہ تدبیر نہین چلتی * آخر خدا نے جو چاہا تھا وہی ہوا بیان اُسکا یہہ ہی کہ نمرود کو نجومیون نے خبر دی کہ ایک لڑکا تمھارے عہد مین پیدا ہوگا

بعد پرورش ہونیکی مرتبۂ عظیم حاصل کرکے بت پرستون
کے دین کو برہم درہم کریگا جب کہ اُنسے پوچھا کس جگہہ اور
کونسی قوم مین پیدا ہوگا اور کہان پرورش پاویگا یہہ نہ بتاسکے
بادشاہ سے کہا جتنے لڑکے اِس سال پیدا ہووین سب کو حکم
قتل کا کیجئے یہہ گمان کیا کہ وہ لڑکا بھی اُنہین قتل ہوجاویگا آخر
اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو پیدا کیا اور کافرون
کے شر سے محفوظ رکھا یہی معاملہ فرعون نے بنی اسرائیل سے
کیا یہان بھی خدا نے حضرت موسی کو اُنکی بدی سے پناہ مین رکھا
غرض نجومیون کا کہنا فقط خرافات ہی تقدیر نہین ٹلتی اور تم اُنسے
اپنا فخر کرتے اور کہتے ہو کہ ہماری قوم مین نجومی اور حکیم ہوتے
ہین یے لوگ گمراہون کے بہکانے کے واسطے ہین جو لوگ کہ
متوکل علی اللہ ہین وے انکی باتون کو نہین مانتے جس وقت
طوطا اس کلام تک پہنچا بادشاہ نے اُسے پوچھا اگر نجوم سے
بلیات کا دفع ہونا ممکن نہین پھر نجومی اسے کیون سیکھتے
اور دلیلون سے ثابت کرتے ہین اور اسے خوب کیون
کرتے ہین اُسنے کہا البتہ اسے بلا کا دفع ہونا ممکن ہی لیکن نہ
جسطرح کہ نجومی کہتے ہین بلکہ اللہ تعالی کی استعانت سے

گروہ پیدا کرنے والا نجوم کا ہی بادشاہ نے پوچھا کہ استعانت
اُسکی اللہ سے کیونکر کرے کہا کہ احکام شرعی پر عمل کرے
گریہ وزاری کرنا نماز پڑھنا روزہ رکھنا صدقہ اور زکواۃ دینا
خلوص دل سے عبادت کرنا یہی استعانت ہی جس وقت
اللہ تعالی سے اُسکے دفع ہونیکے واسطے سوال کرے البتہ
خدا محفوظ رکھتا ہی اسواسطے کہ نجومی اور کاہن قبل وقوع
حوادث کے خبر دیتے ہیں کہ اللہ تعالی یہہ حادثہ ظاہر کریگا اُسکے
واسطے بہتر یہہ ہی کہ اُسی اللہ سے اُسکے دفع کے واسطے
دعا مانگے نہ یہہ کہ قواعد نجوم پر عمل کرے بادشاہ نے کہا جسوقت
احکام شرعی پر عمل کیا اور بلا اُسسے دفع ہوئی اُسسے یہہ لازم
آتا ہی کہ مقدر الہی ٹل جاوے اسنے کہا مقدر اُسکا نہیں
ٹلتا مگر جو لوگ کہ اسکے دفع کے واسطے خدا سے مناجات کرتے
ہیں انکو اس حادثے سے محفوظ رکھتا ہی چنانچہ منجمون نے
جسوقت نمرود کو خبر دی کہ ایک لڑکا بت پرستوں کے دین کا
مخالف پیدا ہوکر تمھاری رعیت اور فوج کو برہم درہم کریگا اور
مراد اُسسے ابرہیم خلیل اللہ تھے اور اللہ تعالی نے اُنکو پیدا کرکے
نمرود اور اُسکی فوج کو انکے ہاتھونسے ذلیل و خراب کیا اگر

نمرود اسوقت خدا سے اپنی بہتری کے واسطے دعا مانگتا اللہ تعالی
اپنی توفیق سے اُسکو ابراہیم کے دین مین داخل کرتا وہ
اور اسکی فوج ذلت و خرابی سے محفوظ رہتے اسیطرح
موسی کے پیدا ہونے کی جب فرعون کو نجومیون نے خبر دی اگر
خدا سے اپنی بہتری کی واسطے دعا مانگتا اُسکو بھی خدا اُنکے
دین مین داخل کر کے ذلت سے محفوظ رکھتا جسطرح اُسکی
عورت کو اللہ تعالی نے ہدایت کی اور نعمت ایمان کی
بخشی قوم یونس نے جسوقت عذاب مین مبتلا ہو کر خدا سے
دعا مانگی اللہ نے انکو اُس عذاب سے پناہ مین رکھا بادشاہ نے
کہا سچ ہی اب نجوم کا سیکھنا اور قبل وقوع حادثہ کے خبر دینا
اور خدا سے اسکے دفع کرنیکے لئے دعا مانگنا اِن سب چیزون کا
فایدہ معلوم ہوا اسیواسطے حضرت موسی نے بنی اسرائیل
کو نصیحت کی تھی کہ جسوقت تم کسی بلا سے خوف کرو اسوقت
خدا سے دعا مانگو اور تضرع و زاری کرو کیونکہ وہ تمکو صدق دعا
کے سبب اُس حادثے سے محفوظ رکھیگا آدم سے لیکر محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ و سلم تک یہہ طریقہ جاری تھا کہ ہر ایک حادثے
کے وقت اپنی امت کو یہی حکم کرتے تھے پس لازم ہی کہ احکام

نجوم کے واسطے اس طور پر عمل کرے ۔ جسطرح کہ اس زمانیکے
نجومی خلق کو بہکاتے ہین خدا کو چھوڑ کر گردش فلک کی طرف
دوڑتے ہین مریضون کی صحت کے واسطے بھی پہلے خدا کی طرف
رجوع کرے کیونکہ شفای کلی اُسیکی عنایت اور مہربانی سے
حاصل ہوتی ہی یہہ نچاہیے کہ بارگاہ شافی حقیقی سے پھر کر طبیبون
کے یہان رجوع کرے بعضے آدمی کہ ابتداے مرض مین طبیبونسے
رجوع کرتے ہین انکے علاج سے کچھ فایدہ نہین ہوتا پھر وہانسے
ناامید ہوکر خدا کی طرف رجوع کرتے ہین بلکہ بیشتر عرضیون
پر احوال اپنا نہایت الحاح و زاری سے لکھکر مسجدون
کی دیوارون یا ستونون پر لٹکا دیتے ہین خدا شفا بخشتا ہی
اسیطرح چاہیے کہ تاثیرات نجوم کے واسطے اسی خدا سے رجوع
لاوے نجومیون کے بہکانے پر عمل نکرے چنانچہ ایک بادشاہ تھا
اسکو نجومیون نے خبر دی کہ اس شہر مین ایک حادثہ ہوگا جسسے
شہر کے رہنے والونکو بہت خوف ہی بادشاہ نے پوچھا کسطرح
ہوگا تفصیل اُسکی نہ بتلا سکا مگر اتنا کہا کہ فلانے مہینے فلانی
تاریخ یہہ حادثہ وقوع مین آویگا بادشاہ نے لوگونسے پوچھا
کہ اسکے دفع کے واسطے کیا تدبیر کیا چاہیے جو لوگ کہ اہل شرع تھے

اُنھون نے کہا پھر یہہ ہی کہ اس روز بادشاہ اور تمام شہر کے رہنے والے چھوٹے بڑے بستی سے باہر نکل کر میدان مین رہین اور خدا سے اسکے دفع کے لئے الحاح و زاری کرین شاید خدا اُس بلا سے محفوظ رکھے بموجب انکے کہنے کے بادشاہ اس دن شہر سے باہر جا رہا اور بہت سے آدمی بادشاہ کے ساتھہ باہر نکلے خدا سے دعا مانگنے لگے کہ اس بلا سے محفوظ رہین اور تمام رات وہان جاگتے رہے مگر بعضے آدمیون نے نجومی کے کہنے سے کچھہ خوف نکیا اُسی شہر مین رہ گئے رات کو نہایت شدت سے پانی برسا وہ شہر زمین نشیب مین واقع تھا چارون طرف سے پانی کھچ کر شہر مین بھر گیا جتنے آدمی بستی مین رہ گئے تھے سب ہلاک ہوگئے اور جو لوگ کہ شہر کے باہر دعا و زاری مین مشغول تھے سلامت رہے جسطرح طوفان سے نوح اور وے لوگ کہ ایمان لائے تھے محفوظ رہے اور باقی سب غرق ہوگئے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی * فَاَنجَینَاہُ وَالَّذِینَ مَعَہٗ فِی الفُلکِ وَاَغرَقنَا الَّذِینَ کَذَّبُوا بِاٰیَاتِنَا اِنَّھُم کَانُوا قَومًا عَمِینَ * یعنے نجات دی ہمنے نوح کو اور اُن لوگون کو جو اُسکے ساتھہ کشتی پر بیٹھے تھے اور جنھون نے ہماری آیتون کو جھوٹھہ جانا تھا اُنکو

غرق کر دیا کیونکہ وہ قوم گمراہ تھی فلاسفی اور منطقی پر جو ہم
فخر کرتے ہو سو وے تمھارے فایدے کے واسطے نہین ہین
بلکہ تمھین گمراہ کرتے ہین آدمی نے کہا یہہ کیونکر ہی اسے
بیان کر کہا اسواسطے کہ وے طریقہ شریعت سے پھیر دیتے
ہین کثرت اختلاف سے احکام دین کے اٹھا دیتے ہین سبکی
رائین اور مذہب مختلف بعضے تو عالم کو قدیم کہتے ہین، بعضے
ہیولا کو قدیم جانتے ہین. بعضے صورت کے قدم پر دلیل لاتے
ہین. بعضے کہتے ہین کہ عاقین دو ہین. بعضے تین عاقین ثابت کرتے
ہین. بعضے چار کے قایل ہین. بعضے پانچ کہتے ہین. بعضے چھہ سے
سات تک ترقی کرتے ہین. بعضے صانع اور مصنوع کی معیت
کے قایل ہین. بعضے زمانے کو غیر متناہی کہتے ہین. بعضے تناہی پر دلیل
لاتے ہین. بعضے معاد کے مقر ہین. بعضے منکر بعضے رسالت اور
وحی کا اقرار کرتے ہین. بعضے انکار. بعضے شک مین حیران
سرگردان ہین. بعضے عقل و دلیل کے مقر ہین. بعضے تقلید پر قایم
ہین انکے سوا اور بھی بہت سے مذاہب مختلف ہین کہ جن مین
یے سب گرفتار ہین اور ہمارا دین و طریق ایک ہی خدا کو
واحد لاشریک جانتے ہین رات دن اُسکی تسبیح و تہلیل مین

مشغول ہین کسی بد ے پر اُسکے اپنا فخر نہین .بیان کرتے جو کچھ
ہماری قسمت مین مقدر کیا ہی اسپر شاکر ہین اسکے حکم سے
باہر نہین ہین یہہ نہین کہتے کہ یہہ کیون اور کسواسطے ہی
جسطرح آدمی اُسکے احکام اور مشیت و صنعت مین اعتراض
کرتے ہین مہندسون اور ساحون پر جو تم اپنا فخر کرتے ہو سو
وے دلیاون کی فکر مین رات دن گھبرائے ہوئے رہتے ہین
جو چیزین کہ وہم و تصور سے باہر ہین اُنکا دعوی کرتے ہین
اور آپ نہین جانتے جو علوم کہ اُن پر واجب ہین اُنکی طرف
میل نہین کرتے خرافات کی طرف جسّے کچھ احتیاج متعلق
نہین قصد کرتے ہین .بعضے اجرام و ابعاد کی ساحت کی فکر
مین رہتے ہین .بعضے پہار اور ابر کی باندی دریافت کرنیکے واسطے
حیران ہین کتنے دریا اور جنگل ناپتے پھرتے ہین .بعضے افلاک کی
ترکیب اور زمین کے مرکز معلوم کرنیکے واسطے فکر و تامل
کرتے ہین اپنے بدن کی ترکیب و ساحت سے خبر نہین یہہ
نہین جانتے کہ انتریان اور رودے کتنے ہین جوف سینہ مین
کس قدر وسعت ہی دل و دماغ کا کیا حال ہی معدہ کس طور
پر ہی استخوان کی کیا صورت ہی بدن کے جور کس وضع

پر واقع ہین یے چیزین کہ جنکا جاننا سہل اور پہچاننا واجب ہی
ہرگز نہین جانتے حالانکہ اُنسے اللہ تعالی کی صنعت و قدرت معلوم
ہوتی ہی جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ہی * مَن عَرَفَ
نَفسَہُ فَقَد عَرَفَ رَبَّہٗ * یعنے جسنے اپنے تئین جانا اسنے خدا کو
پہچانا ساتھہ اِس جہل و نادانی کے بیشتر کلام الہی نہین پڑھتے
فرض و سنت کے احکام نہین جانتے اور طبیبون پر جو تم فخر
کرتے ہو انسے تمکو جبھی تلک احتیاج ہی کہ حرص و شہوت
سے مختلف کھانے کھا کر بیمار ہو جاتے ہو اور انکے دروازون
پر قارورہ لیکر حاضر ہوتے طبیب و عطار کے دروازے پر وہی
جاتا ہی جو بیمار ہووے جس طرح نجومیون کے دروازے پر
منحوس اور بدبختون کا مجمع رہتا ہی حالانکہ اُنکے یہان جانے
سے زیادہ نحوست ہوتی ہی اسواسطے کہ سعد اور نحس ساعت
کی تقدیم و تاخیرمین اُنکو اختیار نہین ہی تسپر بھی بعضے نجومی اور
رمال ایک کاغذ لیکر کچھہ مزخرفات احمقون کے بہکانیکے واسطے
لکھہ دیتے ہین یہی حال طبیبون کا ہی کہ انکے یہان التجا لیجانے سے
بیماری زیادہ ہوتی ہی جن چیزون سے کہ مریض بیشتر شفا
پاتا ہی انھین چیزون سے پرہیز بتلاتے ہین اگر طبیعت پر

چھوڑ دیوین تو بیمار کو شفا ہووے پس طبیبون اور نجومیون پر تمھارا فخر کرنا محض حمق ہی ہم انکے محتاج نہین ہین کیونکہ غذا ہماری ایک وضع پر ہی اسی واسطے ہم بیمار نہین ہوتے طبیبون کے یہان التجا نہین لیجاتے کسی شربت اور معجون سے غرض نہین رکھتے شیوہ آزادون کا یہی ہی کہ کسی سے احتیاج نرکھین یہہ طریقہ غلامون کا ہی کہ ہر ایک کے یہان دوڑتے پھرتے ہین اور سوداگر معمار اور زراعت کرنیوالے جن پر تم اپنا فخر کرتے ہو سووے غلامون سے بھی بدتر ہین فقیر و محتاج سے بھی زیادہ ذلیل ہین رات دن محنت و مشقت مین گرفتار رہتے ہین ایک ساعت آرام نہین کرنے پاتے ہمیشہ مکانات بناتے ہین حالانکہ آپ اُن مین نہین رہنے پاتے زمین کھودکر درخت بتھلاتے ہین پھل اور میوہ اسکا نہین کھاتے انسے زیادہ کوئی احمق نہین ہی کہ مال و متاع جمع کرکے وارثون کو چھوڑ جاتے ہین اور آپ ہمیشہ فاقہ کشی مین رہتے ہین سوداگر بھی ہمیشہ مال حرام جمع کرنیکی فکر مین رہتے ہین گرانی کی امید پر غلہ مول لیکر رکھتے ہین قحط کے دنون مین گران قیمت بیچتے ہین فقیر اور غریب کو کچھ نہین دیتے ایک بار سب مال

مدّت کا جمع کیا ہوا غارت ہو جاتا ہی دریا مین ڈوب جاتا یا
چور لیجاتا ہی یا کوئی ظالم بادشاہ چھین لیتا ہی پھر تو خراب
و ذلیل ہو کر در بدر محتاج پھرتے ہین تمام عمر اپنی ہرزہ گردی
مین ضایع کرتے ہین وے تو یہہ جانتے ہین کہ ہمنے فایدہ اُٹھایا
یہہ نہین معلوم کہ نقد عزیز کہ عبارت زندگی سے ہی مفت
ہاتھہ سے دیا آخرت کو دنیا کے واسطے بیچا دنیا
بھی حاصل نہوئی دین برباد گیا دبدھا مین دوؤ گئے مایا ملی۔
نہ رام اگر اس ظاہری فایدے پر تم افتخار کرتے ہو تو ہم
اسپر لعنت کرتے ہین اور یہہ جو کہتے ہو کہ ہماری قوم مین
صاحب مروت ہین سو غلط ہی عزیز و اقربا اور ہمسایے اُنکے
فقیر محتاج ننگے بھوکھے گلی گلی سوال کرتے پھرتے ہین یے انکے
حال پر نگاہ نہین کرتے اسی کو مروت کہتے ہین کہ آپ فراغت
سے اپنے گھرون مین عیش کرین عزیز و اقربا اور ہمسائے
گدائی کرین اور یہہ جو کہتے ہو کہ ہماری قوم مین منشی اور دیوان
ہوتے ہین اُن پر بھی تمکو فخر کرنا لایق نہین ہی اُنسے زیادہ
شریر و بد ذات دنیا مین کوئی نہین ہی فطرت و دانائی
اور زبان درازی و خوش تقریری سے ہر ایک ہمچشم

کی بیخ کنی مین رہے ہین ظاہر مین بہت عبارت آرائی اور
رنگینی سے خطوط دوستانہ لکھتے ہین پر باطن مین اُنکی بیخ
و بنیاد کھودنے کی فکر مین مصروف رہتے ہین رات دن یہی
خیال رہتا ہی کہ فلانے شخص کو اس کام سے موقوف کرکے
کسی اور شخص کو کچھ نذرانہ لیکر مقرر کیجئے غرض کسی مکر و
حیلے سے اسکو معزول ہی کر دیتے ہین اور زاہدون عابدون
کو جو تم اپنے زعم مین نیک جانتے ہو اور یہہ گمان کرتے ہو
کہ دعا اور شفاعت اُنکی خدا کے نزدیک قبول ہوتی ہی
اُنھون نے بھی تمکو اپنا زہد اور تقوی دکھلا کر فریب دیا ہی
کیونکہ ظاہر مین یہہ انکا عبادت کرنا داڑھی بڑھانا لبون کے
بال لینا پیراہن پہننا موٹے کپڑے پر اکتفا کرنا پیوند پر پیوند
لگانا چپکے رہنا کسی سے نبولنا کم کھانا لوگون سے اخلاق کرنا احکام
شریعت کے سکھلانا دیر تک نماز پڑھنا کہ پیشانی
پر داغ پڑ گئے ہین کھانا کم کھانے سے ہونٹھ لٹک آئے
ہین دماغ خشک بدن دبلا رنگ متغیر ہو گیا ہی یہہ مرا سر مکر
و زور رہی دل مین بغض و کینہ اتنا بھرا ہی کہ کسی کو موجود
نہین سمجھتے ہمیشہ خدا پر اعتراض کرتے ہین کرا بلیس شیطان

کو کیون پیدا کیا فاسق اور فاجر کس واسطے مخلوق ہوئے
انکو رزق کیون دیتا ہی یہہ بات غیر مناسب ہی ایسے ایسے
وسواس شیطانی دلون مین اُنکے بھرے ہین تمکو تو وے نیک معلوم
ہوتے ہین مگر خدا کے نزدیک اُنسے زیادہ بد کوئی نہین ہی
اُن پر کیا فخر کرتے ہو تمھارے واسطے تو یے لوگ عار و ننگ
ہین اور عالم و فقیہ تمھارے وے بھی دنیا کے واسطے کبھی
حرام کو حلال کرتے ہین اور کبھی حلال کو حرام بتلاتے ہین خدا کے
کلام مین بے معنی تاویلین کرتے ہین اصل مطلب کو اخذ منفعت
کے واسطے پھیر ڈالتے ہین زہد و تقوی کا کیا امکان دوزخ انھین
لوگونکے واسطے ہی جن پر تم فخر کرتے ہو اور قاضی مفتی تمھارے
جب تلک کہین نوکر نہین ہوتے صبح و شام مسجدون مین جاکر نماز
پڑھتے اور لوگون کو وعظ نصیحت کرتے ہین جب کہ قاضی یا مفتی
ہوئے پھر تو غریبون اور یتیمون کا مال لیکر ظالم بادشاہون کو
خوشامد سے پہنچاتے ہین رشوت لیکر حق تلفی کرتے ہین جو راضی
نہین ہوتا اُسکو خوف اور چشم نمائی سے راضی کرتے ہین
غرض یے لوگ سخت مفسد ہین کہ حق کو ناحق اور ناحق کو حق کر دیتے
ہین خدا کا خوف مطلق نہین رکھتے اُنھین لوگون کے واسطے

عذاب و عقاب ہی اور اپنے خلیفون اور بادشاہون کا جو تم ذکر کرتے ہو کہ یے پیغمبرون کے وارث ہین اُنکی اوصاف ذمیمہ ظاہر ہین کہ یے بھی طریق نبوی چھوڑ کر پیغمبرون کی اولاد کو قتل کرتے ہین ہمیشہ شراب پیتے اور خدا کے بندون سے اپنی خدمت لیتے ہین سب آدمیون سے اپنے تئین بہتر جانتے ہین دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہین جب کہ ان مین کوئی شخص حاکم ہوتا ہی جسنے کہ قدیم سے انکے جد و آبا کی خدمت کی ہی اُسیکو پہلے قید کرتے ہین حق خدمت اُسکا بالکل دل سے بھلا دیتے ہین اپنے عزیزون اور بھائیون کو طمع دنیا کے واسطے مار ڈالتے ہین یہہ خصلت بزرگون کی نہین ہی ان بادشاہون اور امیرون پر فخر کرنا تمھارے واسطے ضرر ہی اور تمھپر دعوی ملکیت کا بغیر دلیل اور حجت کے سراسر مکر و غدر *

* دیمک کے احوال مین *

جس گھڑی طوطا اس کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے جن اور انس کی جماعت کی طرف دیکھکر کہا کہ دیمک بارجودا سکے کہ ہاتھہ پاؤن کچھہ نہین رکھتی مٹی کیونکر اٹھاتی اور اپنے بدن پر مکان اپنا محراب دار بناتی ہی اسکا احوال ہمسے بیان کرو

عبرانیون کی جماعت سے ایک شخص نے کہا کہ اس کیڑے
کو جن مٹی اٹھا دیتے ہین اسواسطے کہ اسنے انسے یہہ احسان
کیا تھا کہ حضرت سلیمان کا عصا کھا لیا وے گر پڑے جنون نے جانا
انھون نے وفات پائی وہانسے بھاگے اور محنت و عذاب سے
انکو مخلصی ہوئی بادشاہ نے جنون کے عالمون سے پوچھا کہ یہہ
شخص جو کہتا ہی تم بھی کچھ اس بات سے واقف ہو سب
نے کہا ہم کیون کر کہین کہ جنات مٹی اور پانی اسکو اٹھا کر
دیتے ہاین اسواسطے کہ اگر جنون سے اسنے یہی سلوک کیا تھا
جو کہ اس شخص نے بیان کیا تو اب بھی وے اس محنت و
مشقت مین گرفتار ہاین مخلصی نہوئی کیونکہ حضرت سلیمان بھی
انسے مٹی پانی اٹھوا کر مکانات بنواتے تھے اور کسی طور کی
تکلیف انکو نہاین دیتے تھے حکیم یونانی نے بادشاہ سے کہا ایک
وجہہ اسکی مجھکو معلوم ہی بادشاہ نے کہا بیان کر اسنے کہا کہ
دیمک کی خلقت عجیب و غریب ہی طبیعت اسکی نہایت
بارد تمام بدن مین تخلخل اور مسام ہمیشہ کھلے رہتے ہاین ہوا جو اندر
جسم کے جاتی ہی کثرت برودت سے منجمد ہو کر پانی ہو جاتی
ہی ظاہر بدن پر وہی ٹپکتا ہی اور غبار جو اسکے بدن پر پڑتا ہی

میاں ہو کر جم جاتا ہی اسکو یہہ جمع کر کے اپنے بدن پر پناہ کے
واسطے مکان بناتی ہی کہ ہر ایک آفت سے محفوظ رہے اور
وہ ہو نتھہ بھی اسکے نہایت تیز ہوتے ہین کہ انسے پھل پتے
لکڑی کاٹتی ہی اور اینٹ پتھر مین سوراخ کرتی ہی بادشاہ نے
مانخ سے کہا کہ دیمک کیڑونکی قسم سے ہی اور تو کیڑون کاو کیاں
ہی تو بتلا کہ یہہ حکیم یونانی کیا کہتا ہی مانخ نے کہا یہہ سچ کہتا ہی مگر
تمام وصف اسکا نہ بیان کیا کچھ باقی رہ گیا بادشاہ نے کہا تو اسے
تمام کر اسنے کہا اللہ تعالی نے جبکہ تمام حیوانات کو پیدا کیا اور
ہر ایک کو اپنی نعمتین عطا کین حکمت و عدل سے سبکو برابر رکھا
بعضون کو جسم اور دیل ڈول بڑا اور بھاری بخشا مگر نفس
انکا نہایت ذلیل و خراب کیا اور بعضون کو جسم چھوٹا اور
ضعیف دیا لیکن نفس انکا نہایت عالم و عاقل کیا زیادتی اور کمی
ادھر اُدھر کی برابر ہو گئی چنانچہ ہاتھی باوجود بڑے جسم
کے اتنا ذلیل النفس ہی کہ ایک لڑکے کا تابع ہو جاتا ہی کاندھے پر
چڑھ کر جدھر چاہے لیجاوے اونٹ باوصف اسکے
کہ گردن اور جسم نہایت طول طویل ہی مگر احمق اتنا ہی
کہ جسنے مہار پکڑ لی اسکے پیچھے چلا جاتا ہی اگر چوہا بھی چاہے تو

اسکو لئے پھرے اور بچھو اگرچہ جسم مین چھوٹا ہی پر
جسوقت ہاتھی کو ڈنک مارتا ہی تو اسکو بھی ہلاک کرتا ہی
اسی طرح یہہ کیڑا جسے دیمک کہتے ہین اگرچہ جسم مین بہت
چھوٹا اور کم زور ہی مگر نہایت قوی النفس ہی غرض جتنے
کیڑے کہ جسم مین چھوٹے ہین وے سب عاقل اور ہوشیار
ہوتے ہین بادشاہ نے پوچھا اسکا کیا سبب کہ بڑے جسم
والے احمق اور چھوٹے جسم کے عاقل ہوتے ہین اسمین کیا
حکمت الہی ہی کہا خالق نے جب کہ اپنی قدرت کاملہ سے
معلوم کیا کہ جن حیوانون کے جسم بڑے ہین وے رنج اور
مشقت کے قابل ہین پس اگر انکو نفس قوی عطا کرتا
ہرگز کسیکے تابع نہوتے اور چھوٹے جسم والے اگر عاقل و عالم
نہوتے تو ہمیشہ رنج اور تکلیف مین رہتے اسیواسطے اُنکو نفس
ذلیل اور انکو نفس عاقل عطا کیا بادشاہ نے کہا اسکو مفصل بیان
کرا سنے کہا ہر ایک صنعت مین خوبی یہہ ہی کہ صانع کی صنعت
کسی پر معلوم نہو کہ کس طرح بناتا ہی جسطرح مکھی بغیر مسطر
اور پرگار کے اپنے گھر مین انواع و اقسام کے زاوئے اور
دایرے بناتی ہی کچھہ دریافت نہین ہوتا کہ کیونکر بناتی اور یہہ

موم و شہد کہان سے لاتی ہی اگر جسم اسکا بڑا ہوتا تو
یہہ صنعت اسکی ظاہر ہوجاتی اسیطرح ریشم کے کپڑے
کا اُنکا بھی تنّا بنّا کسی کو معلوم نہین ہوتا یہی حال دیمک کا ہی کہ
اسکے مکان بنانے کی حقیقت کچھ نہین کھلتی یہہ نہین دریافت ہوتا
کہ کسطرح مٹی اُٹھاتی اور بناتی ہی حکماء فلاسفی اسکے منکر ہین کہ
وجود عالم کا بغیر ہیولا کے ممکن ہی اللہ تعالی نے مکھی کی صنعت
کو سپر دلیل کیا ہی کیونکہ وہ بغیر ہیولا کے موم کے گھر بناتی
اور شہد سے قوت اپنا جمع کرتی ہی اگر انکو یہہ گمان ہی کہ وہ
پھول اور پتے سے اسکو جمع کرتی ہی یے بھی اسکو جمع کرکے کچھ
بنا نے کیون نہین اور اگر پانی اور ہوا کے درمیان سے جمع کرتی
ہی اگر آپ بصارت رکھتے ہین اسکو دیکھیے کیون نہین کہ
کسطرح جمع کرتی اور گھر اپنا بناتی ہی اسی طرح ظالم بادشاہون کے
واسطے کہ بغی اور گمراہ ہین اُسکی نعمت کا شکر نہین کرتے چھوتے
جسم کے حیوانون کو اپنی قدرت و صنعت پر دلیل کیا ہی
چنانچہ نمرود کو پشے نے قتل کیا باوجود اسکے کہ سب حشرات
الارض مین چھوٹا ہی اور فرعون نے جسوقت گمراہی اختیار کی
اور حضرت موسی سے بغی ہوگیا اللہ تعالی نے فوج ملخ کی...بھیجی

کہ انھون نے جا کر اسکو زیر و زبر کیا اسیطرح اللہ تعالی نے جب
حضرت سلیمان کو سلطنت و نبوت بخشی اور تمام جن و انس کو
اُنکے تابع کیا اکثر گمراہون کو اُنکے مرتبۂ نبوت مین شک ہوا کہ
انھون نے یہہ سلطنت مکر و حیلے کے سے بہم پہچانی ہی ہر چند کہ
وے کہتے تھے کہ مجھکو اللہ تعالی نے اپنے فضل و احسان سے یہہ
مرتبہ بخشا ہی تسپر بھی انکے دل سے شک نہ گیا یہان تک کہ
اللہ تعالی نے اسی دیمک کو بھیجا اُسنے آکر حضرت سلیمان کا عصا
کھا لیا وے تو محمراب مین گر پڑے مگر کسی جن و انس کو یہہ طاقت
نہوئی کہ اُنپر جرات کر سکے یہہ قدرت اللہ تعالی کی گمراہون کے
واسطے نصیحت ہی کہ اپنے دیل ڈول اور ڈیل بے پر فخر
کرتے ہین ہر چند کہ سب صنعتین اور قدرتین اسکی دیکھتے ہین
تسپر بھی عبرت نہین پکڑتے ان بادشاہون کے سبب جو
ہمارے ادنی کیڑون سے عاجز ہین اپنا فخر کرتے ہین اور صدف
کہ جس مین موتی پیدا ہوتا ہی سب دریائی جانورون سے جسم
مین چھوٹی اور ضعیف ہی مگر علم و دانائی مین سب سے دانا
اور ہوشیار ہی قعر دریا مین اپنا قوت و رزق پیدا کر کے
دھتی ہی پانی برسنے کے دن تہ کے اندر سے نکل کر پانی کے

اوپر ٹھہرلی ہی دو کان اسکے نہایت برے ہوے ہین انکو کھول
دیتی ہی جس وقت مینہہ کا پانی اسکے اندر جاتا ہی فی الفور
بند کر لیتی ہی کہ دریاے شور کا پانی اسمین نہ ملنے پاوے بعد
اسکے پھر دریا کی تہ مین چلی جاتی ہی مدت تک ان دو سیپیون
کو بند رکھتی ہی یہان تک کہ وہ پانی پختہ ہو کر موتی ہو جاتا ہی
بھلا ایسا علم کسی انسان مین کاہیکو ہی خدا نے انسانون کے
دلون مین دیبا اور حریر و ابریشم کی محبت بہت دی ہی
سو وہ ان چھوٹے کیڑونکے لعاب سے ہوتے ہین کھانے مین شہد
زیادہ لذیذ جانتے ہین سو وہ مکھی سے پیدا ہوتا ہی مجلسون مین
موم کی بتیان روشن کرتے ہین وہ بھی اسیکی بدولت
ہی بہتر سے بہتر انکی زینت کے واسطے موتی ہی سو اس چھوٹے
کیڑے کی حکمت سے پیدا ہوتا ہی جسکا مین نے ابھی مذکور کیا
اللہ تعالی نے ان کیڑون سے ایسی نفیس چیزین اسواسطے
پیدا کی ہین کہ یے آدمی انکو دیکھہ کر اسکی صنعت و قدرت کا
اقرار کرین باوجود اسکے کہ سب قدرتین اور صنعتین دیکھتے
ہین تسپر غافل ہین گمراہی اور کفر مین اوقات ضایع کرتے
ہین اسکی نعمت کا شکر نہین کرتے غریب اور عاجز بندون پر

اسکی جبر اور ظلم کرتے ہین جسوقت ملخ اس کلام سے فارغ
ہوا بادشاہ نے انسانون سے کہا اب کچھ اور بھی تمکو کہنا باقی ہی
انھون نے کہا ابھی بہت فضیلتین ہم مین باقی ہین جنسے ثابت
ہوتا ہی کہ ہم مالک اور یے ہمارے غلام ہین بادشاہ نے کہا
انھین بیان کرو اُن مین سے ایک آدمی نے کہا صورتین ہماری
واحد ہین اور انکی صورتین شکلین مختلف اِسّے معلوم ہوا کہ
ہم مالک یے غلام ہین اسواسطے کہ ریاست و مالکیت کے
واسطے وحدت مناسب ہی اور کثرت کو عبودیت سے
مشابہت ہی بادشاہ نے حیوانون سے کہا تم اُسکا کیا جواب
دیتے ہو سب حیوانون نے ایک گھڑی متفکر ہو کر سر جھکا لیا
بعد ایک دم کے ہزار داستان طایرون کے وکیل نے کہا یہہ
آدمی سچ کہتا ہی لیکن اگرچہ صورتین حیوانون کی مختلف ہین
پر نفوس سبکے متحد ہین اور انسانون کی صورتین گو کہ واحد
ہین مگر نفوس اُنکے جدے جدے ہین بادشاہ نے کہا اسپر دلیل
کیا ہی کہا اختلاف دین اور مذہب کا اسپر دلالت کرتا ہی
کیونکہ اُن مین ہزارون ہی فرقے ہین یہود نصاری مجوس
مشرک کافر بت پرست آتش پرست اختر پرست اسکے سوا

ایک دین مین بہت سے طریقے ہوتے ہین جسطرح اگلے
حکما مین سب کی رائین جدی جدی تھین چنانچہ یہود یون مین
سامری عبانی جالوتی نصرانیون مین نسطوری یعقوبی ملکائی
مجوسیون مین ازتشتی زروانی خرمی مزکی بہرامی مانوی
مسلمانون مین شیعہ سنی خارجی رافضی ناصبی مرجی قدری
جہمی معتزلی اشعری وغیرہ کتنے ہی فرقے ہوتے ہین کہ سب کے
دین و مذہب مختلف ایک دوسرے کو کافر جانتا اور لعنت
کرتا ہی اور ہم سب اختلاف سے بری ہین مذہب و اعتقاد
ہمارا واحد ہی غرض سب حیوان موحد اور مومن ہین شرک
و نفاق اور فسق و فجور نہین جانتے اُسکی قدرت اور
وحدانیت مین اصلا شک و شبہہ نہین کرتے خالق و رازق برحق
جانتے ہین اُسیکو رات دن یاد کرتے اور تسبیح و تکبیر مین
مشغول رہتے ہین مگر یے آدمی ہماری تسبیح سے واقف
نہین ہین فارس کے رہنے والے نے کہا کہ ہم بھی خدا کو خالق و
رازق اور واحد لاشریک جانتے ہین بادشاہ نے پوچھا پھر
تمھارے دین اور مذہب مین اتنا اختلاف کیون ہی اسنے کہا
دین و مذہب راہ اور وسیلہ ہی کہ جس سے مقصود حاصل ہو

اور مقصود و مطلوب سب کا ایک ہی ہی کسی رستے سے
پہنچین جس طرف جاوین خدا ہی کی طرف رجوع کرتے ہین بادشاہ
نے پوچھا اگر سب کا قصد یہی ہی کہ خدا کی طرف پہنچین پھر
ایک دوسرے کو کیون قتل کرتا ہی اسنے کہا دین کے واسطے
نہین کیونکہ دین مین کچھ کراہیت نہین ہی بلکہ ملک کے واسطے
کہ یہہ سنت دین ہی بادشاہ نے کہا اسے مفصل بیان کر اُسنے کہا
ملک اور دین دونون توام ہین کہ ایک بدون دوسرے کے
نہین رہسکتا مگر دین مقدم اور ملک موخر ہی ملک کے واسطے
دین ضرور ہی کہ سب آدمی دیانتدار ہووین اور دین کے
واسطے ایک بادشاہ چاہیے کہ خلق مین بحکومت احکام دین
کے جاری کرے اسیواسطے بعضے اہل دین بعضون کو ملک
اور ریاست کے واسطے قتل کرتے ہین ہر ایک اہل دین
یہی چاہتا ہی کہ سب آدمی ہمارا ہی مذہب و دین اور احکام
شریعت کے اختیار کرین اگر بادشاہ متوجہ ہوکر سنے تو مین ایک
دلیل واضح اُسپر بیان کرون فرمایا بیان کر اُسنے کہا قتل کرنا نفس
کا جمیع دین و مذہب مین سنت ہی اور نفس کا قتل کرنا یہہ ہی
کہ طالب دین اپنے تئین قتل کرے اور ملک کا طریقہ یہہ ہی کہ

ملک کے دوسرے طالب کو قتل کرے بادشاہ نے کہا ملک کی طلب
کے واسطے بادشاہون کا قتل کرنا ظاہر ہی مگر طالب دین اپنے
نفس کو کیونکر قتل کرتے ہین اِسے بیان کر اسنے کہا دین اسلام مین
بھی یہہ امر ظاہر تر ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی * اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ * حاصل یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے مومنون
سے نفس و مال اُنکا مول لیکر اُنکے واسطے جنت مقرر کی
ہی کہ خدا کی راہ پر قتل کرتے ہین اوٗر آپ قتل ہو جاتے ہین
اسکے سوا اوٗر بھی بہت سی آیتین اِس مقدمے پر ناطق ہین اوٗر
ایک مقام پر موافق حکم توریت کے یہہ فرمایا ہی * فَتُوْبُوْٓا اِلٰی
بَارِئِکُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ عِنْدَ بَارِئِکُمْ * یعنی اگر خدا
کی طرف رجوع کرتے ہو تو اپنے تئین قتل کرو کہ یہہ خدا کے نزدیک
بہتر ہی اوٗر حضرت عیسی نے جس وقت کہا راہ خدا مین
کون ہمارا مددگار ہی سب دوستون نے کہا کہ ہم راہ
خدا مین مددگار رہین اُس وقت حضرت عیسی نے فرمایا اگر
ہماری مدد کیا چاہتے ہو تو موت اوٗر دار کے واسطے مستعد ہو
کہ ہمارے ساتھہ آسمان پر چلکر اپنے بھائیونکے قریب رہوگے

اور اگر ہماری مدد نکروگے تو ہمارے گروہ سے تم نہین ہو آخر وے سب خدا کی راہ پر قتل ہوگئے اور حضرت عیسیٰ کے دین سے نہ پھرے اسیطرح اہل ہند برہمن وغیرہ اپنے تئین قتل کرتے ہین اور جیتے جی طالب دین کے واسطے جل جاتے ہین اعتقاد اُنکا یہہ ہی کہ سب عبادتون مین یہی خدا کے نزدیک بہتر ہی کہ توبہ کرنے والا اپنے تئین قتل کرے اور بدن کو جلا دیوے کہ سب گناہ اسے عفو ہو جاتے ہین اسیطرح الہیات کے عالم اپنے نفس کو حرص و شہوت سے باز رکھکر عبادت کا بوجھ اتھاتے ہین یہان تک اپنے نفس کو ذلیل کرتے ہین کہ دنیا کی حرص و ہوس کچھ باقی نہین رہتی غرض اسیطور پر سب اہل دین اپنے نفس کو قتل کرتے ہین اور اُسکو عبادت عظیم جانتے ہین کہ اسکے سبب آتش دوزخ سے نجات پاکر بہشت مین پہنچتے ہین مگر ہر ایک دین و مذہب مین نیک اور بد ہوتے ہین لیکن سب بدون مین وہ شخص نہایت بد ہی کہ روز قیامت کا مقر اور ثواب حسنات کا امیدوار نہووے اور گناہونکی مکافات سے خوف نکرے اُسکی وحدانیت کا مقر نہووے کیونکہ رجوع سبکی اسیکی طرف ہی

انسان فارسی نے جسوقت یہہ احوال بیان کرکے سکوت کیا ہندی نے کہا کہ بنی آدم حیوانوں سے عدد اجناس اور انواع اور اشخاص مین بہت زیادہ ہین اسواسطے کہ تمام ربع مسکون مین انیس ہزار شہر ہین کہ انواع و اقسام کی خلقت ان مین رہتی ہی چنانچہ چین ہند سند حجاز یمن حبش نجد مصر اسکندریہ قیروان اندلس قسطنطنیہ آذربیجان ارمن شام یونان عراق بدخشان جرجان جیلان نیشاپور کرمان کابل ملتان خراسان ماوراءالنہر خوارزم فرغانہ وغیرہ ہزارون شہر و بلاد ہین کہ جن کا شمار نہین ہو سکتا ان شہرون کے سوا جنگلون پہارون اور جزیرون مین بھی ہزارون آدمی استقامت اور سکونت رکھتے ہین ہر ایک کی زبان رنگ اخلاق طبیعت مذہب صنعت مختلف ہی اللہ تعالی سبکو رزق پہنچاتا اور اپنی حفاظت مین رکھتا ہی یہہ کثرت عدد اور اختلاف احوال اور انواع و اقسام کے مقاصد و مطالب اسپر دلالت کرتے ہین کہ انسان اپنی غیر جنس سے بہتر ہین انکے سوا جو اور حیوانات کی خلقت ہی اسپر فوقیت رکھتے ہین اسلیے یہہ معلوم ہوا کہ انسان مالک اور سب حیوان انکے غلام ہین انکے

سوا اۆر بھی فضیلتین ہم مین ہین کہ جنکی شرح نہایت طول طویل
ہی سیندک نے بادشاہ سے کہا کہ اِس آدمی نے انسانون کی کثرت
بیان کی اۆر اسپر فخر کرتا ہی اگر دریائی جانورون کو دیکھی
اۆر اُنکی انواع واقسام کی شکلین اۆر صورتین مشاہدہ کرے
تو اُسکے نزدیک انسان بہت کم معلوم ہووین اۆر شہر و بلاد
جو بیان کئی وے بھی کمتر نظر آوین کیونکہ تمام ربع مسکون مین
پندرہ دریا بڑے ہین دریاء روم دریاء جرجان دریاء گیلان
دریاء قلزم دریاء فارس دریاء ہند دریاء سند دریاء چین دریاء
یاجوج دریاء اخضر دریاء عربی دریاء شمال دریاء حبش دریاء
جنوب دریاء شرقی اۆر پانسو دریا چھوٹے اۆر دوسو بڑے ہین
مثل جیحون و دجلہ اۆر فرات و نیل وغیرہ کے کہ ہر ایک کا طول
سوکوس سے لیکر ہزار کوس تلک ہی باقی اۆر جنگل بیابان مین جو
چھوٹے بڑے نالے ندی تالاب حوض وغیرہ ہین اُنکا شمار نہین ہو سکتا
اۆر اُنمین مچھلی کچھوے نہنگ سوس گھڑیال وغیرہ ہزارون
قسم کے دریائی جانور رہتے ہین جنکو سوائے اللہ تعالی کے کوئی نہین
جانتا اۆر شمار نہین کرسکتا ہی بعضے کہتے ہین دریائی جانورون کی
سات سو جنس ہین سوائے انواع و اشخاص کے اۆر خشکی کے

رہنے والے وحوش و درند و بہایم وغیرہ کی پانسو جنس ہین سوا ے
انواعؔ و اشنحا کے اور یے سب خدا کے بندے اور مملوک ہین کہ
اُسنے سبکو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور رزق دیا اور ہمیشہ ہر ایک
بلا سے محفوظ رکھتا ہی کوئی امر انکا اسے چھپا نہین ہی اگر یہہ انسان
تامل کرکے حیوانات کے گروہ کو دریافت کرے تو ظاہر ہو کہ انسانون کی
کثرت و جمعیت اُسپر نہین دلالت کرتی کہ وے مالک اور حیوان غلام
ہین *

* عالم ارواح کے بیان مین *

مینڈک جس گھڑی اِس کلام سے فارغ ہوا جن کے ایک حکیم نے
کہا ای انسانون اور حیوانون گروہ کثرت خلایق کی معرفت سے
تم غافل ہو وے لوگ جو روحانی اور نورانی ہین کہ جسم سے کچھ
علاقہ نہین رکھتے اُنکو نہین جانتے ہو اور وے ارواح مجرد ہ اور
نفوس بسیطہ ہین کہ طبقات افلاک پر رہتے ہین بعضے اُنمین سے
کہ گروہ ملایکہ ہین وے کرہٗ افلاک پر متعین ہین اور بعضے کہ کرہٗ
زمہریر کی وسعت مین رہتے ہین وے جنات اور گروہ شیاطین
ہین پس اگر تم اِس خلایق کی کثرت کو دریافت کرو تو معلوم
ہو کہ انسان اور حیوان اُنکے مقابلے مین کچھ وجود نہین رکھتے اسواسطے
کہ کرہٗ زمہریر کی وسعت دریا اور خشکی سے دہ چند ہی اور کرہٗ

سے دعوی کا صدق ظاہر ہوا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ ان مین
ایک جماعت ایسی ہی کہ وے مقرب الٰہی ہین اور انکے
واسطے اوصاف حمیدہ صفات پسندیدہ اخلاق جمیلہ
ملکیہ سیرتین عادل قدسیہ احوال عجیبہ غریبہ ہی کہ زبان
اُنکی بیان سے قاصر ہی عقل اُنکی کنہ صفات مین عاجز ہی
تمام واعظ اور خطیب ہمیشہ مدت العمر انکے وصف کے بیان
مین پیروی کرتے ہین پر قرار واقعی انکی کنہ معارف کو نہین
پہنچتے اب بادشاہ عادل ان غریب انسانون کے حق مین کہ
حیوانات جنکے غلام ہین کیا حکم کرتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ سب
حیوانات انسانون کے تابع اور زیر حکم رہین اور انکی فرمان
برداری سے تجاوز نکرین حیوانون نے بھی قبول کیا اور راضی
ہو کر سب نے بحفظ و امان وہان سے مراجعت کی

* تمام شد رسالہ اخوان الصفا *

* خاتمہ الطبع *

مخفی ضمیر منیر شایقان قمر منزلت و مشتریان مشتری مرتبت
کے نرہے کہ یہہ قصہ اخوان الصفا اول زبان عربی سے فارسی مین
ترجمہ ہوا تھا * پھر مولوی اکرام علی صاحب نے اُردو زبان مین

ترجمہ کیا اس مین بیان ادمار و حیوان کے مباحثے کا ہی رو برو بادشاہ جنون کے عبارت اسکی نہایت سلیس مرغوب خاطر خاص و عام ہی پند و نصیحت سے بھرا ہوا ہر ایک مقام ہی واسطے چند بار قالب طبع مین آیا جسنے اُسکو پڑھا لطف اٹھایا اب جو بندۂ پر گناہ محمد فیض اللہ نے دیکھا کہ خواہان سکے بے حساب ہین اور یہہ نسخہ بہت کم یاب لہذا اپنے ہی چھاپے خانے مین کہ واقع مچھوا بازار ہی بہ تصحیح حافظ اکرام ... صاحب متخلص بضیغم کے سنہ ۱۲۶۸ ہجری مین روح بخش قالب کیا اغاب ہی کہ مطبوع طبع شایقان حکایات نادرات کے ہو *
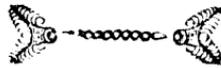
پانچھون	پانچھو	۱۵	
اُن کو	اُن لو	۱	
حیوانون کے	جنون کی	۱۴	
کسی	کشی	۸	
دلیری	دلری	۱۰	۵۷
مچھرون	مچھرون	۴	۸۰
چوتھا	چوتھا	۶	۸۲

۱-۱

۱۹۲۶۷

اخوان الصفا